المعروف به
فضائلِ صلوٰۃ وسلام
مصنف
محقق اہلسنت پیر حافظ محمد زمان نقشبندی قادری رحمۃ اللہ علیہ
بانی: دار العلوم جلالیہ نقشبندیہ منگلا کالونی (جہلم)
حسب الارشاد
مناظر اسلام قاری سید محمد عرفان شاہ
پرنسپل جامعہ محمدیہ رضویہ نوریہ بھکھی شریف (گجرات)
اہل السنۃ پبلی کیشنز دینہ ضلع جہلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الاقوال الجلیۃ فی الصلوٰۃ علی الحبیب النبی

المعروف بہ

فضائل صلوٰۃ وسلام

مصنفہ

مولانا حافظ محمد زمان نقشبندی

مہتمم دارالعلوم جلالیہ نقشبندیہ و خطیب جامع مسجد محمدیہ نوریہ منگل کالونی

حسب الارشاد

مناظر اسلام قاری سید محمد عرفان شاہ صاحب پرنسپل جامعہ محمدیہ [illegible]

بھکھی شریف (گجرات)

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	**فضائل صلوٰۃ و سلام**
مصنف	محقق اہل سنت پیر حافظ محمد زمان نقشبندی قادری رحمۃ اللہ علیہ
کمپوزنگ	محمد ناصر الہاشمی حفظہ اللہ تعالیٰ
ترتیب وتدوین	صاحبزادہ پیر مفتی محمد ناصر محمود نقشبندی قادری
اشاعت باراول	ذوالحج بمطابق مئی 1993ء
اشاعت باردوم	2008ء
اشاعت بارسوئم	دسمبر 2012ء
صفحات	338
قیمت	300

AYUB & SONS
Printer, Publisher &
Genral Order Suppliers
0300-4524795

ملنے کے پتے

اھل السنۃ پبلی کیشنز گلی شاندار بیکرز منگلا روڈ دینہ (جہلم)

0544-630177،0321-7641096

E.mail ahlusunnapublication@gmail.com

دارالعلوم جلالیہ نقشبندیہ منگلا کالونی جہلم

0300-5400639,0306-5750000

E.mail abutalha2011@gmail.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

اس کتاب کو بحضور اقدس نبی الانبیاء خاتم الانبیاء
ساقیِ بزمِ میکشاں مالکِ چنین وچناں مختارِ زمین وآسماں
وارثِ کون ومکاں سائرِ لامکاں عالمِ ماکان ومایکون
اعلم العالمین افضل العالمین نبیِ محترم شفیعِ معظم
رسول محتشم صاحبِ لولاک فخرِ موجودات احمد مجتبیٰ

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کے نام منسوب کرتاہوں جن کے درکا میں ادنیٰ سے ادنیٰ گداہوں

گر قبول افتد زہے عزوشرف

﴿بفیضان نظر﴾

استاذ العلماء والفضلاء جلال الملت والدین شیخ الاسلام والمسلمین

حافظ الحدیث والقرآن پیر طریقت رہبر شریعت مفتی اعظم پیر سید

محمد جلال الدین

شاہ رحمۃ اللہ علیہ

دربارِ عالیہ بھکھی شریف (منڈی بہاؤالدین)

﴿دعائے خصوصی﴾

پیر طریقت رہبر شریعت مظہر ملت حضرت مولانا علامہ پیر سید الحاج

پیر سید محمد مظہر قیوم

شاہ صاحب مشہدی رحمۃ اللہ علیہ

دربارِ عالیہ بھکھی شریف (منڈی بہاؤالدین)

﴿حسب الارشاد﴾

استاذ العلماء والفضلاء سید المحدثین رئیس

المفسرین سلطان المتکلمین بقیۃ السلف

حجۃ الخلف شیخ الحدیث والتفسیر سید السادات

الحاج حضرت علامہ قاری

سید محمد عرفان شاہ

مشہدی

مدظلہ العالی

پرنسپل:

جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف

(منڈی بہاؤالدین)

فہرست

تقریظ

مناظرِ اسلام مفکرِ دین وملت قاطع بدعت ماحی سنت حضرت علامہ پیر حافظ قاری صاحبزادہ **سید محمد عرفان شاہ** صاحب مشہدی مدظلہ العالی

پرنسپل: مرکزی جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف (منڈی بہاؤالدین)

دینی موضوعات میں درود وسلام ایک نہایت مُہتم اور جاذبِ قلب موضوع ہے اسلاف علماء نے اپنی زندگیوں کے بابرکت اوقات کو نہ صرف درود وسلام میں صرف کیا، بلکہ درود وسلام کے فضائل، فوائد، طرق، حیثیات پر شرح وبسط کے ساتھ کتب تحریر کیں۔ بلاشبہ آج کے دور میں دینی لٹریچر کا ایک معتد بہ اور دقیع حصہ درود وسلام کے مقدس موضوع پر مشتمل ہے، جو اپنے قاری کی اعتقادی، اور عملی زندگی میں عقیدت ومحبت کے ساتھ ساتھ اتباع سنت کا جذبہ بڑی شدت کے ساتھ قائم کر دیتا ہے۔

زیرِ نظر کتاب ''فضائل صلوٰۃ وسلام'' دورِ حاضر کے تصنیفی اُفق پر پوری آب وتاب کے ساتھ چمک رہی ہے اس میں جہاں کتاب کی جامعیت کا عمل کارفرما ہے اس سے کہیں بڑھ کر احقر کے نزدیک اس کتاب کی کعبۂ دل وجاں خسرِ وخوباں جانِ دوعالم مالکِ لواء الحمد ﷺ کی بارگاہِ رشک عرش میں قبولیت کی دلیل ہے۔ محقق اہلسنت مولانا علامہ پیر حافظ محمد زمان نقشبندی مجددی عم فیضہ لطالبین کے اوقات میں اللہ رب العزت نے یہ برکت دی ہے کہ وہ اپنی ہمہ جہت پُر مشقت مصروفیات میں سے تصنیف وتالیف کا وقت نکال رہے ہیں، اور دینی موضوعات پر پُر از معلومات مفید اور گرانقدر علمی تصانیف سے ہمارے قلوب کو منور کر رہے ہیں۔ اللہ جل جلالہ انکی دینی خدمت کو قبولیت کا شرف عطا فرمائے اور انکی تصانیف کو قبولیت عامہ کی نعمت سے مکرم فرما کر اہل اسلام کو استفادہ کی توفیق بخشے۔

تقریظ

استاذ العلماء حضرت مولانا علامہ محمد صدیق ہزاروی مدظلہ (لاہور)

(مترجم جامع ترمذی، شمائل ترمذی ومؤلف تعارف علمائے اہلسنت)

مجاہد اہل سنت حضرت علامہ مولانا حافظ محمد زمان نقشبندی زید مجدہٗ، تبلیغ دین متین کے سلسلے میں جس خوش اسلوبی اور تندھی سے مصروف ہیں اس کی ایک جھلک انکی تصنیف لطیف ''فضائل صلوٰۃ وسلام'' سے نمایاں ہورہی ہے۔

مولانا موصوف نے جس طرح عشق ومحبت کے سمندر میں غوطہ زن ہوکر یہ مبارک کتاب لکھی ہے وہ اسکی ایک ایک سطر سے واضح ہے۔صلوٰۃ وسلام کی فضلیت سے کوئی بھی مسلمان بے خبر نہیں۔کیونکہ یہ وہ مبارک عمل ہے جسے اللہ ﷻ نے اپنا اور اپنے فرشتوں کا عمل قرار دیا اور مسلمانوں کو اسکا حکم دیا۔اس لحاظ سے اس اہم موضوع پر قلم اٹھا کر حضرت مولانا حاجی حافظ محمد زمان نقشبندی ابدی سعادتوں سے بہرہ ور ہوگئے ہیں۔

اللہ ﷻ انکی اس تصنیف لطیف تالیف کو شرف قبول عطا فرما کرامت مسلمہ کو ان سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔

تقریظ

حضرت علامہ مولانا ابوالانوار حافظ محمد اعظم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ (منڈی بہاؤالدین)

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد محقق اہلسنت حضرت علامہ مولانا الحاج پیر ابو خالد حافظ محمد زمان صاحب خطیب اعظم منگلا کالونی کی تصنیف (فضائل صلوٰۃ وسلام) مطالعہ سے گزری جس سے ایمان کو تازگی ملی اور یہ تصنیف اپنے موضوع ومواد کے لحاظ سے منفرد حیثیت کی حامل ہے۔حضرت مولانا موصوف نے نہایت پیارے اور عشق ومحبت سے لبریز انداز سے حضور سرکارِ دوعالم ﷺ سے والہانہ محبت کا ثبوت فراہم کیا ہے۔اس کتاب کے مطالعہ سے دلوں میں حرارتِ ایمانی وعشقِ مصطفیٰ کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔جملہ مسلمانوں کیلئے روحانی غذا اور دل کا سکون حاصل کرنے کیلئے مشعلِ راہ ہے۔خصوصاً ایسے دور میں جبکہ زندگی کا ہر گوشہ تاریکیوں اور ظلمتوں سے بھرا ہوا ہے اس دور میں ایسی کتابیں پڑھنے سے حضور سرورِ کائنات ﷺ سے نسبت کا استحکام ودرود وسلام کی چمک ونورانیت وبرکت سے مردہ قلوب کو ضیاء نصیب ہوتی ہے۔جس کو پڑھ کر دل باغ باغ ہوجاتا ہے۔اور محسن انسانیت فداہ اُمی وابی سرکارِ دوعالم علیہ السلام کی ذاتِ اقدس پر ہمیشہ ہمیشہ درود وسلام کے تحفے پیش کرنے کیلئے ہمہ وقت جی چاہتا ہے۔لہذا یہ کتاب حصولِ برکت وجذبۂ عشق ومحبت کیلئے قابلِ فخر اور گرانقدر تحفہ ہے۔ایسی کتب تحریر کرنا ایسے خوش قسمت وخوش نصیب علماء فضلا کا مقدر ہے جن کے دل میں عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی شمع فروزاں ہے۔اور جن کی دینی علوم کی بصیرت اورشریعت وطریقت سے آگہی اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ کے باریک رموز کا عرفان حاصل ہو۔اللہ ﷻ براد راصغر عزیزم قبلہ حافظ صاحب کو مزید بارگاہِ رسالت ﷺ میں نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کی سعادت مرحمت فرمائے اور آپکی مساعی جمیلہ کو شرفِ قبولیت فرما کر آپ کے علم وفضل اور عشق ومحبت میں مزید اضافہ فرمائے۔آمین ثم آمین۔

ناچیز:۔ محمد اعظم نقشبندی

تقریظ

محترم جناب عمر فاروق عمرؔ صاحب (منگلا ہملٹ)

خوش بخت ہیں وہ لوگ جن کی زندگی شمعِ عشقِ رسول ﷺ سے منور ہے۔ جناب حافظ محمد زمان صاحب نقشبندی مہتمم دارالعلوم جلالیہ نقشبندیہ منگلا کالونی اپنے شب وروز مدحتِ حبیبِ کبریا کیلئے وقف کئے ہوئے ہیں اور انہیں اس محبت وعقیدت کا اظہار تالیف کی صورت میں کررہے ہیں۔ ایک ایسے عنوان پر قلم اٹھانا اور ایسی ذات کی تعریف وتوصیف کرنا جو وجہِ تخلیقِ کائنات ہے یقیناً ایک عظیم کارنامہ ہے۔ راقم کو کتاب ''فضائلِ صلوٰۃ وسلام'' تفصیل سے پڑھنے کا اتفاق ہوا ہر ہر لفظ مؤلف کی ذہنی اور قلبی محبت کا مظہر ہے۔ کتاب ہذا بارہ فصول پر محیط ہے۔ اور آخر میں قصیدہ بردہ شریف مع شعری ترجمہ درج ہے اور پھر سب سے بڑھ کر مؤلف کا اندازِ تحریر ہے۔ حافظ صاحب جس جدوجہد سے اپنا وقت دینی خدمات کیلئے صرف کررہے ہیں بے شک ہمارے علاقے کی بہت بڑی خوش قسمتی ہے اور اللہ ﷻ اس کے بدلے میں انہیں اعلیٰ درجات عطا فرمائے گا۔ میرے خیال میں ''فضائل صلوٰۃ وسلام'' پہ اس سے بہتر کتاب راقم کی نظر سے نہیں گزری۔

فضائلِ صلوٰۃ وسلام پر چھبیس احادیث، چالیس درود شریف، حکایات اور حوالہ جات اس خوبصورت انداز سے تحریر کئے گئے ہیں کہ صلوٰۃ وسلام کی اہمیت، ضرورت اور فضیلت کھل کی سامنے آجاتی ہے۔ کتاب کی بارھویں فصل میں حکایت نمبر ۱۰ ہر قاری کیلئے دلچسپی کا باعث ہے کہ کس طرح مسخ شدہ چہرہ رسالت مآب ﷺ کے ہاتھ پھیرنے سے ماہِ تاباں کی طرح روشن ہوگیا۔ اسی طرح پہلی فصل میں ایک حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو شخص میری ذات پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرتے ہیں، دس گناہ معاف کرتے ہیں اور دس درجات بلند کرتے ہیں۔ اب اسی سے ہی درود شریف کی فضیلت کا اندازہ کیجئے۔

مکتوب

مکرمی ومحترمی طفیل حسین مرزا صاحب ڈی ایس پی پنڈ دادنخان

حضرت مولانا صاحب

السلام علیکم!

آپ کی تحریر کردہ کتاب بعنوان ''فضائل صلوٰۃ وسلام'' پڑھنے کا موقعہ ملا۔ آپ نے صلوٰۃ وسلام کے فضائل پر یہ کتاب لکھ کر انتہائی شاندار کارنامہ انجام دیا ہے۔ اللہ ﷻ آپ کو دنیا وآخرت میں اجرِ عظیم عطا فرمائے گا آپ کی یہ کتاب پڑھنے سے میرے علم میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ جو بھی اس کتاب کو پڑھے گا اسکے علم میں یقیناً اضافہ ہوگا لیکن آپ کی اس کتاب کے مطالعہ کے دوران مجھے تھوڑی سی تشنگی محسوس ہوئی ہے۔ اور کچھ باتیں ایسی ہیں جن کی وضاحت میں اپنے علم میں اضافہ کیلئے چاہتا ہوں، مہربانی فرما کر قرآن وسنت کے حوالے سے انکی وضاحت فرمادیں۔

(۱) صفحہ ۷۰ پر آپ نے حضرت فاطمۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے روایتاً تحریر کیا ہے، کہ جب سرورِ عالم ﷺ مسجد میں داخل ہوتے تو اپنی ذات پر درود بھیجتے اور فرماتے کہ اے اللہ میرے گناہوں کو معاف فرمادیں۔

سرورِ دوعالم ﷺ اپنی ذات پر کون سا درود بھجواتے تھے۔ الفاظ لکھے جائیں دوسرے سرورِ دوعالم ﷺ اپنے گناہوں کی معافی مانگا کرتے تھے تو ان سے کون سے گناہ سرزد ہوئے جن کی وہ معافی مانگتے تھے (نعوذ باللہ) اور پھر نبی کا معصوم ہونا کہاں تک درست ہے۔

(۲) صفحہ ۹۳ پر آپ نے تحریر کیا ہے کہ چالیس روز کے بعد میت کے ختم کا اہتمام کیا جاتا ہے اور عوام میں یہ بات بھی مشہور ہے کہ چالیس روز روح گھر کا چکر کاٹتی رہتی ہے۔

چالیسویں کے ختم کے بارے میں قرآن وحدیث کا حوالہ دیا جائے نیز یہ بھی وضاحت فرمائی جائے کہ آیا حضور ﷺ یا خلفائے راشدین علیہم الرضوان کے دور میں ایسا اہتمام کیا جاتا تھا یا نہیں۔ دوسرے چالیس روز روح کے گھر کا چکر کاٹنے کے متعلق قرآن وحدیث سے حوالہ دیا جائے۔ اگر ایسا نہیں ہے اور یہ بات صرف عوام میں مشہور ہے تو اس غلط روایت کو آپ علمائے کرام ختم کیوں نہیں کراتے۔

(۳) صفحہ نمبر ۱۱۴ پر درود تاج میں ایک آیت ہے "نورمن نور الله" جس کا ترجمہ ہے اللہ کے نور سے ایک نور یہ اشارہ حضور ﷺ کی طرف ہے اسکی وضاحت بھی فرمادیں کہ اللہ کے نور سے ایک نور یہ کیسے ممکن ہے۔

(۴) آپ نے صفحہ نمبر ۱۲۳ پر تحریر کیا ہے کہ اذان سے پہلے درود شریف ۵۸۹ھ میں سلطان صلاح الدین ایوبی کے دور میں شروع ہوا اس سے یہ بات تو طے ہوگئی کہ حضور ﷺ کے دور کے علاوہ خلفائے راشدین اور بنوامیہ کے دور میں اذان سے پہلے درود نہیں پڑھا جاتا تھا۔ جو کام حضور ﷺ یا خلفائے راشدین نے نہیں کیا اس کا کیا جانا کہاں تک درست ہے قرآن وحدیث کا حوالہ دیں۔

(۵) صفحہ نمبر ۲۲۷ پر آپ نے تحریر کیا کہ قبر میں مسلمان سے پوچھ گچھ ہوتی ہے تو وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ تو یہ کیا پوچھ گچھ صرف مسلمانوں سے ہوگی۔ اس کی وضاحت فرمادیں۔

میں نے وضاحتیں مانگی ہیں ان کا مقصد صرف میرے اپنے علم میں اضافہ کرنا

ہے خدارا کوئی اور مطلب نہ لیجئے گا۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ جلد از جلد مجھے اپنے جواب سے نوازیں گے۔

والسلام

آپ کا مخلص

طفیل مرزا

ڈی ایس پی پنڈ دادنخان

جوابِ مکتوب

بخدمت اقدس مکرمی ومحترمی طفیل حسین مرزا صاحب ڈی ایس پی (پنڈ دادنخان)

وعلیکم السلام۔ثم السلام علیکم۔بعداز سلام مسنون!

صورت احوال آنکہ آپ کا ارسال کردہ نوازش نامہ موصول ہوا۔یاد فرمائی کا شکریہ! آپ پر میری طبیعت بہت خوش ہوئی ہے کہ آپ نے کل کتاب کا مطالعہ فرمایا ہے۔آجکل تو حالات یہ ہیں کہ اول تو دینی کتاب خریدتا کوئی نہیں اگر کوئی خرید ہی لے تو اس کو گردوغبار کی نذر کردیتے ہیں یا پھر بڑا ادب کیا تو یہ کیا کہ کتاب الماری میں رکھ دی نہ اسکو پڑھا نہ اس سے استفادہ کیا۔دیناوی مصروفیات اسقدر زیادہ ہیں کہ کتاب کے پڑھنے کی باری ہی نہیں آتی۔کتاب ترستی رہتی ہے کہ مجھے کوئی پڑھے مگر کون پڑھے ان حالات کے ہوتے ہوئے میری طبیعت آپ پر بہت خوش ہوئی ہے کہ آپ نے کتاب کو لفظ بلفظ حرف بحرف پڑھا ہے تبھی تو آپ نے چند جگہوں سے وضاحت چاہی ہے۔

ابتداً آپ نے جو کتاب کی تعریف کی ہے نہایت حسین الفاظ میں تعریف کی ہے۔اللہ جل جلالہ آپ کو جزائے خیر دے اس بات پر کہ آپ نے ہماری حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔آپ کا خط ۷ تاریخ کو بھیجا گیا مجھے ۱۰ تاریخ کو ملا ہے۔ہفتہ کے دوران مجھے درس وتدریس کی شدید مصروفیات ہوتی ہیں۔مجھے اتنا وقت نہیں ملتا کہ کسی ایک ہی خط کا جواب دے سکوں۔آپ کے خط کا جواب دینے کیلئے تو ویسے بھی کافی وقت کی ضرورت تھی کیونکہ تفصیلی جواب تحریر کرنا تھا۔اسلئے دو چار روز جواب نہ تحریر کرسکا۔آپ کے خط کے جواب کیلئے جمعہ شریف کا دن میں نے مختص کیا۔اسلئے اب بعد نماز جمعہ جواب لکھنے

بیٹھا ہوں اور بذریعہ تحریر حاضر ہوں۔جوابات مع آپ کے سوالات پیشِ خدمت ہیں۔گر قبول اُفتدز ہے عزوشرف۔

نوٹ :۔ اگر دورانِ تحریر بندہ سے کوئی ایسا لفظ نادانستہ طور پر سپردِ قلم ہو جائے جو آپ کی طبیعتِ مبارکہ پر گراں گذرے تو محسوس نہ فرمانا مہربانی ہوگی۔

سوال نمبر ا۔ صفحہ ۷۰ پر آپ نے حضرت فاطمۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے روایتاً تحریر کیا ہے کہ جب حضور سرورِ دوعالم ﷺ مسجد میں داخل ہوتے تو اپنی ذات پر درود بھیجتے اور فرماتے کہ اے اللہ میرے گناہوں کو معاف فرمادے۔

سرورِ دوعالم ﷺ اپنی ذات پر خود کونسا درود بھجواتے تھے الفاظ لکھے جائیں۔سرورِ عالم ﷺ اپنے کون سے گناہوں کی معافی مانگا کرتے تھے نبی تو معصوم ہوتا ہے۔اگر حضور ﷺ واقعی گناہوں کی معافی مانگتے تھے تو ان سے کون سے گناہ سرزد ہوئے جن کی معافی مانگتے تھے۔(نعوذباللہ) اور پھر نبی کا معصوم ہونا کہاں تک درست ہے۔

جناب والا! آپ کے اس سوال کے دو حصے ہیں۔

(۱) حضور ﷺ اپنی ذات پر کون سے الفاظ سے درود بھیجتے تھے۔

(۲) حضور ﷺ استغفار کرتے تو اپنے کون سے گناہوں کی معافی مانگتے۔

جواب :۔ (۱) حضور اقدس ﷺ اپنی ذات پر بایں الفاظ درود بھیجتے تھے۔صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمْ۔یا بایں الفاظ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیَّ وَسَلَّمْ۔

جواب :۔ (۲) حضور سرورِ عالم فخرِ بنی آدم ﷺ استغفار کرتے تھے مگر اس لئے نہیں کہ (نعوذباللہ) آپ گنہگار تھے۔بلکہ آپ سرکار ﷺ کی استغفار تعلیم اُمت کیلئے تھی۔جیسے مشکوٰۃ بروایت بخاری باب الاستغفار میں ہے۔کہ ''حضور انور ﷺ نے ارشاد

فرمایا کہ میں روزانہ ستر ۷۰ بار سے زیادہ استغفار کرتا ہوں۔"

مسلم شریف کی روائت میں ہے۔ کہ

"میں روزانہ سو بار استغفار کرتا ہوں۔ اے لوگو تم بھی استغفار کیا کرو۔"

سو معلوم ہوا حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم استغفار کرتے تھے اس لئے نہیں کہ (العیاذ باللہ) حضور ﷺ گنہگار تھے بلکہ تعلیمِ امت کیلئے۔ بتانا یہ مقصود ہے کہ اے لوگو! ہم معصوم ہونے کے باوجود استغفار کرتے ہیں تم بھی لازماً اپنی مغفرت ربِ کریم سے طلب کیا کرو۔ اپنے گناہوں کی معافی مانگا کرو۔ اسلئے کہ تم تو گناہوں میں ڈوبے ہوئے ہوؤ گے۔ غالباً اسی ارشاد عالیہ پر عمل کرنے کیلئے میرے قبلہ عالم حضرت پیر سید محمد جلال الدین شاہ نور اللہ مرقدہٗ مجھے اور سب مریدین کو یہ وظیفہ بتاتے کہ تم بلاناغہ ان الفاظ سے استغفار کیا کرو۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

اور اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ۔ میں گناہوں سے اپنی گنہگار امت کے وہ گناہ مراد ہیں۔ جن کا بخشوانا حضور انور ﷺ کے ذمہ کرم پر لازم ہے جیسے مقدمہ کا وکیل کہتا ہے میرا مقدمہ۔

سوال نمبر ۲۔ صفحہ نمبر ۹۳ پر آپ نے تحریر کیا ہے کہ چالیس روز کے بعد میت کے ختم کا اہتمام کیا جاتا ہے اور عوام میں یہ بات بھی مشہور ہے کہ چالیس روز تک روح گھر کا چکر کاٹتی رہتی ہے۔ (کتاب کی عبارت ختم آگے مزید)

چالیسویں کے ختم کے بارے میں قرآن وحدیث سے حوالہ دیا جائے نیز یہ بھی وضاحت فرمائی جائے کہ آیا حضور ﷺ یا خلفائے راشدین کے دور میں ایسا اہتمام کیا جاتا تھا یا نہیں۔ دوسرے چالیس روز تک روح کے گھر کا چکر کاٹنے کے متعلق بھی قرآن

وحدیث سے حوالہ دیا جائے۔ اگر ایسا نہیں ہے۔ اور یہ بات صرف عوام میں مشہور ہے۔ تو اس غلط روایت کو آپ علمائے کرام ختم کیوں نہیں کراتے۔

الجواب۔ آپ کے اس ایک سوال کے تین حصے ہیں۔

(۱)۔ چالیس روز کے بعد میت کے ختم کا اہتمام کرنا۔ اس کا ثبوت۔

(۲)۔ کیا حضور ﷺ یا خلفائے راشدین کے دور میں ایسا اہتمام کیا جاتا تھا؟

(۳)۔ (چالیس روز تک روح گھر کا چکر کاٹتی ہے) کے متعلق قرآن وحدیث سے حوالہ دیا جائے۔

تو جناب! مؤدبانہ گذارش ہے کہ یہ آپ کا سوال ایسا ہے کہ اس کیلئے پوری کتاب درکار ہے کیوں اسلئے کہ اس مسئلہ کی کئی جزئیں ہیں۔

اولاً ایصالِ ثواب پر بحث کہ ایصالِ ثواب برحق ہے کہ نہیں۔

آپ کا سوال ایصالِ ثواب کے متعلق نہیں۔ امید ہے کہ آپ ایصالِ ثواب کے قائل ہوں گے۔ آپ کا سوال مروجہ ختم کے متعلق ہے۔ تو اس کا ٹوٹے پھوٹے حروف میں جواب پیش کرتا ہوں مطالعہ فرمالیں۔

تفسیر روح البیان پارہ ۷ وَھٰذَا کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰہُ کے تحت ہے۔

"حضرت اعرج سے مروی ہے کہ جو شخص قرآن ختم کرے پھر دعا مانگے تو اس کی دعا پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔

ثُمَّ لَایَزَالُوْنَ یَدْعُوْنَ لَہٗ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ عَلَیْہِ اِلَی الْمَسَاءِ اَوْاِلَی الصَّبَاحِ۔

پھر فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہی رہتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں اور شام یا صبح تک دعائے رحمت کرتے ہی رہتے ہیں۔

معلوم ہوا ختمِ قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے اور فرشتے دعا میں شامل ہوتے ہیں اور آمین کہتے رہتے ہیں۔

اشعۃ اللمعات میں ہے۔

"وتصدق کردہ شود از نیت بعد رفتن او از عالم تا ہفت روز"

کہ میت کیلئے سات روز تک صدقہ کیا جائے۔

اسی اشعۃ اللمعات باب زیارۃ القبور میں ہے۔

"بعض روایات آمدہ است کہ روح میت مے آید خانہ خود را شب جمعہ پس نظر می کند از وے یا نہ"

یعنی بعض روایات میں آیا ہے کہ میت کی روح ہر جمعہ اپنے گھر لوٹتی ہے اور دیکھتی ہے کہ اس کی طرف سے اس کے گھر یا دیگر متعلقین سے کوئی صدقہ کرتے ہیں کہ نہیں۔

معلوم ہوا کہ بعض جگہ جو رواج ہے کہ بعد وفات سات روز تک خیرات کی جاتی ہے اور ہر جمعرات فاتحہ دلاتے ہیں یعنی خیرات کرتے ہیں اسکی یہ اصل ہے۔ انوارِ ساطعہ ص ۱۴۵ میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کیلئے تیسرے، ساتویں، چالیسویں، چھٹے ماہ اور سال بعد صدقہ دیا۔ یہ تیجہ، چالیسواں، ششماہی اور برسی کی اصل ہے۔

حضرت مجاہد سے بروایت صحیح منقول ہے کہ بزرگانِ دین ختم قرآن کے وقت مجمع کرتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ اس وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔

(نووی کتاب الاذکار)

معلوم ہوا تیجہ و چہلم وغیرہ کا اجتماع سنتِ سلف ہے۔ رہی یہ بات کہ مروجہ طریقہ کے مطابق خلفائے راشدین کے دور میں چالیسویں کا اہتمام ہوا کہ نہیں! تو گذارش یہ ہے کہ اسلام میں بیشمار ایسی چیزیں ہیں ایسے کام ہیں جو صحابہ کے دور میں نہ تھے لیکن اب جاری ہیں۔ اور ان پر دین کا مدار ہے۔ فہرست پیشِ خدمت ہے۔

اول ایمان ۔ مسلمان کے بچے بچے کو ایمان مجمل، ایمان مفصل یاد کرایا جاتا ہے۔ ان کے نام ان کی قسمیں قرونِ ثلثہ میں ان کا ذکر تک نہیں۔

دوم کلمہ ۔ تقریباً ہر مسلمان چھ کلمے یا کم یاد کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔ ان کے نام ان کی ترکیب قرونِ ثلثہ میں اس کا ذکر تک نہیں۔

سوم قرآن ۔ قرآنِ پاک پر اعراب لگانا، اسکی خوبصورت جلدیں اور بلاک بنا کر چھاپنا قرونِ ثلثہ میں اس وجود تک نہیں۔

چہارم حدیث۔ حدیث کو کتابی شکل میں جمع کرنا، حدیث کی اسناد بیان کرنا، اسناد پر جرح اور حدیث کی اقسام کہ یہ حسن ہے، یہ ضعیف ہے، یہ صحیح ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس فن کا قرونِ ثلاثہ میں ذکر تک نہیں۔

پنجم فقہ۔ جس پر دین کا آج دارومدار ہے اس کا قرونِ ثلثہ میں نام و نشان نہیں۔

ششم نماز۔ نماز میں نیت زبان سے کرنا۔

ہفتم زکوٰۃ۔ زکوٰۃ میں موجودہ سکہ رائج الوقت ادا کرنا۔ قرونِ ثلثہ میں تصویر والے سکے نہ تھے نہ ان سے زکوٰۃ وغیرہ جیسی عبادت ادا کی جاتی ہے۔ یہ چیزیں قرونِ ثلثہ کے دور میں بالکل نہ تھیں۔

ہشتم حج۔ حضور اقدس ﷺ اور خلفائے راشدین کے دور میں اور آئمہ مجتہدین کے

دور میں حج کرنے کیلئے لوگ پیدل سفر کرتے تھے یا پھر اونٹوں وغیرہ پر۔ مگر اب ریل گاڑیوں، موٹروں، بحری جہازوں، ہوائی جہازوں کے ذریعے حج کیا جاتا ہے۔

نہم علم ۔ علوم کی دنیا میں بے شمار علوم خلفائے راشدین کے دور میں نہ تھے۔ دینی علوم ہوں یا دنیوی۔ مگر ہم ان کو حاصل کرتے ہیں جیسے صرف، نحو، منطق، فلسفہ، علم حدیث علم جغرافیہ، علم ہیئت، علم عقائد وکلام، علم اذکار، علم تاریخ علم مناقب، علم جفر، علم ادب، علم تکسیر، علم عروض، علم لغت، علم ریاضی، علم سائنس، وغیرہ وغیرہ۔

دھم۔ آج کل دنیا میں اکثر وہ چیزیں ایجاد ہوگئی ہیں جن کا خیر القرون میں نام ونشان نہیں تھا مگر اب وہ ہماری ضرورت بن چکی ہیں ان کے بغیر ہماری زندگی مشکل ہے۔ جیسے سائیکل، موٹر سائیکل، تانگہ، رکشا، ریل گاڑی، بحری جہاز، ہوائی جہاز، خط لفافہ، تار، ٹیلیفون، ریڈیو، ٹیلیویژن، لاؤڈ سپیکر ان کے علاوہ اور بے شمار اشیاء۔

الحاصل ۔ اس طویل گفتگو سے عرض کرنا یہی مقصود ہے کہ ضروری نہیں کہ صحابہ کرام یا خلفائے راشدین نے جو کام نہیں کیا وہ کرنا ہمارے لئے ممانعت ہے۔ بلکہ اس کام کی نوعیت دیکھی جائے گی۔ یعنی وہ نیا کام جس سے کوئی سنت چھوٹ جائے۔ اگر سنتِ غیر مؤکدہ چھوٹے تو وہ مکروہ تنزیہی۔ سنت مؤکدہ چھوٹے تو مکروہ تحریمی۔ یا وہ نیا کام جس سے کوئی واجب چھوٹ جائے تو وہ کرنا حرام۔

مروجہ ختم چالیسواں وغیرہ سے نہ کوئی واجب چھوٹتا ہے نہ کوئی سنت چھوٹتی ہے۔ لہذا اس کے کرنے میں نہ کوئی شرعی حرج اور نہ عذر۔

ہاں البتہ نام نمود کیلئے نہ ہو۔ صدقہ خیرات کرکے اللہ ﷻ کے حضور سے مردے کی بخشش چاہنا مقصود ہو۔ یقیناً جائز اور مستحسن امر ہے۔

اور اب رہی یہ بات اور کتاب کی یہ عبارت کہ "عوام میں یہ بات مشہور ہے کہ چالیس روز روح گھر کا چکر کاٹتی ہے۔" تو گذارش یہ ہے کہ یہ کہنا کہ یہ عوام میں مشہور ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ علماء اور خواص تو خواص رہے۔ یہ بات عوام میں بھی مشہور ہے کہ روح گھر لوٹتی ہے۔

کتاب دقائق الاخبار میں ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا علیہ التحیۃ والثناء نے۔ اِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ يَدُوْرُ رُوْحُهٗ حَوْلَ دَارِهٖ شَهْرًا

"جب مومن فوت ہوجاتا ہے اسکی روح اس کے گھر کے گرد ایک مہینہ تک پھرتی ہے"۔

وَتَنْظُرُ مَا خَلَّفَهٗ مِنْ مَّالِهٖ كَيْفَ يُقْسَمُ مَالُهٗ وَكَيْفَ يُؤَدّٰى دَيْنُهٗ۔

"دیکھتی ہے وہ روح اپنے چھوڑے ہوئے مال کی طرف کہ اس کا مال کیسے تقسیم کیا جاتا ہے اور اس کا قرض کیسے ادا کیا جاتا ہے پھر جب ایک ماہ گذر جاتا ہے"۔

يَنْظُرُ اِلٰى جَسَدِهٖ وَيَدُوْرُ حَوْلَ قَبْرِهٖ سَنَةً فَيَنْظُرُ مَنْ يَّدْعُوْلَهٗ وَمَنْ يَّحْزَنُ عَلَيْهِ۔

"یعنی روح ایک سال اپنے بدن کو دیکھتی ہے اور قبر کے گرد پھرتی ہے تو دیکھتی ہے کون اسکے حق میں دعا کرتا ہے۔ اور اس کا غم کھاتا ہے"۔

فَاِذَا تَمَّتْ سَنَةٌ رُفِعَتْ رُوْحُهٗ اِلٰى حَيْثُ يَجْتَمِعُ فِى الْاَرْوَاحِ اِلٰى يَوْمِ يُنْفَخُ فِى الْقُبُوْرِ۔

"یعنی جب سال ختم ہوجاتا ہے اس کی روح اٹھائی جاتی ہے۔ جس جگہ باقی روحیں جمع ہوں وہ قیامت تک وہاں رہتی ہے۔

عارف کھڑی میاں محمد صاحب نوراللہ مرقدہ نے فرمایا۔

کون بندے نوں یاد کریسی ڈھونڈے کون قبر نوں
کس نوں درد اساڈا ہوسی روگ نہ رہندے درنوں
روح درود گھنن سب جاسن آپو اپنے گھرنوں
تیرا روح محمد بخشا تکسی کیہڑے در نوں
انس اولاد تساڈی بھائی پڑھسن بیٹھ قبر تے
اٹھویں روز دیون گلی جے کجھ گھر وچ در تے
مینوں ہور نہیں کوئی پاسا آسا کس دے گھر تے
جاسی روح محمد میرا پیر سچے دے در تے

واضح رہے کہ ارواح انبیاء، صلحاء، اولیاء، مومنین کی جہاں کہیں رہیں جس جگہ رہیں لیکن قبر سے سب کو ایسا تعلق ہوتا ہے گویا وہ اس قبر کے پاس موجود ہیں۔ اس پر مسلک حقہ اہلسنت وجماعت کا اتفاق ہے۔ بحمد اللہ۔

گفتگو مسلسل کہیں سے کہیں جا پہنچی۔ عدد چالیس پر تھوڑی سی گفتگو اور کرنا مناسب خیال کرتا ہوں۔ اس عدد چالیس میں یہ دلالت کل مقامات میں پائی گئی کہ پچھلا حال ہر چالیس کے بعد بدل جاتا ہے۔ چنانچہ خمیر آدم، خمیر نطفہ انسانی اور چلّہ صوفیا وغیرہ امثلہ مذکور ہے۔ یہ بات ظاہر پس لابدّ ہے۔ چالیس روز میں میت کی بھی ترکیب جسمی اور تعلق روحی میں جو دنیا کے ساتھ ہے کچھ فرق وتغیر ہوا ہوگا۔ پس اس تغیر کے وقت بھی امداد وشائستہ کا دستور ٹھہرا۔ فاتحہ چہلم کو مقرر کیا گیا۔ پھر وہی قاعدہ جو سالانہ سے ششماہی اور ششماہی سے چہلم میں جاری کیا گیا۔ چہلم سے بیسواں، بیسواں سے دسواں ہوا۔

مجموع الروایات پرانی کتاب سینکڑوں برس کی ہے۔ خزانۃ الروایات میں بھی مجموع الروایات سے بعضے مسائل اخذ کئے گئے ہیں۔ پس یہ جو قدع الایام سے بزرگانِ دین میں تعین فاتحات متفرق ایام میں ایک امر متوارث چلا آتا ہے بلاشبہ کسی حدیث سے انہوں نے استخراج کیا ہوگا۔ پابندِ مصلحت انہوں نے مقرر کیا ہوگا۔ بہر کیف اگر مروجہ دستور ختم شریف کا انہوں نے خود بھی کیا ہو تب بھی صحیح ہے۔

حدیث شریف ہیں۔

مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا۔

''جو کوئی اسلام میں نیا طریقہ اچھا ایجاد کرے اس کو اجر وثواب ملے گا''۔

واضح ہو! کہ امر دین میں جو طریقہ نیا ایجاد ہوا اور مخالف قرآن وحدیث کے نہ ہو۔ یعنی قرآن وحدیث میں اس طریقہ کے خلاف کوئی نص وارد نہ ہو تو وہ درست ہے۔

سوال نمبر ۳۔ صفحہ ۱۱۴ پر درود تاج میں ایک جملہ ہے۔ ''نُوْرٌ مِّنْ نُوْرِ اللّٰہِ'' جس کا ترجمہ ہے اللہ کے نور سے ایک نور۔ یہ اشارہ ہے حضور ﷺ کی طرف۔ اسکی وضاحت بھی فرمادیں کہ اللہ کے نور سے ایک نور کیسے ممکن ہے۔

الجواب۔ محدّث عبدالرزاق (جو امام بخاری کے استاد ہیں) نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ فداک امی وابی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔

آپ فرمائیں۔ کہ تمام اشیاء سے پہلے اللہ جل جلالہ نے کون سی چیز کو پیدا فرمایا۔ تو سرکار دوعالم ﷺ نے فرمایا۔

یَاجَابِرُ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْیَاءِ نُوْرَ نَبِیِّکَ مِنْ نُوْرِہٖ۔ ''اے جابر بے

شک اللہ جل جلالہ نے تمام اشیاء کو پیدا کرنے سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا۔ سبحان الله

اس حدیث کے آخر الفاظ (مِنْ نُوْرِہٖ) قابلِ توجہ ہیں۔اور نُوْرٌ مِّنْ نُوْرِ اللّٰہ۔اصل میں مِنْ نُوْرِہٖ کا ترجمہ ہے۔اور یہ ہمارے الفاظ نہیں۔حضور ﷺ کے اپنے الفاظ ہیں کہ خَلَقَ مِنْ نُوْرِہٖ تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا۔

اس حدیث کو مولوی اشرف علی صاحب تھانوی اپنی کتاب نشر الطیب میں پہلی فصل نور محمدی کے بیان میں لاتے ہیں۔اور اس کو حدیثِ جابر لکھ کر اس (مِنْ نُوْرِہٖ) کی تشریح اپنے الفاظ میں یوں لکھتے ہیں۔کہ ”تیرے نبی کا نور اپنے نور سے (نہ بایں معنیٰ کہ نور الٰہی کا مادہ تھا۔ بلکہ اپنے نور کے فیض سے) پیدا کیا۔

بزرگان کے فیض سے لوگوں کی روحانیت میں ترقی ہوتی ہے۔علماء کے علم کے فیض سے شاگردوں کے علم میں اضافہ ہوتا ہے۔اس کا یہ مطلب نہیں کہ بزرگوں کے فیض کے ٹکڑے ہوگئے۔یا علماء کے علم کے ٹکڑے ہوگئے۔اتنے الفاظ پر اکتفا کرتا ہوں۔

سوال نمبر ٤۔ آپ نے صفحہ ۱۲۳ پر تحریر کیا ہے۔کہ ”اذان سے پہلے درود شریف ۵۸۹ھ میں سلطان صلاح الدین ایوبی کے دور میں شروع ہوا۔“ اس سے یہ بات طے ہوگئی کہ حضور ﷺ کے دور میں خلفائے راشدین اور بنوامیہ کے دور میں اذان سے پہلے درود نہیں پڑھا جاتا تھا۔جو کام حضور ﷺ یا خلفائے راشدین نے نہیں کیا اس کا کیا جانا کہاں تک درست ہے۔قرآن وحدیث سے حوالہ دیں۔

الجواب۔ محترم المقام گذارش خدمت ہے۔کہ اس سوال کا مفصل جواب کتاب فضائلِ صلوٰۃ وسلام جو آپ کے پاس موجود ہے۔اس کی گیارھویں فصل میں موجود ہے۔اس کا مطالعہ فرمائیں انشاء اللہ مسئلہ حل ہوجائے گا۔اس کے ہوتے ہوئے یہاں تفصیل بیان کرنے کی حاجت نہیں۔

سوال نمبر ٥۔ صفحہ ۲۲۷ پر آپ نے تحریر کیا ہے۔”قبر میں مسلمان سے پوچھ گچھ ہوتی ہے۔تو وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں“۔تو کیا یہ پوچھ گچھ صرف مسلمانوں سے ہوتی ہے۔اس کی وضاحت کریں۔

الجواب۔ جناب محترم ومکرم!

قبر میں مومن وکافر دونوں سے سوالاتِ قبر ہوتے ہیں۔

(اس وقت رات کے بارہ بجنے میں صرف ٥ منٹ باقی ہیں میں چاہتا ہوں کہ اللہ کی عطا کردہ توفیق سے اسکا جواب مکمل کرکے آرام کروں .کیونکہ صبح پھر درس وتدریس کی مصروفیات شروع ہوجائیں گی)

اس وقت حدیث مشکوٰۃ میرے سامنے کھلی ہے۔اس سے صرف دو حدیثیں نقل کرکے ان کا ترجمہ عرض کرکے آپ سے اجازت چاہوں گا۔

مشکوٰۃ شریف ص ۲۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بے شک بندہ جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اسکے اصحاب اس سے پھر جاتے ہیں مردہ ان کی جوتیوں کی آوازوں کو سنتا ہے۔ پھر دو فرشتے اسکے پاس آتے ہیں اور اس کو بٹھاتے ہیں کہتے ہیں تو کیا کہتا تھا اس مردِ ذیشان کے متعلق تو وہ جو مومن ہے۔

فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ

''پس وہ کہتا ہے کہ وہ مردِ ذیشان اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں''۔

تو اسکو کہا جاتا ہے دیکھ تو اپنے اس ٹھکانے کی طرف جو اللہ عزوجل نے دوزخ سے جنت کے ساتھ تبدیل کر دیا ہے۔ یعنی اگر تو مومن نہ ہوتا تو تیرا ٹھکانا وہ ہوتا۔

البتہ منافق۔ تو اس سے فرشتے سوال کرتے ہیں کہ اس مردِ ذیشان کے متعلق تو کیا کہتا تھا تو وہ کہتا ہے۔ لَا اَدْرِیْ كُنْتُ اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ ''میں نہیں جانتا میں وہ کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے''۔ فرشتے اس کو کہتے ہیں اچھا تو نہیں جانتا اور نہ تو پڑھتا تھا کلمہ۔ پھر اسکو مارا جاتا ہے لوہے کے گرز کے ساتھ۔ پھر وہ چیختا ہے۔ يَسْمَعُهَا مَنْ يَّلِيْهِ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ ۔ ''اس کے پاس جو ہوتے ہیں سب سنتے ہیں سوائے دو جماعتوں کے یعنی انسان اور جن''۔

دوسری حدیث :۔

براء بن عازب سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو فرشتے میت کے پاس آتے ہیں تو اسکو آ کر بٹھاتے ہیں اور اس سے تین سوال کرتے ہیں۔

مَنْ رَّبُّكَ ۔ مَنْ دِيْنُكَ ۔ مَاهٰذَا الرَّجُلُ الَّذِىْ بُعِثَ فِيْكُمْ ۔

''تیرا رب کون ہے۔ تیرا دین کیا ہے۔ اس مرد ذیشان کے متعلق تو کیا کہتا ہے جو تم میں مبعوث ہوئے''۔ تو وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے۔ اور میرا دین اسلام ہے۔ اور وہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ تو آواز آتی ہے اس کیلئے جنتی فرش بچھا دو اور اسکو جنتی جوڑا پہنا دو اور جنت کا دروازہ اس کیلئے کھول دو۔

وَاَمَّا الْكَافِرُ ۔ پھر کافر کی موت کا حضور ﷺ نے ذکر فرمایا۔ کہ فرشتے جب اس

سے تینوں سوال کرتے ہیں تو وہ تینوں سوالوں کے جواب میں کہتا ہے۔

هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِىْ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِىْ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِىْ

''ہائے افسوس میں تینوں سوالوں کا جواب نہیں جانتا''۔

تو آسمان سے ندا آتی ہے اس کیلئے آگ کا فرش بچھا دو، آگ کا لباس پہنا دو، جہنم سے اس کی طرف دروازہ کھول دو۔ اور اسکی قبر اس کیلئے تنگ کر دی جاتی ہے یہاں تک کہ پسلیاں اسکی آپس میں پیوست ہو جاتی ہیں۔ پھر اس پر اندھے بہرے فرشتے مقرر کئے جاتے ہیں۔ لوہے کے گرز کے ساتھ کافر کو شدید مار دی جاتی ہے۔ ایسا لوہے کا گرز کہ اگر وہ پہاڑ پر مارا جائے۔ تو پہاڑ بھی لَصَارَ تُرَابًا۔ پہاڑ بھی مٹی ہو جائے۔ پھر وہ اس قدر زور سے چیختا ہے کہ اسکی آواز يَسْمَعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ ''سب سنتے ہیں اسکی آواز کو سوائے دو بھاری جماعتوں کے یعنی انسان اور جن کے سوا سبھی سنتے ہیں''۔

تو مقصد یہ ہے کہ ان دونوں اور انکے علاوہ اور بھی حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سوالات مومن و کافر منافق وغیرہ سبھی سے ہوتے ہیں۔

(اب رات کا پونے ایک بجے کا ٹائم ہونے والا ہے۔ اگر اللہ نے توفیق دی تو سحری کو حاضری دینی ہے۔ کوئی غلطی گستاخی ہوگئی ہو تو معذرت خواہ ہوں۔

دوست واحباب کو سلام

آپ کا مخلص

حافظ محمد زمان نقشبندی منگلا

دیباچہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جاننا چاہیئے ! کہ سب تعریفیں اللہ رب العزت کیلئے ہیں ۔جس کے قبضہ قدرت میں ساری خدائی ہے۔آسمان وزمین پر جس کی بادشاہی ہے۔وہ اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔اس کا کوئی شریک نہیں، نہ ذات میں، نہ صفات میں، نہ افعال میں۔ وہ ذات کریم ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول ومنظور فرماتا ہے اور خطاؤں سے درگزر فرماتا ہے۔وہ شان والا اللہ ۔علی کل شئ قدیر ہے۔اور بکل شئ علیم ہے۔ وہ رحمٰن ورحیم ہے۔وہ عزیز، جبار، قہار، ستار، غفار ہے۔وہ علیم خبیر ہے۔وہ بے نیاز ہے۔وہ کسی کا محتاج نہیں۔تمام جہان اس کا محتاج ہے۔وہ ہر کمال وخوبی کا جامع ہے۔ہر قسم کے عیب ونقص سے پاک ومبراء ہے۔اس کی ہر صفت ازلی وابدی ہے۔اس کی ہر صفت کیلئے بقا ہے فنا نہیں۔

لَمْ یَلِدْ۔وَلَمْ یُوْلَدْ۔وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَد۔وَلَمْ تَکُنْ لَّہٗ صَاحِبَۃ۔

کی شان کا مالک ہے۔وہ عقل وفہم کی بلندیوں سے بالاتر ہے۔اللہ پاک کی شان، انسان اَلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مِّنَ الْخَطَاءِ وَالنِّسْیَانِ اور مجھ جیسے ناکارہ اور نااہل انسان کی زبان سے بیان ہو سکے اور قلم سے تحریر ہو سکے بہت مشکل بہت مشکل۔

ارشاد ربانی ہے۔

قُلْ لَّوْ کَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّکَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ کَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِہٖ مَدَدًا۔ (پارہ ۱۶ رکوع ۳)

"تم فرمادو! اگر سمندر میرے رب کی باتوں کیلئے سیاہی ہو تو ضرور سمندر ختم ہو جائے گا اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں گی، اگرچہ ہم ویسا ہی اور اسکی مدد کو لے آئیں۔

وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَۃٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ یَمُدُّہٗ مِنْ بَعْدِہٖ سَبْعَۃُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ کَلِمٰتُ اللّٰہِ ط اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ۔ (پارہ ۲۱ رکوع ۱۲)

"اور اگر زمین میں جتنے پیڑ ہیں سب قلمیں بن جائیں اور سمندر اسکی سیاہی اس کے پیچھے سات سمندر اور، تو اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں گی۔بے شک اللہ عزت والا اور حکمت والا ہے"۔

یعنی اگر اللہ تعالےٰ کے علم وحکمت کے کلمات لکھے جائیں، اور ایک سمندر کیساتھ سات سمندر اور لائے جائیں ان کو سیاہی بنا دیا جائے اور اشجار کی قلمیں بنا دی جائیں اور تمام خلق لکھنے پر لگ جائے تو سمندروں کا پانی ختم ہو جائے گا، قلمیں ٹوٹ جائیں گی، لکھنے والوں کی ہمتیں جواب دے جائیں گی، مگر وہ کلمات نہ ختم ہوں گے۔ مدعا یہ کہ اس کے علم وحکمت کی انتہا نہیں۔اس کے کلمات لامتناہی ہیں۔

تو کون ہے جو اس کی شانِ الوہیت، شانِ ربوبیت، شانِ معبودیت، شانِ خالقیت بیان کر سکے۔

کس سے توحیدِ کبریا ہو رقم　　سرقلم ہیں یہاں قلم کے قلم
فرش سے تا بہ عالمِ بالا　　غُل ہے سُبحان ربی الاعلیٰ

بعد از حمدِ باری تعالیٰ کے درود نامحدود اس ہادی و رہبر راہنما پر جن کی ہدایت پر ہم نے سیدھی راہ پائی اور جس کی ہدایت کی روشنی میں ہم نے نور ایمان کی دولت پائی۔بے

انداز بے شمار درود ہوں اس محبوب ﷺ پر بے کسوں کے کس، بے بسوں کے بس، بے سہاروں کے سہارا، عرش کا دلارا، اپنے رب کا پیارا۔ وہ کون؟ محمد رسول اللہ ﷺ کل کائنات میں انہیں کا ڈنکا بجا ہے بجے گا۔ شفاعت کا تاج انہیں کے سر سجا ہے اور سجے گا۔

تخت ہے ان کا تاج ہے ان کا
دونوں جہاں میں راج ہے ان کا
جن و ملک ہیں ان کے سپاہی
رب کی خدائی میں اُن کی شاہی
اونچے اونچے یہاں جُھکتے ہیں
سب انہیں کا منہ تکتے ہیں
کعبہ کی زینت ان ہی کے دم سے
طیبہ کی رونق ان کے قدم سے
کعبہ ہی کیا دونوں جہاں میں
دھوم ہے انکی کون ومکان میں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعُلَمَآءِ مِلَّتِهٖ وَاَوْلِيَآءِ مِلَّتِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهٗ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔

بعد حمد وصلوٰۃ کے بندہ گنہگار خاکسار حافظ محمد زمان نقشبندی عرض کرتا ہے کہ آج سے دو سال قبل میرے دل میں یہ تڑپ پیدا ہوئی کہ شانِ رسالت کے موضوع پر کوئی چھوٹی سی کتاب لکھوں۔ شانِ رسالت پر موضوعات تو بیشمار ہیں کونسا موضوع اختیار کیا جائے۔ تو یقین جانیے! بغیر کسی سوچ وبچار کے میرے ذہن میں درود شریف کا

موضوع آیا۔

ویسے تو شانِ رسالت پر جو موضوع ہو اپنی جگہ بے مثال ہے لیکن ان موضوعات میں سے درود شریف کا موضوع ایک انتہائی پیارا موضوع ہے۔ عاشقانِ رسول ﷺ اس موضوع پر وجد میں آجایا کرتے ہیں۔ اور محبانِ رسول ﷺ کو ایک عجیب کیف وسرور حاصل ہوتا ہے۔

بندۂ ناچیز کو اپنی بے علمی کا پورا احساس ہے۔ کہاں بندہ گنہگار اور کہاں مدنی تاجدار ﷺ۔ کہاں مجھ جیسا روسیاہ اور کہاں محمد مصطفیٰ ﷺ۔ ہمت نہیں پڑتی تھی کہ کچھ لکھوں۔ مگر! شوق کھینچ لاتا ہے، میں کیا آتا ہوں۔

بے مائیگی بے ضاعتی کا بھی احساس ہے۔ بہر حال توکلت علی اللہ کے مطابق اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے اس کتاب کو لکھنا شروع کیا۔ درس وتدریس کی شدید مصروفیات کی وجہ سے تحریر رک گئی۔ کچھ عرصہ بعد ٹائم نکالا پھر لکھنی شروع کی۔ درود شریف کی فضیلت پر پہلی فصل میں چند احادیث مبارکہ لکھیں۔ پھر رکاوٹ ہوگئی ۱۹۸۶ء میں ماہِ رمضان المبارک کے بعد پھر لکھنی شروع کی۔ چنانچہ یہ چند حروف فضائلِ درود پر جمع کئے ہیں۔ اس خیال سے کہ ممکن ہے کہ یہی حروف نجات کا سامان بن جائیں۔

اصل مقصود خدا جل وعلا اور مصطفیٰ ﷺ کی رضا اور خوشنودی ہے۔ خداوندِ کریم ہمیں اپنی اور اپنے حبیب ﷺ کی رضا نصیب فرمائے۔ خدا کی قسم! اگر حضور انور ﷺ راضی ہوگئے تو دنیا وآخرت کی ہر مشکل آسان ہے۔

بسیار محنت کے بعد یہ کتاب معرضِ وجود میں آئی جس کا نام اخی المحترم المکرّم حضرت مولینا حافظ محمد اعظم صاحب نقشبندی خطیب جامع مسجد جمالِ مصطفیٰ، مدرس

وامام جامع مسجد غوثیہ منڈی بہاؤالدین نے القول الحق فی الصلوٰۃِ علی حبیبِ الحق المعروف بہ ”فضائلِ صلوٰۃ وسلام“ تجویز فرمایا۔ جن کو ۱۹۵۵ء سے لیکر آج تک مسلک اہل سنت کی اشاعت کا شرف حاصل ہے۔

قطعہ

بہ ماند سالہا ایں نظم وترتیب ‎ ‎ زِما ہر ذرہ خاک افتادہ جائے
غرض نقشیت کزما یاد ماند ‎ ‎ کہ ہستی رانمی بینم بقائے
مگر صاحبدلے روزے برحمت ‎ ‎ کند درکار درویشاں دعائے

ترجمہ:۔ یہ نظم (کتاب) اور ترتیب برسوں رہیگی۔ ہماری خاک کا ہر ذرہ جگہ جگہ پڑا ہوگا۔ الغرض یہ ایک نقش ہے جو ہماری یادگار رہے گا۔ اس لئے کہ ہستی کو تو بقا معلوم نہیں ہوتی۔ شاید کوئی صاحبِ دل کسی دن رحم سے ناچیز کے معاملہ میں کوئی دعا کردے۔

(سعدی شیرازی)

ان دوست واحباب کا بہت مشکور ہوں، اور ان کے معاملہ میں دعا گو ہوں کہ جنہوں نے کتاب کی طباعت میں میرے ساتھ بھرپور تعاون کیا خصوصاً حضرت صاحبزادہ قاری سید محمد عرفان شاہ صاحب شیخ الحدیث بھکھی شریف کا جنہوں نے قدم قدم پر مجھے مفید مشوروں سے نوازا۔

ان علمائے کرام کا مشکور ہوں جنہوں نے حوالہ جات مہیا کئے۔ تو ناچیز کی قارئین کی خدمت میں یہ گذارش ہے کہ جو کوئی اس کتاب سے فائدہ اٹھائے وہ مجھ گنہگار کیلئے حُسنِ خاتمہ کی دعا کرے کہ اللہ جل جلالہ اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقہ میرا خاتمہ بالایمان فرمائے اور اس محنت کو اپنی بارگاہِ اقدس میں قبول ومنظور فرمائے۔

الحمدللہ! علماء، طلباء، مشائخِ عظام، بزرگانِ دین، عوام اور خواص سبھی نے اس کو بہت پسند فرمایا ہے۔ حضور نبی پاک صاحبِ لولاک جانِ کائنات روحِ کائنات علیہ التحیۃ والتسلیمات کی ولادت باسعادت ۱۲ ربیع الاوّل اور انتقال پُر ملال بھی ۱۲ ربیع الاول کو ہوا۔ اس مناسبت سے اس کتاب میں ۱۲ فصلیں رکھی گئی ہیں۔ یہ کتاب میرے سفر کا ساتھی ہے اس کتاب میں بارگاہِ رسالت میں حاضری کی جو میں نے درخواست کی تھی وہ منظور ہوئی ۱۹۹۱ء میں حج اکبر کی سعادت نصیب ہوئی اس موقع پر اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن میرے ساتھ تھا۔ یہ کتاب حرمین شریفین میں میرے پاس تھی۔ روضۂ رسول ﷺ پر جب حاضری دی تو تڑپتے ہوئے روتے ہوئے سرکار کی خدمتِ اقدس میں عرض کی یارسول اللہ یا حبیب اللہ ﷺ آپ ہی کے عطا کردہ ذوق وشوق عشق ومحبت سے اور آپ ہی کی توجہ سے آپ ہی کی نظرِ کرم سے درود شریف کے مقدس موضوع پر آپ کے کم ترین امتی نے یہ کتاب تصنیف کی ہے۔ اس نذرانہ کو درجۂ قبولیت عنایت فرمایئے۔

خصوصیات کتاب

- درود شریف کے مقدس موضوع پر یہ کتاب لکھی گئی۔
- نہایت محققانہ انداز میں لکھی گئی۔
- تمام کتاب باوضو لکھی گئی۔
- تمام کتاب مرکزی جامع مسجد محمدیہ نوریہ منگلا کالونی میں مسندِ درس وتدریس پر بیٹھ کر لکھی گئی۔

حافظ محمد زمان نقشبندی مرکزی جامع مسجد محمدیہ نوریہ منگلا کالونی

ومہتمم دارالعلوم جلالیہ نقشبندیہ منگلا کالونی آج ۱۹۹۳ء بمطابق ۱۴۱۳ھ

بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ شَھَادَۃً تَکُوْنُ لِلنَّجَاۃِ وَسِیْلَۃً وَّلِرَفْعِ الدَّرَجَاتِ کَفِیْلَۃً وَّاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں غیب بتانے والے نبی پر۔ اے ایمان والو! تُم بھی ان پر درود اور خوب سلام بھیجا کرو۔

رب العزت کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر بنی آدم کا تاج پہنایا۔ اگر وہ ہمیں انسان کی بجائے حیوانوں میں پیدا کرتا تو کس کو ہمت تھی کہ اس کے دستِ قدرت کو روکتا۔ پھر لاکھ لاکھ شکر ہے اس کی بے پایاں عنایات کا کہ اس نے ہم سیہ کاروں کو بتوں کے پجاریوں، چاند سورج کے پرستاروں، آتش پرستوں اور مذاہب باطلہ کے گمراہوں میں پیدا نہیں کیا بلکہ مسلمانوں میں پیدا فرمایا اور کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ کا لقب عطا فرما کر اپنے پیارے نبی معراج کے دولھا جناب احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ ﷺ کی امت سے رشتہ استوار فرمایا جنکی امت میں پیدا ہونے کیلئے انبیاء علیہم السلام نے شب و روز دستِ دعا کو اٹھایا اور پھر لامحدود درود اس نبی کریم ﷺ کی ذات پر جس نے

ہمیں اس وقت بھی یاد رکھا اور ہماری بخشش کیلئے دستِ کرم کو اُٹھایا جس وقت نہ اب تھا نہ جب، نہ سورج نہ چاند، نہ سیارے نہ ستارے، نہ دن نہ رات، نہ گھڑی نہ ساعت، نہ کدھر نہ جدھر، نہ اِدھر نہ اُدھر، نہ ملک نہ جن، نہ شجر نہ حجر، نہ فلک نہ قمر، نہ خشکی نہ تری، نہ میدان نہ صحرا، نہ دریا نہ سمندر، نہ ہوا نہ فضا، نہ بستی نہ بستیوں کے مکیں، نہ زماں نہ زمین، نہ پھول نہ خوشبو، نہ پنکھ نہ پنکھڑی، نہ غنچہ نہ کلی، نہ جنت نہ دوزخ، نہ لوح نہ کرسی، نہ عرش نہ فرش، نہ حور نہ غلماں، نہ بلندی نہ پستی، نہ پرند نہ چرند، نہ خلق نہ خلائق تو پھر تھا کیا؟ صرف ایک خدا اور دوسرا نورِ مصطفےٰ ﷺ۔ حضور ﷺ کا نور اللہ کی آغوشِ رحمت میں تھا اور اس رحیم رب سے اپنی امت کی بخشش کی دعائیں اور التجائیں پیش کی جا رہی تھیں۔ امت کا خیال گنہگاروں کے ملال۔ اور پھر جب دنیاوی زندگی کی ولادتِ باسعادت ہوئی تو سیدہ آمنہ فرماتی ہیں کہ پیدا ہوتے ہی سجدے میں گر گئے اور زبانِ حق ترجمان سے یہ صدا جاری ہوئی رَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ اے میرے رب! میری امت کے گنہگاروں کے گناہ معاف فرما، اے میرے رب! میری امت کی بخشش فرما، ان کو اپنے رحمت کے سائے میں پناہ دے، اے میرے رب! انہیں دامانِ محبت میں جگہ دے۔ الغرض! جب بھی ہاتھ اٹھے تو امت کی بخشش کے لئے، جب بھی ہونٹ کھلے تو گنہگاروں کی معافی کیلئے، حدیثِ نبوی میں فکرِ امت کا تذکرہ یوں آیا ہے۔

بروزِ قیامت امت عاصی کے حق میں شفاعتِ مصطفےٰ ﷺ کا ظہور

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَلَا

قَوْلَ اللّٰهِ فِيْ اِبْرَاهِيْمَ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ
وَقَالَ عِيْسٰى اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ۔ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ وَبَكٰى فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا جِبْرَائِيْلُ
اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ وَّرَبُّكَ اَعْلَمُ فَسَلْهُ مَا يُبْكِيْهِ فَاَتَاهُ جِبْرَائِيْلُ فَسَاَلَهٗ فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ بِمَا قَالَ فَقَالَ اللّٰهُ لِجِبْرَائِيْلَ اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ فَقُلْ اِنَّا
سَنُرْضِيْكَ وَلَا نَسُوْءُكَ اَيْ وَلَا نُخْذِيْكَ (مشکوٰۃ ۴۸۹)

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات ﷺ نے ابراہیم علیہ السلام کے متعلق اللہ کا یہ کلام تلاوت فرمایا اے میرے رب! ان بتوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کیا ہے پر جس نے میری پیروی کی وہ میرا ہو گیا اور پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی درخواست کہ اگر تو انہیں عذاب دے تو تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو تو ہی غالب اور حکمت والا ہے۔

یہ آیات پڑھنے کے بعد ان دو جلیل القدر انبیاء کی شفاعت کا نقشہ آنکھوں میں پھرنے لگا پھر کیا ہوا امت کے غمخوار نبی نے اپنے ہاتھ دعا کیلئے بلند فرمائے اَللّٰهُمَّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ اے میرے رب! میری امت میری امت۔ رسولِ رحمت ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ ربِ کائنات نے جبرائیل امین کو حکم دیا کہ جاؤ اور میرے محبوب سے اس آنسو بہانے اور پریشان خاطر ہونے کا سبب پوچھو۔ جبرائیلِ امین حاضر خدمت ہوئے پریشان خاطر ہونے کا سبب دریافت کیا۔ نبیِ رحمت نے امت کے متعلق پریشان ہونے کا اظہار فرمایا۔ جبرائیلِ امین بارگاہِ ایزدی میں حاضر ہوئے اور عرض مقصد کیا۔ ارشادِ ربانی ہوا جبرائیل جاؤ میرے محبوب کی خدمت میں اور انہیں مژدہ سناؤ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ

رَبُّكَ فَتَرْضٰى گویا کہ عطائے ربانی نے رضائے محبوب کو پالیا اور فرمایا عنقریب آپ کا رب آپ کو اس قدر عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔ یہ ایک ایسی بشارت تھی جس نے امت کے معاملے میں رسولِ خاتم کو سرخرو کر دیا۔ اور بلبلِ باغِ رسالت نے چہچہاتے ہوئے اس کی ترجمانی یوں فرمائی۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

اور نہ صرف یہ بلکہ معراج کی عظمتوں کی رات میں مکان سے لامکان میں پہنچ کر ربِّ کریم کے حضور میں اپنی امت کی بخشش کی بار بار دعا کی۔

شہہ نے کی عرض امت گنہگار ہے
بخشش دے میرے مالک تو غفار ہے
تجھ کو آساں ہے سب مجھ کو دشوار ہے
فکرِ روزِ جزا آج کی رات ہے
حق نے فرمایا اے ماہ پارے نبی
تو میرا چاند ہے اور تارے نبی
اتنا گھبرا نہ اے میرے پیارے نبی
ایسی جلدی ہی کیا آج کی رات ہے

نہ صرف دُعا بلکہ اصرار اور تقاضا یہاں تک کہ ارشادِ ربانی ہوا، محبوب! اگر آج ہی ساری امت کی بخشش ہو گئی تو کل قیامت میں آپ کی عظمت کا کیسے اظہار ہوگا۔ آپ ﷺ کے بلند ترین درجات کا چرچا کیسے ہوگا۔

لطف جب ہے کہ دیکھیں گے سارے نبی

ہوگی تیری شفاعت پہ رحمت میری

بخشش دوں گا قیامت میں امت تیری

تجھ سے وعدہ میرا آج کی رات ہے

پھر ربِ کائنات نے بخشش کے وعدے کے ساتھ ساتھ اپنے پیارے محبوب ﷺ کوسلاموں کے تحائف سے نوازا اور فرمایا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ سلام پہنچا تو نبیِ رحمت نے سلام کا یہ پیغام امت کو پہنچا کر اپنی آغوش رحمت میں چھپالیا اور فرمایا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْن گویا جہاں جہاں ربِ کائنات اپنے محبوب کونوازتا رہا وہاں وہاں سرکارِ دو عالم امت کی بخشش کی دعائیں پیش کرتے رہے۔ سفر میں حضر میں، جنگ میں امن میں، خلوت میں جلوت میں، غرضیکہ کوئی مقام بھی ایسا نہ تھا جہاں امت کی بخشش اور مفاد پیشِ نظر نہ رہا ہو۔ حضرت انس سے ایک روایت ہے کہ جب سرورِ دوعالم ﷺ اس دنیاوی زندگی سے اُخروی زندگی کی طرف سفر فرماہوئے اور آپ کے جسدِ اطہر کو قبر میں رکھا گیا تو آپکے مبارک ہونٹوں میں جنبش تھی۔ میں نے قریب ہوکر ان الفاظ کو سننے کی کوشش کی تو میرے کانوں میں یہ صدا آئی رَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ، رَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ سبحان اللہ: دنیا میں تشریف لائے تو امت کی مغفرت کی خاطر سربسجود اور دنیا سے رخصت ہوئے تو اُمت کی بخشش کیلئے لب ہائے مبارک کا کشود۔ پھر آیئے ایک اور حدیث نبوی کی طرف توجہ فرمایئے۔

قیامت کا طویل ترین دن مخلوقِ خدا سزا اور جزا کا فیصلہ سننے کیلئے موجود سورج کی تپش حدّ انتہا تک پہنچی ہوگی۔ قیامت کی گرمی اس قدر کہ نہ کہیں بادلوں کا سماں نہ کہیں سائے کا نشان۔ العطش العطش کی پکار۔ حشر کا کارزار۔ ایسی صورت میں کوئی فریاد

کرے تو کس سے، مدد چاہے تو کہاں سے۔ بالآخر مخلوقِ خدا کی نگاہیں ان نفوس قدسیہ کی طرف اٹھیں گی۔ ان گنت لوگوں کا ہجوم ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کی طرف بڑھے گا سفارش کیلئے التجا کرے گا جواب ملے گا ربِ ذُوالجلال کے سامنے آج مجھے دم مارنے کی مجال نہیں اِذْھَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ۔ کسی اور کے پاس جاؤ جہاں تمہیں سہارا ملے تمہاری ڈگمگاتی ہوئی کشتی کو کنارا ملے۔ پھر لوگوں کا یہ جم غفیر حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوگا لیکن جواب وہی ملے گا جو پہلے سن چکے تھے۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونگے مگر جواب وہی ملے گا، مخلوقِ خدا کی پشیمانی بڑھتی جائیگی۔ آس یاس میں تبدیل ہونے لگے گی۔ مگر اس مایوسی کے عالم میں امید کی ایک کرن باقی ہوگی چنانچہ مخلوقِ خدا کا یہ انبوہِ کثیر انبیاءِ کرام کے اشارے سے اس دروازے کی طرف بڑھے گا جہاں سے کوئی سائل خالی نہیں لوٹا، جہاں سے کوئی مایوس واپس نہیں آیا۔ چنانچہ خاتمِ رسالت فاتحِ بابِ شفاعت ملجائے عاجزاں ماوائے بے کساں مولائے دوجہاں حضور پرنور شافع یوم النشور حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ بے سہاروں کو سہارا دیں گے، بے کناروں کو کنارے لگائیں گے اور بقول اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت مولینا احمد رضا خان صاحب۔

کہیں گے اور نبی اذھبو الی غیری — میرے کریم کے لب پر انا لھا ہوگا

حضور ﷺ اپنی زبانِ حق ترجمان سے یہ اعلان فرمائیں گے۔ ہاں! میں ہی شفاعت کیلئے ہوں، میرے رب نے مجھے ہی اس عظمت سے نوازا ہے، میں ہی شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن ہوں، اَنِیْسُ الْغَرِیْبِیْن ہوں، میں ہی رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن ہوں، میں محمد ہوں، میں ہی احمد ہوں۔ (ﷺ) میں ہی تمہاری ڈھارس بندھانے والا ہوں، میں ہی تمہاری

کشتی کنارے لگانے والا ہوں، میں ہی گنہگاروں کا ملجاء ہوں، میں ہی شرمساروں کی پناہ گاہ ہوں۔اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت نے کیا خوب ارشاد فرمایا ہے۔

پیش حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائینگے
آپ روتے جائیں گے،ہم کو ہنساتے جائینگے
کشتگانِ گرمیٔ محشر کو وہ جانِ مسیح
اپنے دامن کی ہوا دیکر ہم کو جلاتے جائینگے
وسعتیں دی ہیں خدا نے دامنِ محبوب کو
جرم کھلتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائینگے
سوختہ جانوں پہ وہ پُر جوشِ رحمت آئے ہیں
آبِ کوثر سے لگی دل کی بجھاتے جائینگے

چنانچہ شافعِ امت رحمتِ دوعالم دافعِ رنج والم ہم سب کے آقا ومولیٰ گنہگاروں کا سہارا، پریشان دلوں کا چین، عاصیوں کا سکون بن کر ربِ ذوالجلال کے حضور میں سربسجود ہوکر شفاعت کے طلبگار ہوں گے۔اس اندازِ عجز ونیاز کو دیکھ کر خالقِ کائنات مالکِ ارض وسمٰوٰت کی طرف سے آواز آئے گی۔اِرْفَعْ رَأْسَكَ يَامُحَمَّدُ سَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ (مشکوٰۃ، باب الحوض والشفاعة)

اے محمد ﷺ اپنا سر اٹھایئے سوال کیجئے آپ کو عطا کیا جائے گا، شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائیگی۔یہی وہ مقام شفاعت ہے جس کی نشاندہی قرآنِ حکیم نے یوں فرمائی۔مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ''کون ہے جو اس کے اذن کے بغیر اس کے پاس کسی کی شفاعت کرے''۔یہی وہ اذن شفاعت ہے جو سرورِ کائنات ﷺ کو

حاصل ہوگا اور اس انداز سے کہ اللہ کے پیارے غمزدہ دلوں کے سہارے نبی ﷺ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ میں عرش الٰہی کے دائیں جانب ایسے مقام پر قیام کرونگا جو میرے اور صرف میرے ہی لئے مخصوص ہے۔یہ مقام رفیع الشان مقام محمود ہوگا جس کی طرف قرآن حکیم نے یوں ارشاد فرمایا ہے۔عَسٰی اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا '' اے میرے محبوب! عنقریب تمہیں رب مقامِ محمود عطا فرمائے گا یہی مقام محمود مقامِ شفاعت ہوگا۔جنابِ سرورِ کائنات نے اپنی عظمتِ شان کا ذکر فرماتے ہی اپنے مقام کا بیان فرمادیا اور ساتھ ہی ساتھ اذنِ بشارت کا مژدہ سناتے ہوئے اپنی عظمت پر مر مٹنے والوں کو فرمایا کہ جب لوگ مجھے تلاش کرتے ہوئے میرے دروازے تک آئیں گے میں اَنَا لَهَا کہ کر سب کا سہارا بن جاؤں گا۔سرورِ دوعالم کی یہ بشارت اور شفاعت کے متعلق اظہارِ حقیقت دراصل حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ الرَّحِيْم کی صفت سے متصف ہونے والے آقا کے الطافِ کریمانہ کی ایک جھلک ہے کہ اگر تم میری محبت کا داغ لئے میدانِ حشر میں آؤ گے تو تمہیں کسی دوسرے کے دروازے کی طرف جانے کی ضرورت نہ ہوگی اور نہ ہی کسی اور کا منہ تکنا پڑے گا بلکہ جن کا میں محبوب ہوں جو میرے محبّ ہیں وہ میدانِ حشر میں میری شفاعت کے سائے میں سکون واطمینان حاصل کریں گے۔ایسے مہربان آقا ﷺ اور ایسے غم خوار نبی ﷺ پہ ہم کیوں نہ دل وجان سے نثار ہوں۔

میرا دل اور میری جان مدینے والے
تجھ پہ سو جان سے قربان مدینے والے

آقائے نامدار سے محبت اور انکی عظمتِ شان سے عقیدت ہم سے تقاضا کرتی ہے کہ ہم اپنے پیارے نبی ﷺ کی خدمت میں درود وسلام کے گجرے اور صلوٰۃ وسلام کی

ڈالیاں پیش کرتے ہوئے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ کا ورد کرتے رہیں اور سعادت اور خوش نصیبی کی جھولیاں بھرتے رہیں۔ سرکارِ دوعالم پر درود بھیجنا رب العزت کا ذاتی وظیفہ ہے اور ملائکہ کا وِردِ زباں۔ درود پاک کی برکات سے ظلمتیں چھٹ جاتی ہیں اور مصیبتیں ہٹ جاتی ہیں رحمتوں کا نزول ہوتا ہے برکتوں کا حصول ہوتا ہے۔ اسلئے درودِ پاک کی فضیلت کو اس کتاب میں زیرِ بحث لایا گیا ہے۔ اور اس بات کا اہتمام کیا گیا ہے کہ دلائل و براہین کو قرآن، تفسیر اور حدیث کی روشنی میں پیش کیا جائے۔ میں خدائے بزرگ و برتر سے دست بدعا ہوں کہ میری اس محنت کو میرے لئے وسیلۂ نجات بنائے اور بندگانِ حق آشنا کو درودِ پاک کی فضیلت سے شناسا کرے اور اس مضمون کو بطریقِ احسن پیش کرنے کی قوت عطا فرمائے کیونکہ ساری قوتوں اور تمام طاقتوں کا فی الحقیقت مالک وہی ہے اسی کے حکم سے قلم لکھتا ہے اسی کی رضا سے دماغ سوچتا ہے اور اسی کے اشارے سے الفاظ حقیقت کا روپ دھار لیتے ہیں۔

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(حافظ محمد زمان نقشبندی)
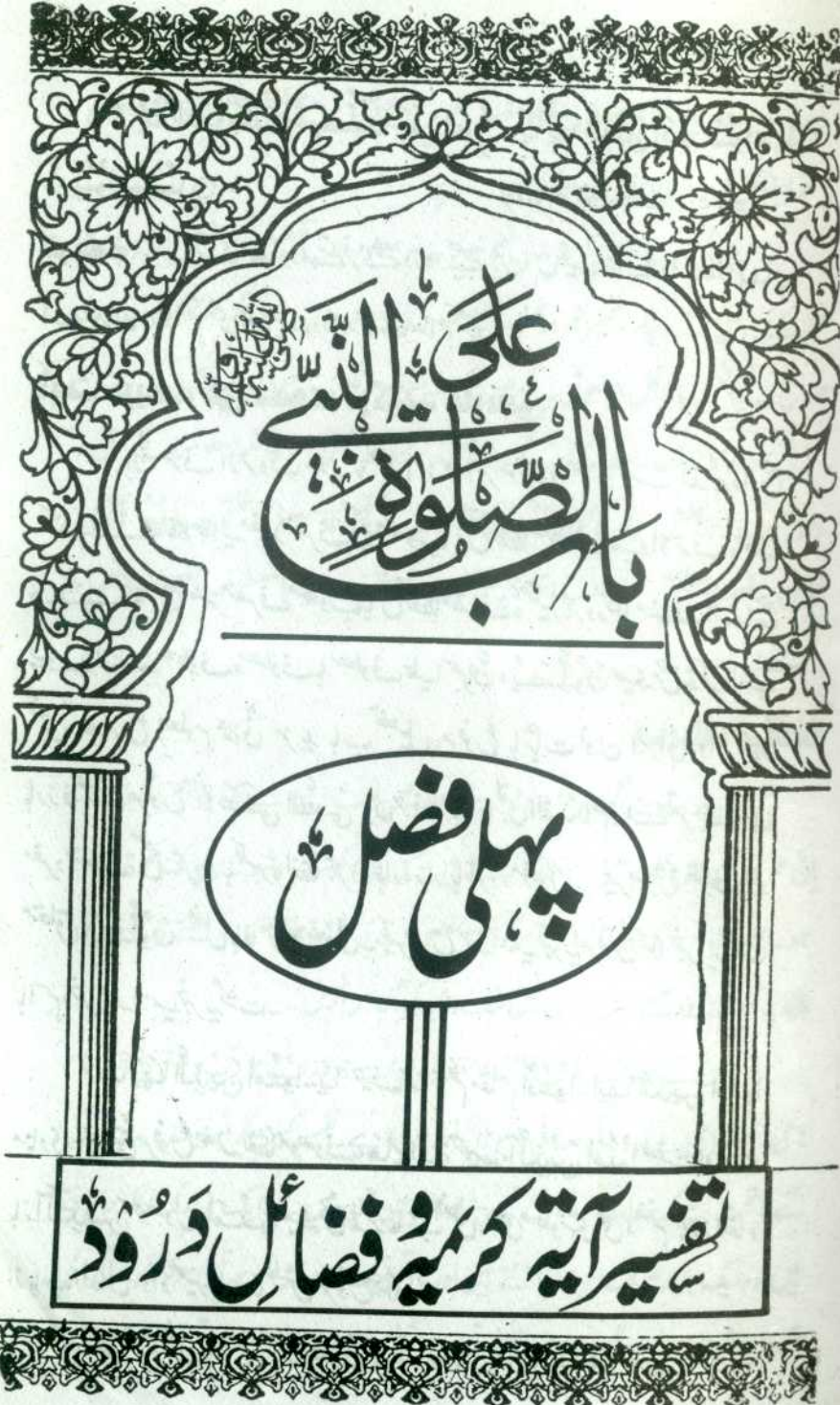
اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ (سورة الاحزاب:٥٦)

ترجمہ: بے شک اللہ اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

آیت کریمہ کی نحوی ترکیب فارسی

اِنَّ حرف از حروفِ مشبہ بالفعل ،اسم وخبر خواہد واسم رانصب کند خبر رارفع کند۔ اَللّٰہ لفظ جلالیہ مفرد منصرف صحیح منصوب بالفتح لفظاً معطوف علیہ واؤ حرفِ عاطفہ، مَلٰٓئِکَۃ جمع مکسر منصرف منصوب بالفتح لفظاً مضاف ہٗ ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ راجع بسوئے لفظ اللہ معطوف، معطوف با معطوف علیہ اسم اِنَّ ، یُصَلُّوْنَ صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع معلوم ثلاثی مزید باب تفعیل ،مرفوع باثبات نون اعرابی ،واؤ ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلاً عَلَی النَّبِیِّ علی حرف جار، النبی الف لام برائے تعریف، نبی مفرد منصرف صحیح مجرور بالکسرہ لفظاً مجرور جار، جار با مجرور مفعول بہٖ غیر صریح ظرف لغو متعلق، یُصَلُّوْنَ فعل بافاعل ومفعول بہٖ غیر صریح جملہ فعلیہ خبریہ مرفوع محلاً خبر اِنَّ، اِنَّ بااسم وخبر جملہ اسمیہ خبریہ گشت۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ یَا حرف ندا قائم مقام اَدْعُوْا۔ ایھا الذین امنوا منادیٰ باز ،اَیُّ مرفوع بضمہ لفظاً موصوف، ھَا برائے تنبیہ ،اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صفت اوست باز اَلَّذِیْنَ موصول، اٰمَنُوْا صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی معلوم مبنی علی الضم مہموز الفاء از باب افعال، واؤ ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلاً۔

اٰمَنُوْا فعل بافاعل جملہ فعلیہ خبریہ صلہ موصول، موصول باصلہ صفت موصوف،

موصوف باصفت منادیٰ منصوب محلاً مفعول بہٖ برائے اَدْعُوْا۔ اَدْعُوْا فعل بافاعل مفعول بہٖ جملہ فعلیہ خبریہ لفظاً وانشائیہ معناً گشت۔

صَلُّوْا صیغہ جمع مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم باب تفعیل واؤ ضمیر بارز مرفوع محلاً، عَلَیْہِ علیٰ حرف جارہ ضمیر مجرور محلاً راجع بسوئے نبی مجرور جار، جار بجرور مفعول بہٖ غیر صریح صَلُّوْا فعل بافاعل ومفعول بہٖ غیر صریح جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہ گشت۔

واؤ حرف عاطفہ سَلِّمُوْا صیغہ جمع مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم باب تفعیل، واؤ ضمیر بارز فاعلش مرفوع محلاً ،تَسْلِیْمًا منصوب بالفتح لفظاً مفعول مطلق، سَلِّمُوْا فعل با فاعل ومفعول مطلق جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف ،معطوف علیہ با معطوف مقصود بالنداء گشت۔

لفظی تشریح:

پیارے بزرگو اور عزیزو! آیۃ شریفہ میں سب سے پہلے لفظ اِنَّ لایا گیا ہے۔ اِنَّ عربی میں اس کلام میں استعمال کرتے ہیں جس کلام کو شک وشبہ سے پاک کرنا مقصود ہو۔ اس مقام پر بھی اِنَّ لا کر اس امر کو بتانا مقصود ہے کہ اللہ جل جلالہ اور فرشتے جو حضور انور ﷺ پر ہمیشہ درود بھیجتے ہیں۔ اس میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔

اِنَّ کے بعد لفظ ''اَللّٰہ'' کا استعمال ہوا ہے جو خدائے بزرگ وبرتر کا ذاتی نامِ نامی اسمِ گرامی ہے اور باقی صفاتی نام ہیں تعداد ۹۹ ہے۔ تفسیر کبیر جلد اول میں بِسْمِ اللّٰہ کے ماتحت ہے کہ خداوندِ کریم کے تین ہزار نام ہیں جن میں سے ایک ہزار کو ملائکہ جانتے ہیں اور ایک ہزار صرف انبیاء جانتے ہیں اور باقی ایک ہزار میں سے تین سو اسمائے گرامی تورات شریف میں، تین سو زبور میں، تین سو انجیل میں اور ننانوے نام قرآن میں ہیں۔

اور ایک وہ ہے جس کو وہ خود ہی جانتا ہے۔لیکن بسم اللہ شریف میں جو تین مبارک نام ہیں۔"اَللّٰہ" رَحْمٰنْ "رَحِیْمْ" ان تین ناموں میں تین ہزار کے معنی پائے جاتے ہیں لہٰذا جس نے ناموں کو یاد کرلیا گویا اس نے تمام ناموں سے اس کو یاد کرلیا۔

لفظ ''اللہ'' میں چند اہم نکات

(۱) اللہ ''رب کریم کا ذاتی نام شریف ہے۔ذاتی نام اس کو کہتے ہیں جو صرف ذات کو بتائے اور صفاتی نام اس کو کہتے ہیں جو ذات کے ساتھ صفت کی طرف بھی اشارہ کرے۔مثلاً ایک آدمی کا نام عبدالرحمن ہے لیکن وہ حافظ وقاری بھی ہے تو حافظ وقاری کے الفاظ نے اس کی صفات کا پتہ دیا اور عبدالرحمن نے اس کی ذات کا پتہ دیا یونہی لفظِ اللہ نے اس کی ذات کا پتہ دیا اور باقی اسمائے گرامی سمیع،بصیر،علیم،خبیر،رحمٰن ورحیم اس کی صفات کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

(۲) اسمِ ذات کبھی بھی کسی اسم کی صفت بن کر نہیں آتا بلکہ صفتوں کا موصوف بن کر آتا ہے لہٰذا یہ کہہ سکتے ہیں کہ عبداللہ عالم دین ہے،ڈاکٹر ہے،انجینئر ہے وغیرہ وغیرہ۔مگر یہ نہیں کہہ سکتے کہ مولوی یا حافظ یا قاری یا ڈاکٹر یا انجینئر عبداللہ ہے۔اس قاعدے کے پیشِ نظر یہ سمجھ لینا چاہئے کہ لفظِ اللہ سارے قرآنِ پاک میں کہیں بھی کسی اسم کی صفت بن کر نہیں آیا جہاں آیا موصوف بن کر آیا۔جیسے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ''اللہ کے نام سے شروع جو رحمٰن ورحیم ہے''۔یعنی اللہ موصوف اور رحمٰن ورحیم اس کی صفتیں۔

❁ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ○

(سورۃ الحشر:۲۲)

اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں،غیب اور ظاہر کا جاننے والا،وہ بہت مہربان،رحم کرنے والا ہے۔لفظِ اللہ موصوف اور آئندہ جملے اس کی صفتیں۔

❁ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ (سورۃ الحشر:۲۳)

اللہ وہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں،بادشاہ،نہایت پاک،سلامتی دینے والا،امان بخشنے والا،حفاظت فرمانے والا،عزت والا،عظمت والا،تکبر والا۔اس جملہ کے اندر بھی لفظِ اللہ موصوف ہے اور آگے متکبر تک تمام اس کی صفتیں۔

❁ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ؕ

(سورۃ الحشر:۲۴)

اللہ وہی ہے جو بنانے والا،پیدا کرنے والا،ہر ایک کو صورت دینے والا۔اس جملہ میں بھی لفظِ اللہ موصوف اور آگے اسکی صفتیں۔ایسے ہی اور مقامات۔

(۳) اسمائے صفات میں کمی زیادتی کا احتمال ہے مگر اسمِ ذات میں یہ احتمال نہیں۔یعنی حق تعالیٰ کے دوسرے ناموں میں تفضیل اسمِ مبالغہ صفت مشبّہ کے صیغے بن سکتے ہیں۔مثلاً اللہ جل جلالہ عالم بھی ہے علّام بھی،قادر بھی ہے قدیر بھی،یعنی عالم سے علّام،قادر سے قدیر۔مگر لفظ "اللہ" کی نہ تفضیل بن سکتی ہے نہ مبالغہ اور نہ صفت مشبّہ کا صیغہ۔یہ فرق خوب ذہن نشین رہے۔

(۴) اس میں اختلاف ہے کہ لفظِ اللہ کسی سے مشتق ہے کہ نہیں یعنی مشتق ہے کہ جامد۔بعض علماء فرماتے ہیں کہ مشتق ہے بعض فرماتے ہیں جامد ہے۔چنانچہ اس میں چند

اقوال ہیں۔

بعض نے فرمایا ہے کہ لفظ اللہ اِلہٗ سے مشتق ہے جس کے معنیٰ ہیں سکون، قرار، چین۔ چونکہ اللہ جل جلالہ کے ذکرِ پاک سے بے چین دلوں کو چین ملتا ہے، بے قرار دلوں کو قرار ملتا ہے، اس لئے اس پیارے سے خالق و مالک کا اسمِ مبارک اللہ ہے۔ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔

بعض نے فرمایا کہ یہ لفظ وَلَہٗ سے مشتق ہے جس کے معنیٰ حیرانی کے ہیں۔ چونکہ تمام مخلوق اس کی ذات وصفات میں حیران ہے اسلئے اس ذاتِ گرامی کا نام شریف اللہ ہے۔

بعض نے فرمایا کہ یہ لَاہٗ سے بنا ہے جس کے معنیٰ ہیں حجاب۔ چونکہ رب تعالیٰ کی ذات خیال، وہم، گمان، عقل وخرد ونظر سے وراء ہے اسلئے اس مبارک ہستی کا نام اللہ ہے۔

بعض نے فرمایا کہ لفظ اللہ مشتق ہے اس لَاہٗ سے کہ جسکے معنیٰ ہیں ''بلندی'' چونکہ اس کی ذات تمام ممکنات سے بلند وبالا ہے اسلئے اس کا نام شریف ہوا اللہ۔

تو دل میں تو آتا ہے، سمجھ میں نہیں آتا
سمجھ گیا گر میں تیری پہچان یہی ہے

بعض نے فرمایا اللہ مشتق ہے اَلَہٗ سے۔ جس کے معنیٰ ہیں عاجزی انکساری۔ چونکہ تمام کائنات اس کی بارگاہِ عالیشان میں عاجزی انکساری کرتی ہے اسلئے اس کا نام ''اللّٰہ'' ہے۔

غرور وتکبر تیری چیز ہے — رہی عاجزی وہ میری چیز ہے

متکبر ہونا اللہ جل جلالہ کی صفت ہے۔ مخلوق کیلئے یہ مذمت کا باعث ہے۔ حدیث قدسی میں ہے فرمایا رسول خدا ﷺ نے، اللہ جل جلالہ کا ارشادِ گرامی ہے۔

اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظْمَۃُ اِزَارِیْ وَمَنْ نَازَعَنِیْ فِیْ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا قَصَمْتُهٗ وَقَذَفْتُهٗ فِی النَّارِ

ترجمہ : اللہ جل جلالہ فرماتا ہے کبریائی میری چادر ہے اور عظمت میری ازار ہے جو ان دونوں میں سے کسی ایک کو اوڑھنے کی کوشش کرے گا میں اس کی کمر توڑ دونگا۔

بعض نے فرمایا ہے کہ لفظ اللہ اس اَلِہٗ سے مشتق ہے جسکا معنیٰ ہے گھبرا کر آنا۔ چونکہ تمام مخلوق ہر تنگی، تکلیف ومصیبت میں گھبرا کر اللہ کی پناہ حاصل کرتی ہے اس لئے اس ہستی کا نام اللّٰہ ہے۔

ارشاد ہے۔ فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ۔ اللہ کی طرف بھاگ کر آؤ۔

اور فرمایا۔ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔ تم مجھ سے مانگو میں تمہیں دونگا۔

کیونکہ وہ کریم ہے، رحیم ہے، جس پر اس کی رحمت کا چھینٹا پڑ گیا بس اس کا کام بن گیا۔

ہم گنہگاروں پر تیری مہربانی چاہیئے
سب گناہ دھل جائیں گے رحمت کا پانی چاہیئے
رحمت دا مینہ پا خدایا باغ سکا کر ہریا
بُوٹا آس امید میری دا کردے میوے بھریا
اے کریم ازما خطا از تو عطا
اے کریم ازما جفا از تا وفا

کارِ ما بدکاریٔ و شرمندگی

کارِ تو ستاریٔ و بخشندگی

خلاصہ یہ کہ لفظِ اللہ یا تو اِلٰہٌ سے مشتق ہے یا وَلّٰہٌ سے یا لَاہٌ سے یا اَلَہٌ سے۔ اور ہر مادے سے نہایت ہی پر لطف معنیٰ ظاہر ہوتا ہے۔ سبحان اللہ! کیا شان ہے خالقِ حقیقی کی۔

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○

اول بھی، آخر بھی، ظاہر بھی، باطن بھی اللہ ہی اللہ ہے اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے۔

عیاں اللہ ہی اللہ ہے نہاں اللہ ہی اللہ ہے

یہاں اللہ ہی اللہ ہے، وہاں اللہ ہی اللہ ہے

کرو اللہ ہی اللہ دم بدم، اللہ خوش ہوگا

وہاں رحمت برستی ہے جہاں اللہ ہی اللہ ہے

الف جڑ لام شاخیں مدسر تشدید گل

یہ سارا گلستاں کا گلستاں اللہ ہی اللہ ہے

یہ ساری گفتگو اس وقت ہے کہ جب لفظِ اللہ کو کسی لفظ سے مشتق مانا جائے لیکن علمائے محققین کا یہ بھی قول ہے کہ لفظِ اللہ کسی سے مشتق نہیں ہے۔ جیسے اس کی ذات کسی سے بنی نہیں ایسے ہی اس کا نام کسی سے مشتق نہیں۔ غور کیجئے! جب اس کے نام میں اس قدر حیرانی ہے تو اس کی ذات میں حیرانی کیوں نہ ہوگی۔ تو اب رب کی حقیقت کو کون پا سکتا ہے۔

حیرت اندر حیرت آمد حیرت اندر حیرت است

(۵) ''اللہ'' یہ اسمِ ذات ہے، اور یہی اسمِ اعظم ہے اور ایک ایک حرف اس کا کامل

ہے اور ہر حرف اس کا ذاتِ باری تعالیٰ پر دلالت کرتا ہے۔ مثلاً لفظِ اللہ کا الف مفتوح الگ کر دیا جائے تو باقی لِلّٰہ رہے گا یہ بھی اسی ذاتِ واحد پر دلالت کرتا ہے۔ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ۔ (سورة البقرة:٢٨٤)

پھر اگر پہلا لام موقوف کر دیا جائے تو لَہٗ رہ جائے گا یہ بھی ذاتِ الٰہی پر دلالت کرے گا۔ جیسا کہ ارشاد ہے لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ۔

(سورة طه:٦)

پھر اگر لام دوسرا بھی الگ کر دیا جائے تو ہٗ رہ جائے گا وہ بھی ذاتِ وحدہٗ لا شریک پر عمل کریگا۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط (سورة الحشر:٢٢:٢٣)

عاشقانِ الٰہی کا وردِ زبان وظیفۂ جان یہی نامِ اطہر بالشان ہے۔ اس مبارک نام کی تاثیریں اور خاصیتیں بے شمار ہیں مخلوق ان کے لکھنے سے عاجز ہے۔ ایک ادنیٰ سی تاثیر اس کی یہ ہے کہ اگر ہر روز نماز روزہ کا پابند ہو کر رزقِ حلال کھا کر رو بقبلہ باوضو بیٹھ کر پانچ ہزار مرتبہ اللہ، اللہ کا ذکر کرے گا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں روشن ضمیر اور صاحبِ کشف ہو جائے گا۔ عبادت میں بہت لطف اٹھائے گا۔ مزید یہ کہ رسولِ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اس پر کرم نوازی فرمائیں گے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

(٦) اللہ کے نام کے عدد لئے جائیں یعنی ٦٦ کا ہندسہ تین ہزار ایک سو چھبیس دفعہ کاغذ پر لکھ کر آٹے کی گولیاں بنا کر چالیس روز مچھلیوں کو کھلایا جائے تو امید ہے کہ خداوند کریم اپنے فضل وکرم سے مراد پوری فرمائیگا۔ اگر کوئی مسلمان اللہ کے نامِ مقدس کو (جو لکھا ہوا کہیں گرا پڑا ہو) اٹھا کر اپنی پگڑی یا اپنی ٹوپی میں عقیدت سے رکھے گا۔ دنیا

وآخرت میں نامِ پاک کے صدقہ سے ولایت کا مرتبہ پائیگا۔

(۷) اسمِ "اللّٰہ" ایک بحرِ محیط ہے یعنی بڑا سمندر۔ جو ساری کائنات کو گھیرے ہوئے ہے اور ذاتِ باری تعالیٰ کے باقی ناموں کی مثال ایسی ہے جیسے سمندر کی کھاڑیاں بڑے سمندر سے نکلی ہیں اور پھر اس میں آکر مل گئیں۔ اسی طرح خدائے قدوس کے تمام نام اسمِ اللّٰہ میں ظاہر ہوئے پھر اسی میں چھپ گئے۔

اسمِ مبارک "اللّٰہ" کی چھ خاصیتیں

خاصیت (۱): صبح نہار منہ تازی روٹی پکا کر اس پر سات مرتبہ یا اللہ لکھ کر کُند ذہن بچے کو کھلائے۔ سات دن یا گیارہ دن یا اکیس دن عمل کرے۔ بفضلہٖ تعالیٰ کُند ذہن بچے کا ذہن کُھل جائے گا۔

خاصیت (۲): اگر کسی کو پسلی، یا کمر، یا سر میں درد ہو تو دوسرا شخص باوضو ہو کر درد کی جگہ سات مرتبہ یا اللہ خشک اُنگلی سے لکھے اور دن میں سات دفعہ یہ عمل کرے درد انشاء اللہ جاتا رہے گا۔

خاصیت (۳): اگر کوئی مسلمان اسمِ اللہ کو نہایت خوشخط جلی قلم سے لکھ کر اپنے سامنے رکھے دن اور رات کم از کم تین دفعہ قبلہ رو خلوت میں بیٹھ کر (باوضو) محبت کی نگاہ اس نامِ مبارک پر ڈالے اور دل میں یہ خیال کرے کہ یہ نام مبارک اس کاغذ یا تختی پر جس طرح لکھا ہوا ہے اسی طرح خوبصورت اور خوشخط میرے دل پر لکھا ہوا ہے۔ اور پھر آنکھیں بند کر کے کم از کم دس منٹ تک اس تصور میں رہے اور اسی خیال میں محو رہے اور ہر روز تین دفعہ اس عمل کو کرے۔ انشاء اللہ العزیز ساری عمر کبھی ہولِ دل،

اضطرابِ قلب اور دھڑکن وغیرہ، قلب کی کسی مرض میں مبتلا نہ ہوگا عشقِ الٰہی میسر آئے گا اور دنیا کے کسی جابر ظالم سے خوفزدہ نہ ہوگا۔

خاصیت (٤): اللہ کے نامِ اقدس کو جلی قلم سے لکھے اور اللہ کے الف کو قینچی سے کتر کر الگ کرے اور جو کوئی مسافر باہر جاتا ہو وہ لفظِ اللہ کے الف کو تعویز بنا کر اپنے بازو پر باندھے اور باقی الفاظ لِلّٰہ کو اپنے گھر اہل وعیال میں امانت رکھ جائے انشاء اللہ وہ مسافر مع الخیر اپنے گھر واپس آئے گا۔

خاصیت (٥): اگر کسی عورت کو بچہ نہ پیدا ہوتا ہو اور درد شدید ہو۔ ایک سو اکیس مرتبہ یَا اَللّٰہ پڑھ کر گڑ یا چینی وغیرہ پر دم کر کے اس کے تین حصے کر کے کھلایا جائے۔ خدا کے فضل وکرم سے فوراً مشکل آسان ہوگی۔ بچہ خیر وعافیت سے پیدا ہوگا۔

خاصیت (٦): جو شخص کسی ناحق جھگڑے یا کسی جھگڑالو سے واسطہ پڑ جائے، عین مقدمے کی بیشی کے وقت یا باہمی گفتگو کے دوران سترہ دفعہ اللہ اللہ کہے اور دل میں یہ تصور کرے کہ جھوٹا منصوبہ فنا۔ نامِ نامی اسمِ گرامی کے طفیل اَللّٰہ جَلَّ جَلَالُہٗ اس مقدمہ کا فیصلہ فرمائے گا۔ انشاء اللہ وہ مقدمہ اس کے حق میں ہوگا اور جھوٹا آدمی عدالت میں یا باہمی گفتگو میں ہار جائے گا۔

ذاتِ باری تعالیٰ کا ذاتی نام اللہ (جل جلالہ) اور حضور سرورِ کونین ﷺ کا ذاتی نام محمد (ﷺ) اب ان دونوں ناموں میں ذرا غور کیجئے۔ لفظِ اللہ کے حرف چار، اسمِ گرامی محمد اور احمد کے بھی حرف چار، کتابیں چار، مرسل چار، جلیل القدر فرشتے چار، حضورِ اقدس ﷺ کی صاحبزادیاں چار، صاحبزادے چار، یار اصحاب چار، وضو کے فرائض چار، صبح کی کل رکعتیں چار، ظہر، عصر، عشا کی پہلی سنتیں چار چار۔ بقول مفتی احمد یار خان علیہ الرحمہ

چار رسل فرشتے چار، چار کتب ہیں دین چار،
سلسلے دونوں چار چار لطف عجب ہے چار میں
آتش وآب وخاک وبار، سب کا انہیں سے ہے ثبات
چار کا سارا ماجرا ختم ہے چاریار میں

✿ دونوں اسموں کی حرکتیں اور تشدید یکساں۔ مگر فرق یہ ہے کہ اللہ کے شد پر کھڑا الف ہے مگر لفظِ محمد کے شد پر کھڑا الف نہیں۔ یہ اشارہ ہے اس طرف کہ اللہ بادشاہ اعظم ہے اور محمد مصطفیٰ ﷺ اس کے وزیر اعظم ہیں۔

✿ اللہ کہنے سے دونوں ہونٹ جدا ہوجاتے ہیں، اور محمد کہنے سے دونوں لب آپس میں مل جاتے ہیں۔ یہ اشارہ ہے کہ جس ذاتِ گرامی کا نام اللہ ہے، وہ افضل ہے ہم ارذل، وہ اعلیٰ ہم ادنیٰ، وہ خالق ہم مخلوق، وہ مالک ہم مملوک، اور محمد ﷺ کہنے سے چونکہ ہونٹ مل جاتے ہیں یہ اشارہ ہے اس طرف کہ جس ہستیٔ مقدس کا نام محمد ہے (ﷺ) وہ خالق ومخلوق کے درمیان برزخ کبریٰ ہیں کہ مخلوق کو خالق سے، مملوک کو مالک سے، ادنیٰ کو اعلیٰ سے، ارذل کو افضل سے ملانے آئے ہیں۔

اسمِ گرامی لفظ اللہ پر اور بہت سے نکات بیان کئے جاسکتے ہیں مگر انہیں پر اکتفا کرتا ہوں۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

لفظِ ملائکہ کی تحقیق

لفظِ اَللّٰـــه کے بعد مَلٰٓـئِكَة کا لفظ استعمال ہوا ہے اس کا واحد مَلَك ہے یعنی

فرشتہ۔ اور یہ لفظ اَلُوْکَةٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں پیغام۔ لفظِ ملك میں چار احتمال ہیں اور ہر ایک کا مفہوم الگ الگ۔ اگر میم پر زبر اور لام پر زیر پڑھی جائے مثلاً مَـلِكٌ بمعنی بادشاہ ہے۔ میم پر پیش اور لام ساکن یعنی مُـلْكٌ پڑھنے سے سلطنت کے معنٰی دیتا ہے۔ اگر میم کی زیر اور لام کو سکون سے پڑھا جائے تو مِـلْكٌ بمعنی ملکیت استعمال ہوگا۔ اور اگر میم اور لام دونوں پر زبر پڑھی جائے جیسے مَـلَكٌ بمعنی فرشتہ کے ہے جس کی جمع ملائک بروزن شمائل والحاق التاء لتانیث الجمع، ملئكة ہوا۔ (مدارك التنزیل)

چونکہ فرشتے اللہ کی رحمت اور انبیاءِ کرام کی طرف وحی لانے والے ہوتے ہیں اس لئے انہیں مَلَكٌ جمع ملائکہ یعنی پیغام رساں کہتے ہیں۔

ہمارے استاذِ محترم شیخ القرآن حافظ نذیر احمد صاحب مدرس دارالعلوم محمدیہ نوریہ رضویہ (بھکھی شریف) نے ہمیں فرشتہ کی تعریف تعلیمی زمانہ میں پڑھائی۔

اَلْمَلِكُ مَخْلُوْقٌ نُّوْرَانِیٌّ یَتَشَكَّلُ بِاَشْكَالٍ مُّخْتَلِفَةٍ لَا یُذَكَّرُ وَلَا یُؤَنَّثُ

ترجمہ: فرشتہ ایک نورانی مخلوق ہے جو مختلف شکلیں تبدیل کر لیتا ہے نہ مذکر ہوتا ہے اور نہ مونث۔

تفسیر کبیر اور تفسیر روح البیان پارہ اول رکوع (۵) میں فرشتوں کی تعداد کے متعلق فرمایا ہے کہ تمام دنیا کے انسان جنات کا دسواں حصہ اور تمام جن اور انسان خشکی کے جانوروں کا دسواں حصہ اور یہ سب مل کر پرندوں کا دسواں حصہ اور یہ تمام پرند مل کر سمندری جانوروں کا دسواں حصہ پھر یہ تمام مل کر زمین کے فرشتوں کا دسواں حصہ پھر یہ زمین کی تمام مخلوقات اور زمین کے فرشتے مل کر آسمانِ اول کے فرشتوں کا دسواں حصہ پھر یہ سب مل کر آسمانِ دوم کے فرشتوں کا دسواں حصہ پھر اسی ترتیب کے مطابق ان کی

تعداد ساتویں آسمان تک بڑھتی جاتی ہے۔ پھر یہ تمام مخلوقات اور ساتوں آسمانوں کے فرشتے مل کر کرسی کے فرشتوں کے مقابلے میں بہت ہی کم پھر یہ تمام کے تمام ملکر عرشِ اعظم کے ایک پردہ پر مقررہ فرشتوں کے مقابل بہت ہی کم۔ اور عرشِ اعظم کے چھ لاکھ پردے ہیں یہ سب عرشِ اعظم کے ارد گرد گھومنے والے فرشتوں کے مقابلے میں اتنے ہیں جیسے دریا کے مقابل قطرہ۔

فائدہ : فرشتوں کی تعداد کو جاننا یہ انسان کی طاقت سے باہر ہے۔ ان کی تعداد اللہ ہی جانے۔ وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوْ۔ یا اس کے بتانے سے اس کا محبوب جانے۔

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْن۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ میں صرفی نحوی نکات

ارشادِ گرامی ہے یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ۔ اس جملہ کے متعلق صرفی ونحوی نکات پیشِ خدمت ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے یُصَلُّوْنَ مضارع کا صیغہ استعمال فرمایا ہے جو زمانہ حال اور استقبال دونوں پر دلالت کرتا ہے۔ مضارع کا صیغہ استعمال فرما کر اشارۃً یہ بتادیا گیا ہے کہ نبی پاک صاحبِ لولاک ﷺ پر خداوندِ عالم اور فرشتوں کا درود بھیجنا کسی زمانہ میں بھی ختم نہیں بلکہ ابدالآباد تک بھیجتے رہیں گے۔

نکتہ : آیتِ بالشان کی ابتدا جملہ اسمیہ سے ہے۔ یہاں جملہ فعلیہ کو جملہ اسمیہ کی طرف عدول کیا گیا ہے، یعنی تقدیر اس کی یوں ہے، یُصَلِّی اللّٰهُ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ۔ جملہ فعلیہ کو

جملہ اسمیہ کی طرف اس وقت عدول کرتے ہیں جس وقت فاعل کا فعل دائمی اور مرۃ بعد مرۃ قرار دینا مطلوب مقصود ہو۔ ایسے ہی اس آیتِ کریمہ میں بھی عدول کر کے یہ بتانا مقصود ہے کہ اللّٰہ جل جلالہ واعظم شانہٗ اور اسکے فرشتوں کا درود مرۃً بعد مرۃٍ دائمًا ابدًا حضور نبی کریم ﷺ پر ہوتا رہے گا۔

نکتہ : اس میں ایک یہ بھی ہے کہ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ۔ جملہ فعلیہ کا واسطے تجدد کے بھی ہے یعنی پروردگار کی رحمت وکرم اپنے پیارے محبوب ﷺ پر روز بروز زیادہ ہے۔ آپ سرکار کے کمالات واختیارات کو یومًا فیومًا ترقی ہی ترقی ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰی۔ "اور بے شک تمہاری ہر پچھلی گھڑی پہلی سے بہتر ہے"۔

لفظِ نبی کی تحقیق

خود ہے خدا ہمارے نبی کا مدح خواں
قرآن ہے سارا آپ کے اوصاف کا بیاں
الحمد کے الف سے ہے والناس تک عیاں
نعت جناب، جن وبشر ختمِ مرسلاں
میں کیا بھلا ثنائے شہہ ہاشمی کروں
تم سب پڑھو درود میں ذکرِ نبی کروں،
حضرت کی ذاتِ پاک بشیر ونذیر ہے
داعی الی القدیر سراجاً منیر ہے

وہ نائب خدا سمیع وبصیر ہے
بے مثل ہے جہاں میں اور بے نظیر ہے
پھر کیوں نہ اُن کے ذکر سے وابستگی کروں
تم سب پڑھو درود میں ذکرِ نبی کروں

نبی نَبَأٌ سے مشتق ہے بمعنی خبر۔ نبی صفت مشبہ کا صیغہ ہے یعنی خبر رکھنے والا۔ اس لفظ کا استعمال قرآنِ کریم میں متعدد جگہ آیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

- نَبِّئْ عِبَادِیْٓ اَنِّیْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ○ (سورۃ الحجر:۴۹)
  خبر دیجئے میرے بندوں کو کہ میں بخشنے والا مہربان ہوں۔
- وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ○ (سورۃ الحجر:۵۱)
  خبر دیجئے ان کو ابراہیم کے مہمانوں کی۔
- وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ (سورۃ المائدہ:۲۷)
  اور انہیں پڑھ کر سنایئے آدم کے دو بیٹوں کی سچی خبر۔
- وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ○ (سورۃ النمل:۲۲)
  اور میں لایا ہوں ملک سبا سے ایک یقینی خبر۔

فائدہ: نبأ کا معنٰی قرآنی اصطلاح میں خبر ہے۔ نبی صفت مشبہ کا صیغہ ہے جس کا معنٰی ہے خبر رکھنے والا۔

اب سوال یہ ہے کہ نبی کونسی اور کس کی خبر رکھنے والے ہیں تو جواب تحقیقی یہ ہے کہ نبی کی نسبت اللہ کی طرف بھی ہے اور مخلوق کی طرف بھی۔ تو نَبِیُّ اللّٰـــہ ہونے کی حیثیت سے اللہ کی خبر رکھنے والے۔ اللہ جل جلالہ غیب ہے تو سمجھنا چاہئے کہ غیب کا علم بھی

غیب ہی ہوسکتا ہے۔ اللہ جل جلالہ نے اسی لئے آپ کا اسمِ شریف ''نبی'' رکھا یعنی غیب کی خبر رکھنے والا۔ اور نبی صفت مشبہ کا صیغہ ہونے کی وجہ سے دوام پر دلالت کرتا ہے اس بنا پر ثابت ہوا کہ نبی کو جتنا علمِ غیب دیا گیا ہے جس کی بنا پر اس کو نبی کہا گیا ہے۔ وہ علمِ غیب عطائی نبی کیلئے علی الدوام رہے گا۔ اور چونکہ اللہ جل جلالہ نے حضور انور ﷺ کو عالمین کا نبی بنا کر بھیجا۔ اور فرمایا وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ (سورۃ الانبیاء:۱۰۷)
''اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کیلئے'' جب آپ تمام جہان کیلئے رحمت ہوئے تو جس پر رحمت کرنی ہے رحمت کرنے کیلئے اس کا علم ہونا بھی ضروری ہے اور چونکہ حضور ﷺ کائنات کے ذرہ ذرہ قطرہ قطرہ کیلئے نبی و رسول ہیں تو لازم آیا کہ اللہ جل جلالہ نے آپ کو کائنات کے ذرہ ذرہ، قطرہ قطرہ، ہر چیز، ہر شے کا علم عطا فرمایا ہے، اور یہ بات خوب ذہن میں رہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ مامور من اللہ ہیں اس لئے بلا اجازتِ خداوندی بسا اوقات کسی بات کو امت پر ظاہر نہیں فرماتے۔ اور ان کا امت کیلئے کسی بات کا ظاہر نہ فرمانا ان کے عدمِ علم پر دال نہیں ہوسکتا۔ اگر کسی نے حضور انور ﷺ کو کچھ وقت کیلئے معاذ اللہ! اس خبر سے بے علم سمجھا تو اس اعتقاد کی بنا پر وہ اتنی دیر تک منکرِ نبوت رہیگا۔ ماننا پڑے گا کہ نبی پاک ﷺ علمِ غیب عطائی سے ایک آن کیلئے نہ بے خبر تھے، نہ بے خبر ہیں اور نہ ہو سکتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت رحمۃ اللہ علیہ نے کنز الایمان میں یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ کا معنٰی یہی کیا ہے ''درود بھیجتے ہیں غیب بتانے والے (نبی) پر'' اور یَآ اَیُّهَا النَّبِیُّ ''اے غیب بتانے والے (نبی)''۔

سو! نبی کا معنٰی اگر صحیح کیا جائے تو علمِ غیب کا مسئلہ خود بخود حل ہو جاتا ہے۔ اس مقام پر یہ مسئلہ ضمناً بیان کر دیا ہے ورنہ علمِ غیب کی بحث ہمارے موضوع سے خارج ہے۔

آگے ارشاد ہوا ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا "یا"
حرفِ ندا اَیُّھَا کے بعد اَلَّذِیْنَ معرف بلام ہے۔ قاعدہ ہے کہ حرفِ ندا کے بعد معرف
بلام ہوتو درمیان میں فاصلے کیلئے اَیُّھَا لایا جاتا ہے حرفِ ندا کو معرف بلام کے ساتھ
متصل ملانا منع ہے اور اَیُّھَا کا الگ کوئی معنیٰ نہیں۔ اَلَّذِیْنَ اسمِ اشارہ بمعنی "وہ لوگ"
یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ "اے وہ لوگو" اٰمَنُوْ "جو ایمان لائے ہو" صَلُّوْا عَلَیْہِ "درود بھیجو اس نبی
ذیشان پر" وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا "اور خوب سلام بھیجو"۔ سبحان اللہ! کیا شان ہے غور کیجئے!
قرآنِ حکیم نے بہت سے احکام ہمیں سنائے اور ربِ کریم نے بہت سے احکام ہم کو عطا
فرمائے۔ نماز، روزہ، حج، جہاد وغیرہ کا ہم کو حکم دیا مگر کسی جگہ یہ نہیں فرمایا یہ کام ہم بھی
کرتے ہیں ہمارے فرشتے بھی کرتے ہیں۔ لہٰذا اے مسلمانو! یہ کام تم بھی کرو۔ جیسا
کہ یہ نہیں فرمایا نماز ہم بھی پڑھتے ہیں اے مسلمانو! تم بھی پڑھو۔ یا روزہ ہم بھی رکھتے
ہیں یا ہمارے فرشتے بھی رکھتے ہیں اس لئے اے مسلمانو! تم بھی رکھو وغیرہ وغیرہ۔
صرف درود ایک ایسا فعل ہے جس کیلئے فرمایا ہے یہ کام ہم بھی کرتے ہیں ہمارے فرشتے
بھی کرتے ہیں اے مسلمانو! تم بھی کرو۔ کیا وجہ ہے؟ وجہ یہ ہے دنیا میں کوئی کام ایسا
نہیں جو رب بھی کرے اور بندے بھی کریں۔ رب کے کام ہم نہیں کر سکتے اور ہمارے
کاموں سے رب تبارک وتعالیٰ بلند وبالا ہے۔ رب تعالیٰ خالق ومالک ہے اس کا کام
ہے پیدا کرنا، رزق دینا، مارنا، زندہ کرنا۔ ظاہر ہے کہ یہ کام عبادت کرنا، اطاعت کرنا،
کھانا، پینا، سونا، جاگنا، چلنا، پھرنا وغیرہ اللہ ان سے پاک ہے اس لئے کہنا پڑے
گا کہ درود ہی ایسا فعل ہے جو رب تعالیٰ بھی کرتا ہے کہ چوبیس گھنٹے اپنے محبوب راج
دلارے محبوب پر درود بھیجتا ہے فرشتے بھی درود وسلام پیش کرتے ہیں اور مسلمانوں کو حکم

دیا گیا ہے اے مسلمانو! تم بھی عقیدت واحترام سے، ذوق وشوق سے، پیار محبت سے
اپنے پیارے نبی پر درود وسلام پیش کرو اور اس کام میں ہمارے ساتھ شریک ہو جاؤ۔

پڑھو پڑھو درود عاشقو درود پڑھو — درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

لفظِ صلاۃ کی تحقیق

(۱) تفسیر خازن جلد۳، اسی آیت کے ماتحت لکھا ہے۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَرَادَ اللّٰہُ
اَنْ یَّرْحَمَ النَّبِیَّ وَالْمَلٰئِکَۃُ یَدْعُوْنَ لَہٗ وَعَنْہُ اَیْضًا یُصَلُّوْنَ یَتَبَرَّکُوْنَ وَقِیْلَ
الصَّلٰوۃُ مِنَ اللّٰہِ الرَّحْمَۃُ مِنَ الْمَلٰئِکَۃِ الْاِسْتِغْفَارُ فَصَلَاۃُ اللّٰہِ ثَنَاءُہٗ عَلَیْہِ عِنْدَ
مَلٰئِکَتِہٖ وَصَلَاۃُ الْمَلٰئِکَۃُ الدُّعَاءُ

ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ صلوٰۃ کا معنی یہ ہے کہ ارادہ فرمایا اللہ
ﷻ نے کہ رحم فرمائے نبی پر اور فرشتے دعا کرتے ہیں نبی کیلئے، درود پڑھتے ہیں اور
برکتیں لیتے ہیں اور کہا گیا ہے کہ صلوٰۃ اللہ کی طرف سے رحمت ہے اور فرشتوں کی طرف
سے استغفار ہے اور یہ بھی کہ صلوٰۃ اللہ کی طرف سے پیارے محبوب کی فرشتوں کے
سامنے ثناء ہے اور صلوٰۃ فرشتوں کی دعا ہے۔

(۲) معنیٰ صلوٰۃ کا یہ ہے کہ اللہ ﷻ فرشتوں کی بھری محفل میں اپنے محبوب ﷺ
کی ثناء وتعریف کرتا ہے۔ فَھِیَ مِنْہُ عَزَّوَجَلَّ ثَنَاءُہٗ عَلَیْہِ عِنْدَ الْمَلٰئِکَۃِ وَتَعْظِیْمُہٗ

(رواہ البخاری عن العالیہ)

(۳) علامہ آلوسی فرماتے ہیں۔ وَتَعْظِیْمُہٗ تَعَالٰی اِیَّاہُ فِی الدُّنْیَا بِاِعْلَاءِ ذِکْرِہٖ
وَاِظْھَارِ دِیْنِہٖ وَاِبْقَاءِ الْعَمَلِ بِشَرِیْعَتِہٖ وَفِی الْاٰخِرَۃِ بِتَشْفِیْعِہٖ فِیْ اُمَّتِہٖ وَاِجْزَالِ اَجْرِہٖ

وَمَشْوبَتِهٖ وَاِبْدَآءِ فَضْلِهٖ لِلْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ بِالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ وَتَقْدِيْمِهٖ عَلٰى كَافَّةِ الْمُقَرَّبِيْنَ بِالْمَشْهُوْدِ (روح المعانی پارہ ۲۲)

ترجمہ: آئندہ ''القول البدیع'' کی عبارت کے ساتھ ص ۳۹ پر ملاحظہ فرمائیں۔

(۴) امام سخاوی رحمت اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''القول البدیع'' میں صلاۃ کے معنی کی تحقیق میں ایک مستقل باب باندھا ہے جس کا نام ''تعریف الصلوۃ لغۃ واصطلاحا'' رکھا۔ جس میں لفظِ صلاۃ کی لغوی واصطلاحی بہترین تحقیق کی اور طویل بحث کی۔ لفظِ صلاۃ کے کئی مادے بنا کر مثال یائی میں لاکر اجوف واوی، اجوف یائی میں لاکر ناقص واوی، ناقص یائی میں لاکر مختلف معانی ثابت کئے، جن کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں۔ لفظِ صلاۃ (درود) کے معانی کیلئے آئمہ دین کے اقوال کا حوالہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ لفظِ صلاۃ کے تین فاعل ہیں۔

(۱) اللہ جل جلالہ (۲) ملائکہ (۳) اہلِ اسلام

تینوں فاعلوں کے لحاظ سے معنوں میں فرق بیان فرماتے ہیں۔

- صَلٰوةُ الرَّبِّ الرَّحْمَةُ وَصَلٰوةُ الْمَلٰئِكَةِ الْاِسْتِغْفَارُ (قول البدیع: ۱۰)
صلاۃ رب کی رحمت ہے اور صلاۃ فرشتوں کی استغفار ہے۔
- صَلَاةُ اللّٰهِ رَحْمَتُهٗ وَمَغْفِرَتُهٗ وَصَلَاةُ الْمَلٰئِكَةِ الدُّعَآءُ (قول البدیع: ۱۰)
صلاۃ اللہ کی رحمت اور اس کی مغفرت ہے اور صلاۃ فرشتوں کی دُعا ہے۔
- اَلصَّلٰوةُ مِنَ اللّٰهِ الرَّحْمَةُ وَمِنَ الْمَلٰئِكَةِ رِقَّةٌ الخ
یعنی صلاۃ اللہ کی طرف سے رحمت ہے اور فرشتوں کی طرف سے رقت ہے۔
- صَلَاةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ثَنَاءُهٗ عِنْدَ مَلٰئِكَتِهٖ وَصَلَاةُ الْمَلٰئِكَةِ عَلَيْهِ الدُّعَآءُ لَهٗ

(قول البدیع: ۹)

صلاۃ (درود) اللہ جل جلالہ کا فرشتوں کے پاس حضور اقدس ﷺ کی ثنا ہے۔

صَلَاةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى نَبِيِّهٖ ثَنَاءُهٗ وَتَعْظِيْمُهٗ وَصَلٰوةُ الْمَلٰئِكَةِ وَغَيْرِهِمْ طَلَبَ ذٰلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْمُرَادُ طَلَبُ الزِّيَادَةِ لَا طَلَبَ اَصْلُ الصَّلٰوةِ

(قول البدیع: ۱۱)

ترجمہ: صلاۃ اللہ کی اپنے نبی کی ثناء اور تعظیم ہے۔ اللہ جل جلالہ فرشتوں کی محفل میں اپنے محبوب کی تعریف کرتا ہے۔ ''ہم اگر اپنی محفلوں میں اللہ کے محبوب کی تعریف کریں تو کیا حرج ہے۔ اللہ جل جلالہ اپنے نبی کی تعظیم کرے۔ ہم اگر تعظیم کریں تو شرک کیوں۔ نبی ﷺ کی تعظیم کو شرک کہنے والو! جواب دو''۔ اور صلوٰۃ فرشتوں کی اور انکے ماسوا کی طلب کرنا ہے۔ اسکی تعظیم وثناء اللہ جل جلالہ سے اور مراد طلب کرنے سے زیادتی ثنا ہے۔ نہ کہ اصل صلاۃ۔ یعنی فرشتے اللہ جل جلالہ کے حضور یہ دعا کرتے ہیں یا اللہ اپنے محبوب کی تعریف وثناء اور زیادہ کر۔ یا اللہ اپنے محبوب کو عزت وشان اور زیادہ عطا فرما۔ فرشتوں کی اس دعا کی قبولیت کا ظہور آج تک ہو رہا ہے۔ اور قیامت تک ہوتا رہے گا۔

ورفعنا لك ذكرك کا ہے سایہ تجھ پر ذکر اُونچا ہے تیرا بول ہے بالا تیرا

جب صلاۃ کو مسلمانوں کی طرف منسوب کیا جائے تو امام موصوف فرماتے ہیں کہ جب ہم حضور اقدس ﷺ پر صلاۃ (درود) بھیجتے ہیں اس کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ ہم حضور ﷺ کے علو مرتبہ کی تعظیم وتوقیر، عزت وشانِ جلالت بڑھانے کی اللہ جل جلالہ کے آگے درخواست کرتے ہیں۔ القول البدیع ص ۱۲ پر رقمطراز ہیں۔

فَاِذَا قُلْنَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فَاِنَّمَا نُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ مُحَمَّدًا فِي

الدُّنْيَا بِإِعْلَاءِ ذِكْرِهٖ وَإِظْهَارِ دِيْنِهٖ وَإِبْقَاءِ شَرِيْعَتِهٖ وَفِي الْاٰخِرَةِ بِتَشْفِيْعِهٖ فِي الدُّنْيَا وَإِجْزَالِ أَجْرِهٖ وَمَثُوْبَتِهٖ وَإِبْدَاءِ فَضْلِهٖ لِلْأَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ بِالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ وَتَقْدِيْمِهٖ عَلٰى كَافَّةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالشُّهُوْدِ۔

یعنی جب ہم کہتے ہیں ''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ'' تو مراد ہماری یہ ہوتی ہے ''اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ مُحَمَّدًا فِي الدُّنْيَا'' اے اللہ محمد مصطفےٰ ﷺ کو شان عطا فرما، دنیا میں ان کا ذکر بلند فرما، ان کا دین غالب فرما، ان کی شریعت باقی رکھ اور آخرت میں ان کی امت کے حق میں ان کی شفاعت قبول ومنظور فرما اور ان کو اجر وثواب عطا فرما کر ہمیشہ انہیں فضیلت عطا فرما کر اولین وآخرین کے سامنے مقامِ محمود پر اور مقربین وحاضرین تمام پر انہیں مقدم فرما کر عزت وشان اور بلندیٔ رتبہ عطا فرما۔ آمین ثم آمین۔

مسلمانو! دیکھا آپ نے امام سخاوی نور اللہ مرقدہٗ نے درودِ پاک کا کیسا پیارا مفہوم پیش کیا ہے۔ اللہ ﷻ علم دے تو ایسا ہی دے کہ جس سے شانِ مصطفےٰ ﷺ بیان کی جائے۔ اس علم کا کیا فائدہ کہ جس سے حضور ﷺ کی توہین کی جائے، تنقیص کی جائے۔ افسوس صد افسوس! بعض لوگ پڑھتے قرآن ہیں اور کرتے حضور ﷺ کی توہین ہیں۔ پڑھتے حدیث ہیں کرتے تنقیص ہیں۔ یعنی ہر پہلو پر وہ سوچیں گے کہ جس سے حضور ﷺ کی توہین ہو سکے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا۔

ذکر روکے فضل کاٹے نقص کا جویاں کرے

پھر کہے مردک کہ ہوں امت رسول اللہ ﷺ کی

اور پھر اسی باب میں لکھتے ہیں۔

اَلدُّعَاءُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ مِّمَّا سَمَّيْنَاهُ رُتْبَةً وَّدَرَجَةً وَلِهٰذَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ مِمَّا

يُقْصَدُ بِهَا قَضَاءُ حَقِّهٖ وَيُتَقَرَّبُ بِأَدَائِهَا إِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى أَنَّ قَوْلَنَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلٰوةٌ مِّنَّا عَلَيْهِ لَنَا۔

یعنی درود کا ایک معنیٰ دعا ہے اور حضور ﷺ کیلئے دعا ہر اس چیز میں ہے جس کو ہم درجہ ورتبہ کا نام دیتے ہیں۔ لہٰذا صلاۃ ودرود کا ایک مقصود یہ ہے کہ درود کے ساتھ حضور اقدس ﷺ کا حق ادا کیا جائے یعنی حضور انور ﷺ کے ہم پر بے شمار احسانات ہیں اور آپ سرکار ﷺ کے ہم پر بہت سارے حقوق ہیں۔ حضور اقدس ﷺ کے احسانات ہم کسی صورت سے بھی ادا نہیں کر سکتے۔ صرف درود ایسی چیز ہے جسکے ذریعے سے ہم حضور ﷺ کا حق ادا کر سکتے ہیں۔ اور اس کی ادائیگی سے اللہ ﷻ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ اور ہمارا قول اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ اس پر دلالت کرتا ہے کہ صلاۃ (درود) ہماری طرف سے حضورِ اکرم ﷺ پر جو ہے۔ وہ ''لَنَا'' ہمارے لئے ہے۔ یعنی اس کا فائدہ ہم ہی کو ہے ہمارا ہی اس میں بھلا ہے۔ حضور ﷺ ہمارے درود وسلام کے محتاج نہیں۔ ربِ کریم نے ہمیں درود وسلام کا اس لئے حکم دیا ہے اور فرمایا اے میرے محبوب کے غلامو! تم میرے محبوب کو دعائیں دو ان کے اہلِ بیت کو ان کے یار اصحاب کو دعائیں دو۔ ان دعاؤں درود وسلام کے صدقہ میں تمہاری بگڑی بنا دونگا۔

المختصر! صلاۃ کے فاعل تین ہیں۔

(۱) اللہ (۲) ملائکہ (۳) عباد

اور معنیٰ صلاۃ کے لغت میں دعا، رحمت واستغفار اور حسن ثنا کے ہیں۔ صلاۃ اگر منسوب اِلَى اللّٰه ہو تو اس سے مراد رحمت، اگر منسوب اِلَى الملائکہ ہو تو اس سے مراد استغفار اور بلندیٔ درجات، اگر منسوب اِلَى العباد ہو تو اس سے مراد دعا ہے۔

وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا پر گفتگو

وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ''اور خوب سلام بھیجو''۔ سلام بمعنیٰ بَرَاۃٌ مِّنَ الْعُيُوْبِ وَالنَّقَائِصِ ہے۔ اگرچہ ترتیب کی خلاف ورزی ہوگی مگر ذہن میں یہ بات آگئی ہے کہ نبی بروزن فعیل بمعنی مفعول ماخوذ از نبوت کیا جائے تو اس کے معنیٰ ''کیے گئے'' کے ہوں گے۔ اور اگر نبی اسم فاعل مشتق از نبأ کیا جائے تو اس کے معنیٰ ''خبر رکھنے یا خبر دینے والے'' ہوں گے۔ اب اس نفیس تحقیق کی روشنی میں آیتِ کریمہ کے یہ معنیٰ ہوں گے کہ تحقیق اللہ ﷻ رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے طلبِ رحمت کرتے ہیں اس ذات پر کہ جس کا مرتبہ مخلوق پر بلند و بالا، ارفع و اعلیٰ کیا گیا ہے۔ اے ایمان والو! تم بھی دعا کرو اس واسطے کہ اے اللہ معظم فرما اسے دنیا میں اور اس کے ذکر کو بلند فرما اور آخرت میں اس کی شفاعت قبول فرما اور اس کے درجے بلند فرما اور مقامِ محمود عطا فرما۔ جیسا کہ حدیث شریف میں حضور ﷺ نے بعد اذان یہ دعا تعلیم فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِىْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

ترجمہ : اے اللہ! اس دعوتِ عام اور کامل نماز کے رب عطا فرما محمد مصطفیٰ ﷺ کو وسیلہ اور بزرگی اور انہیں اس مقام پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور قیامت کے روز ان کی شفاعت ہمیں نصیب فرما۔

فائدہ: بخاری شریف باب الاذان میں ہے جس نے یہ دعا بعد از اذان پڑھی حَلَّتْ

لَهٗ شَفَاعَتِىْ ''اس کیلئے میری شفاعت حلال ہوگئی''۔

یا یہ معنیٰ ہیں کہ بیشک اللہ اور اس کے فرشتے حمد و ثنا کرتے ہیں اس ذات کی جو ذاتِ الٰہی کی خبر رکھنے والا ہے یا احکام الٰہی کی خبر رکھنے والا ہے یا خبر دینے والا ہے۔ اے ایمان والو! تم بھی اس کی تعریف کرو، توصیف کرو اور اس پیارے محبوب کے ذکر سے اپنی محفلوں مجلسوں کو روشن و منور کرو۔

کہا گیا ہے کہ اللہ اور اس کے فرشتے صلاۃ (درود) بھیجتے ہیں مگر سلام کا ذکر نہیں کیا گیا؟ کیونکہ اللہ اور فرشتوں کی صلاۃ میں سلام بھی آجاتا ہے اس لئے اللہ نے اپنے اور فرشتوں کیلئے صرف صلاۃ کا ذکر فرمایا ہے، مگر ہمیں صلاۃ وسلام دونوں کا حکم دیا ہے۔ لہٰذا درود شریف مکمل وہ ہے جس میں صلٰوۃ وسلام دونوں ہوں اس لئے درود بلفظ۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاحَبِيْبَ اللّٰه

بہت جامع درود ہے کہ اس میں درود وسلام دونوں کا ذکر موجود ہے۔ دلائل الخیرات شریف میں بہت درود نقل کئے گئے ہیں۔ اور روح البیان نے بھی درود بایں الفاظ نقل فرمایا ہے۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِىَّ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاخَلِيْلَ اللّٰه

مذکورہ درود کی بہت افضیلت اور نفع بیان ہوا ہے۔اور میں کہتا ہوں مذکورہ درود سے آیت کریمہ کا مقصد اور مفہوم بطریقِ احسن ادا ہوتا ہے اور جس پر احسن کو ترجیح دینا نہ صرف افضل بلکہ تسکین وراحت بھی ہے۔

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا   عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

آیتِ کریمہ کے علمی نکات تفسیر، حدیث، لغت کی معتبر کتابوں سے بقدرِ استعداد پیش کئے گئے۔اب درودِ پاک کی فضیلت احادیث پاک کی روشنی میں پیش کی جاتی ہے۔پڑھیئے !اپنے ایمان کو تازہ کیجئے اور عظمتِ مصطفےٰ ﷺ کا اقرار کیجئے۔

فضائل درود شریف پر (۲۴) احادیث

پہلی حدیث:

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا

(مشکوٰۃ، باب صلوٰۃ علی النبی:۸۶ بحوالہ مسلم)

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ سرکار دوعالم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے مجھ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھا اللہ ﷻ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

دوسری حدیث:

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوٰتٍ وَّحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيْئَاتٍ وَّرُفِعَتْ عَنْهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ۔ (مشکوٰۃ:۸۶ بحوالہ نسائی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس شخص نے میری ذات پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ ﷻ اس پر دس رحمتیں نازل کریگا۔اس کے دس گناہ معاف کئے جائیں گے۔اوردس درجات بلند کئے جائیں گے۔

فائدہ حدیث:

حدیثِ پاک سے پتہ چلتا ہے کہ ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے سے تین فوائد حاصل ہوتے ہیں۔دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں،دس گناہ معاف ہوتے ہیں اور دس درجات بلند ہوتے ہیں۔ذراغور فرمایئے! کتنے عظیم ہیں وہ لوگ جن کی زبان سے شب

وروز درودِ پاک کا ورد جاری رہتا ہے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا   عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

اس سلسلہ میں یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ بندہ اپنی استطاعت کے مطابق درود وسلام پیش کرتا ہے اور رب ذوالجلال اپنی عظمت کے مطابق رحمتوں کا نزول کرتا ہے جو انسان کے وہم وگمان سے بھی بالاتر ہوتی ہیں۔

تیسری حدیث:

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً (مشکوٰۃ:٨٦ بحوالہ ترمذی)

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن مجھ سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو زیادہ سے زیادہ درود بھیجتا ہے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا   عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

چوتھی حدیث:

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ مَلٰئِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ يُبَلِّغُوْنِيْ مِنْ اُمَّتِي السَّلَامَ (مشکوٰۃ بحوالہ نسائی)

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ کے فرشتے زمین میں سیر وسیاحت کیلئے آتے ہیں جو میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

فائدہ حدیث:

اس سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ حضور ﷺ خود ہمارے درود وسلام نہیں سنتے اسلئے

فرشتے آپ تک درود وسلام پہنچاتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ یہ تو درود سلام بھیجنے والوں کی عزت افزائی مقصود ہے کہ ان کے درود بھیجنے کی اتنی منزلت ہے کہ اس کیلئے ملائکہ کی ایک خصوصی جماعت مقرر ہے۔ وگرنہ اگر سلیمان علیہ السلام چیونٹی کی آواز کئی میل کے فاصلے سے سن سکتے ہیں، حضرت ساریہ کئی سو میل سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی آواز سُن سکتے ہیں تو امام الانبیاء خاتم النبیین ﷺ ہماری آواز قریب ودور سے کیوں نہیں سُن سکتے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا   عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

پانچویں حدیث: تمام وظائف کی جان درود شریف

وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُكْثِرُ الصَّلٰوةَ عَلَيْكَ فَكَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلٰوتِيْ فَقَالَ مَاشِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ فَاِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَكَ صَلٰوتِيْ كُلَّهَا قَالَ اِذًا يَّكْفِيْ هَمَّكَ وَيُكَفِّرُ لَكَ ذَنْبَكَ

(مشکوٰۃ: باب الصلوٰۃ علی النبی بحوالہ ترمذی)

حضرت ابی بن کعب سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں آپ پر بہت زیادہ درود پڑھتا ہوں تو کس قدر درود پیش کیا کروں۔ فرمایا جتنا چاہو۔ میں نے عرض کیا کل وقت کا چوتھا حصہ، فرمایا جتنا چاہو، اگر زیادہ پڑھو تو تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا نصف وقت، فرمایا جتنا چاہو اگر اور زیادہ پڑھو تو تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں تمام وقت آپ پر درود بھیجنے میں صرف کر دوں تو فرمایا یہ درود تمہیں غموں سے نجات دیگا اور گناہ مٹا دیگا۔

فائدہ: اس حدیث سے واضح ہوا کہ درودِ پاک تمام وظائف کی جان ہے اور یہ بھی

معلوم ہوا کہ درودِ پاک کی برکت سے دین ودنیا سنور جاتے ہیں، مشکلات دور ہوتی ہیں، رنج وغم سے نجات ملتی ہے اور گناہوں سے بخشش حاصل ہوتی ہے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

چھٹی حدیث: درود شریف نہ پڑھنے والا بخیل ہے

وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبَخِیْلُ الَّذِیْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ

(مشکوٰۃ :باب الصلوٰۃ علی النبی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی کریم ﷺ نے بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے تو مجھ پر درود نہ بھیجے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

کتنے بدنصیب ہیں وہ لوگ جو درودِ پاک کے فضائل وبرکات سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور درودِ پاک پڑھنے والوں کا مذاق اُڑاتے ہیں۔ اللہ جل جلالہ انہیں راہِ ہدایت پر چلائے۔ شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

بخیل از بود زاہد بحروبر بہشتی نہ باشد بحکم خبر

ساتویں حدیث:

مشکوٰۃ شریف بحوالہ ترمذی، ابوداؤد اور نسائی یوں ایک حدیث بیان کی گئی ہے کہ سرورِ دوعالم مسجد میں تشریف فرما تھے۔ ایک آدمی آیا اس نے نماز پڑھی پھر اس نے کہا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ ''اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما''۔ رسول خدا ﷺ نے فرمایا اے نمازی تو نے جلدی کی یعنی دعا مانگنے میں جلدی کی۔ دعا مانگنے کا طریقہ یہ

ہونا چاہیے کہ جب تو نماز پڑھ لے تو اللہ کی حمد کر جو اسکی شان کے لائق ہے اور پھر مجھ پر درود بھیج پھر دعا مانگ۔ اسکے بعد ایک اور شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی پھر اللہ کی حمد اور پھر نبی ﷺ پر درود بھیجا۔ حضور نے ارشاد فرمایا۔ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُ تُجَبْ ''اے نمازی دعا مانگ تمہاری دعا قبول کی جائے گی''۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

آٹھویں حدیث: درود شریف کے بغیر دعا زمین وآسمان کے درمیان معلق رہتی ہے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْھَا شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّكَ

(مشکوٰۃ: باب الصلوٰۃ علی النبی)

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ دعا زمین وآسمان کے درمیان لٹکتی رہتی ہے اس کا کوئی حصہ اوپر نہیں چڑھتا یہاں تک کہ تم اپنے نبی پر درود بھیجو۔

فائدہ:

ان دونوں احادیث کے ملے جلے مضامین سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ درودِ پاک کی برکت سے دعائیں قبول ہوتی ہیں کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

نملِ مسکیں ہوسِ داشت کہ درکعبہ رسید در پائے کبوتر رود ناگاہ رسید

اگر چیونٹی خانہ کعبہ کا طواف کرنا چاہے تو کبوتر کے پاؤں سے لپٹ جائے اور اگر دعا کو قربِ الٰہی کا طواف کرنا ہے تو حضور ﷺ کے قدموں سے لپٹ جائے یعنی دعا کے ساتھ جب تک درود شریف نہ پڑھا جائے اسے قبولیت کا شرف حاصل نہیں ہوتا بلکہ

دعا کی قبولیت حضور ﷺ کے اسمِ گرامی کے صدقے سے ہی ہوتی ہے۔

حضرات! میں تو جذب و عشق کی زبان میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ درود و سلام ہمارے ایمان کی جان، ہماری آنکھوں کا نور، ہمارے دل کا سرور۔ جو درود بھیجنے سے دور ہے وہ رحمت حق سے دور ہے۔ بزرگانِ دین فرماتے ہیں محبت سے درود بھیجنے والا خواہ کتنا ہی دور کیوں نہ ہو وہ روضۂ پاک کے قریب ہے اور محبت سے خالی قریب رہ کر بھی بہت دور ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ درودِ پاک ہر دکھ کا مداوا ہے اور ہر درد کی دوا ہے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

نویں حدیث: درود شریف کی برکت سے نفاق سے برآت اور آگ سے نجات

حضور سرورِ دوعالم ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل جلالہ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے۔ اور جو مجھ پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل جلالہ اس پر سو دفعہ درود بھیجتا ہے۔ اور جو شخص مجھ پر سو دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل جلالہ اس کی پیشانی پر لکھ دیتا ہے۔ بَرَاءَۃٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَاءَۃٌ مِّنَ النِّفَاقِ ''یہ شخص جہنم سے بھی بری ہے اور نفاق سے بھی بچ گیا ہے''۔ (الترغیب)

سبحان اللہ! کیا عظمت ہے حضورِ اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کی۔ لہٰذا بصد شوق پڑھیے!

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَحِبَّآءِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

دسویں حدیث:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

وَسَلَّمَ جَآءَ ذَاتَ یَوْمٍ وَالسُّرُوْرُ یُرٰی فِیْ وَجْهِهٖ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ اَنَّا اَرٰی السُّرُوْرَ فِیْ وَجْهِكَ فَقَالَ اِنَّ اَتَانِیَ الْمَلَكُ فَقَالَ یَامُحَمَّدُ اَمَا یُرْضِیْكَ اِنَّ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ اِنَّ لَایُصَلِّیْ عَلَیْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّیْتُ عَلَیْهِ عَشْرًا وَلَا یُسَلِّمُ عَلَیْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَیْهِ عَشْرًا قُلْتُ بَلٰی۔

(مشکوٰۃ: باب الصلوٰۃ علی النبی)

ایک دن رسولِ خدا ﷺ تشریف لائے چہرہ انور پر خوشی و مسرّت کے آثار نمایاں تھے صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہم آپ کے رُخِ انور کو کھلا ہوا دیکھ رہے ہیں یہ سُن کر حضور ﷺ نے فرمایا جبرائیل امین حاضر ہوئے اور یوں عرض کی اے گنجینۂ کمالِ حُسن کیا آپ اس پر راضی نہیں ہیں کہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے کہ آپ کی امت میں سے کوئی شخص آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو میں اس پر دس درود بھیجتا ہوں۔ اور آپ کی امت میں سے جو شخص ایک دفعہ سلام بھیجتا ہے آپ کی ذات پر، میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجتا ہوں۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں میں نے جواب میں کہا کہ میں اپنے مولا کی کمال مہربانی پر از حد خوش ہوں۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

گیارھویں حدیث:

مندرجہ بالا حدیث کے مضمون کو ایک اور حدیث کی کتاب میں اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ ایک دن فخرِ دوعالم ﷺ کا چہرۂ انور نور کی روشنی سے جگمگ کر رہا تھا اور خوشی کے آثار اور مسرّت کے انوار رُخِ انور پر نمایاں نظر آ رہے تھے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ جتنی مسرّت و خوشی آپ کے رخِ انور پر نظر آ رہی ہے

اس سے پہلے کبھی محسوس نہیں کی گئی۔ سرورِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے کیوں نہ خوشی ہو ابھی ابھی جبرائیل امین آئے اور کہا اے اللہ کے رسول ﷺ آپ کی امت سے جو کوئی آپ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا۔ اللہ جل جلالہ اس درود کی برکت سے اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھ دیگا، دس گناہ معاف فرمائے گا اور دس درجات بلند فرمائے گا۔ سرورِ دو عالم ﷺ فرماتے ہیں مجھے جبرائیل امین نے یہ بھی بتایا کہ اللہ تعالےٰ نے قیامت تک کیلئے ایک فرشتہ مقرر فرمادیا ہے جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ اسے یوں مخاطب کرتا ہے اِنَّ اللّٰہَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ" بے شک اللہ تجھ پر رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

(الترغیب)

فائدہ: جس طرح اللہ کے رسول ﷺ پر درود شریف پڑھنے سے دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ جیسا کہ حضور ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے اسی طرح قرآن حکیم سے اشارۃً یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو کوئی حضور سرورِ دو عالم ﷺ کی شان میں گستاخی کی جرأت کرتا ہے ایک ایک گستاخی کے بدلے اللہ جل جلالہ اس پر دس دس لعنتیں بھیجتا ہے۔

گستاخِ رسول کا انجام

گستاخِ رسول ولید بن مغیرہ کے متعلق قرآنِ حکیم میں ارشادِ ربانی ہے۔ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ○ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ ○ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ○ عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ○ (سورۃ القلم: ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳)

اور ایسے کی بات نہ سننا جو بڑا قسمیں کھانے والا، ذلیل، کمینہ، بہت طعنے دینے والا، بہت اِدھر کی اُدھر لگاتا پھرنے والا، بھلائی سے روکنے والا، حد سے بڑھنے والا،

گنہگار، درشت خو، اس پر طرہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا ہے۔

اس آیۃ کریمہ میں ولید بن مغیرہ کا ذکر گیا ہے اس کی بری خصلتیں اور عیوب بیان کر کے اسے نطفۂ حرام قرار دیا گیا ہے جب اس نے یہ آیۃ کریمہ سنی تو اپنی ماں کے پاس گیا اور کہا محمد (ﷺ) نے میرے دس عیب بیان کئے ہیں ان میں سے نو کو تو میں جانتا ہوں کہ واقعی میرے اندر موجود ہیں اور آخری عیب کے متعلق تو ہی بہتر جانتی ہے سچ بتا کہ میں نطفۂ حلال ہوں یا حرام ہوں وگرنہ میں تیری گردن اڑا دونگا۔ ماں نے جواب دیا سچ تو یہ ہے کہ تیرا باپ قوت مردمی سے محروم تھا اور بہت بڑا دولت مند بھی تھا چنانچہ میں نے اس خیال سے کہ بے اولاد ہونے کی صورت میں دولت ہاتھوں سے جاتی رہے گی اس لئے ایک چرواہے سے ناجائز تعلقات استوار کر لئے اور تو اس چرواہے کی اولاد ہے۔ یہ آیۃ کریمہ اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ سرورِ دو عالم ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والوں کی اصل میں بھی خطا ہوتی ہے۔ لہٰذا گستاخانِ رسول کو اپنے نطفہ کی تحقیق کرنی چاہئے۔ علماء فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی ادنیٰ سی توہین بھی کفر ہے۔ فقہاء فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے سرکار کے نعلینِ پاک کی بھی توہین کی تو وہ کافر ہو گیا یعنی حضورِ اکرم ﷺ کی جوتی مبارک کو از روئے توہین "جتڑی" کہہ دیا تو اس نے بھی کفر کیا اس امر کی طرف توجہ لازمی ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ اعمال اکارت ہو جائیں ایمان جاتا رہے اور ہمیں خبر بھی نہ ہو۔ شرح فقہ اکبر میں امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ کا واقعہ مذکور ہے کہ ہارون الرشید عباسی خلیفہ کے دستر خوان پر امام ابو یوسف موجود تھے اور بہت سے امرائے مملکت اور ارا کینِ سلطنت بھی موجود تھے۔ ایک شخص نے کدّو کے متعلق کہا کہ حضورِ اکرم ﷺ کدو پسند فرماتے تھے۔ دوسرے نے کہا کہ مگر میری طبیعت اسے پسند نہیں کرتی۔ امام ابو

یوسف علیہ الرحمۃ نے تلوار نکال لی اور فرمایا تو مرتد ہو گیا ہے۔ اس کے قتل کا ارادہ کیا کہ حضور کی پسند کے متعلق اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کرتا ہے چنانچہ اس نے فوراً توبہ کر لی اور اس کی جان بچ گئی۔

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش بالاتر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

ان حقائق سے واضح ہوتا ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی ادنیٰ سی گستاخی بھی ناقابلِ معافی ہے تو پھر ان علماءِ سوء اور ابنائے زمانہ کا کیا حال ہو گا جو شانِ رسالت میں بھی گستاخی کرنے سے نہیں چوکتے، گستاخانِ رسول یہود و نصاریٰ کے ایجنٹ ہیں۔ اسلام ایک مکان ہے اور حضورِ اکرم ﷺ مکین، مکان کی عزت مالکِ مکان سے ہے۔ ایسے ہی اسلام کی عزت حضور علیہ السلام کی عزت سے ہے خدائے بزرگ و برتر سب مسلمانوں کو اپنے پیارے نبی محمد مصطفےٰ ﷺ کی عظمت، وقار، شان پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے۔

دشمنِ احمد پہ شدت کیجئے ملحدوں سے کیا مروت کیجئے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیمِ نبی اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے
ظالمو! محبوب کا حق تھا یہی؟ عشق کے بدلے عداوت کیجئے
غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل یارسول اللہ ﷺ کی کثرت کیجئے
کیجئے چرچا انہیں کا صبح و شام جانِ کافر پر قیامت کیجئے

بارھویں حدیث:

عَنْ عَمَّارِبْنِ یَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ وَکَّلَ بِقَبْرِیْ مَلَکًا اَعْطَاہُ اَسْمَاءَ الْخَلَائِقِ فَلَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ اَحَدٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ اِلَّا

اَبْلَغَنِیْ اسْمَہٗ وَاسْمَ اَبِیْہِ ھٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلّٰی عَلَیْكَ۔ (الترغیب)

حضرت عمار بن یاسر روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ جل جلالہ نے میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے جس کو ساری مخلوق کی باتیں سننے کی طاقت عطا کی ہے جو شخص بھی قیامت تک مجھ پر درود بھیجتا رہے گا وہ اس کا اور اس کے باپ کا نام میرے سامنے پیش کر کے عرض کرتا ہے کہ فلاں بن فلاں نے آپ پر درود بھیجا ہے۔

فائدہ: گزشتہ صفحات پر حدیث گزر چکی ہے کہ سید المرسلین ﷺ نے فرمایا۔ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِكَةً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ مِنْ اُمَّتِی السَّلَام اللہ کے کچھ فرشتے زمین پر سیر کرتے ہیں اور ذکر کے حلقے تلاش کرتے ہیں جہاں کہیں درودِ پاک کا ورد ہوتا ہے۔ اسے سرکارِ دو عالم ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ فرشتوں کا ہمارے درود وسلام کو سرکارِ دو عالم کی خدمت میں پیش کرنا ہماری خوش قسمتی کا تصور ممکن نہیں کہ خود گرچہ مدینہ نبوی سے ہزارہا میلوں کے فاصلے پر ہیں لیکن ہمارے نام سرکارِ دو عالم ﷺ کے دربار میں قبولیت پا رہے ہیں لہٰذا اگر کوئی فردِ واحد یہ چاہے کہ اس کا نام بارگاہِ رسالت میں پہنچ جائے جہاں صبح وشام، دن رات اللہ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے تو اسے کسی بڑی جدوجہد کی ضرورت نہیں وہ صرف اور صرف اتنا کر دے کہ درود وسلام کے آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے بصد ادب واحترام سرکارِ دو عالم ﷺ کی ذات پر درود بھیجے اس سے پہلے کہ وہ درود شریف کے الفاظ کی تکمیل کرے فرشتے اس درود کو بطورِ تحفہ بارگاہِ رسالت میں پیش کر دیں گے۔ اور یوں عرض گزار ہوں گے یارسول اللہ! یا حبیب اللہ! آپ کا غلام، آپ کا خادم، آپ کا امتی، فلاں بن فلاں آپ کی خدمت میں درود پیش کر رہا ہے اور یہ کوئی بعید از عقل بات نہیں جیسے مادی دنیا میں ڈاک کا نظام قائم ہے جس سے ایک دوسرے کے

ساتھ رابطہ قائم رہتا ہے۔ ایسے ہی روحانی دنیا میں بھی ایک نظام قائم ہے اور اس نظام رسل و رسائل کیلئے فرشتوں کو فرائض سونپے گئے ہیں جو غلامانِ سید الانبیاء محبانِ محبوب خدا کے درودوں کے تحائف کو سرورِ دو عالم ﷺ کی خدمت میں پیش کرنے کے مجاز ہیں اور ہماری درخواستوں اور ہماری گزارشوں کو آناً فاناً کملی والے کی بارگاہ میں پیش کر کے ہماری قسمت بنا رہے ہیں اور ہم گنہگاروں، سیہ کاروں کی بخشش کا وسیلہ بنا رہے ہیں۔

یٰارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا　　عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

گستاخانِ رسول کے اعتراضات اور ان کے جوابات

اعتراض: اکثر گستاخانِ رسول یہ سوال کرتے ہیں کہ فرشتے سرورِ دو عالم ﷺ کی خدمت میں درود پیش کرتے ہیں اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کو علم غیب حاصل نہیں اگر آپ کو علمِ غیب حاصل ہوتا تو فرشتوں کی وساطت کی ضرورت نہ تھی۔

الجواب: فرشتوں کی وساطت سے درود پیش ہونا عظمت و رفعت و شانِ رسالت ﷺ ہے عدمِ علم کی دلیل نہیں۔ جس طرح حضور سرورِ دو عالم ﷺ کی خدمت میں فرشتے درود پیش کرتے ہیں اسی طرح رب العزت کی بارگاہ میں فرشتے لوگوں کے اعمالِ صالحہ پیش کرنے حاضر ہوتے ہیں۔ اگر اس تمثیل سے اللہ کے علمِ غیب میں کوئی کمی یا بیشی کا فرق نہیں ہوتا تو پھر سرورِ دو عالم ﷺ کیلئے یہ اعتراض کرنا سراسر لاعلمی اور جہالت کی علامت ہے۔ اس مسئلہ کو مزید زیر بحث لاتے ہوئے ایک اور حدیثِ نبوی ﷺ پیش کرنے کی جسارت کرتا ہوں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَعَاقَبُوْنَ فِیْکُمْ مَلٰٓئِکَةٌ بِالَّیْلِ وَمَلَائِکَةٌ بِالنَّهَارِ وَیَجْتَمِعُوْنَ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ یَعْرُجُ الَّذِیْنَ یَاْتُوْا فِیْکُمْ فَیَسْئَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ کَیْفَ تَرَکْتُمْ عِبَادِیْ فَیَقُوْلُوْنَ تَرَکْنَا هُمْ وَهُمْ یُصَلُّوْنَ وَاَتَیْنَا هُمْ یُصَلُّوْنَ

(متفق علیه، مشکوٰة باب تعمیل الصلوٰة: ٦٢)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں دن اور رات کو باری باری اللہ کے فرشتے آتے ہیں اور وہ فجر اور عصر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں پھر وہ فرشتے جنہوں نے تمہارے اندر رات گزاری ہوتی ہے اللہ کے حضور حاضری دیتے ہیں ان سے رب کریم سوال کرتا ہے (حالانکہ وہ خوب جانتا ہے) کہ میرے بندوں کو تم نے کس حالت میں چھوڑا ہے وہ عرض کرتے ہیں رب العالمین ہم نے ان کو اس حالت میں چھوڑا کہ جب ہم ان کے پاس سے آئے تب بھی وہ نماز پڑھتے تھے اور جب ہم ان کے پاس پہنچے تب بھی وہ نماز میں مشغول تھے۔ غور فرمایئے! کیا اعتراض کرنے والے اپنی الٹی منطق کا یہاں بھی مظاہرہ کرتے ہوئے یہ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ عالم الغیب ہوتا تو فرشتوں سے کیوں سوال فرماتا، نہیں ہرگز ایسا نہیں۔ فرشتوں کا انسانوں کے اعمال کو رب العٰلمین کے حضور پیش کرنا دراصل اس قادرِ مطلق احکم الحاکمین کے رعب وجلال کا اظہار اور رب کائنات کے نظام کی عظمت ہے اور اس کے لامحدود اختیارات کا تقاضا ہے کہ فرشتے صبح و شام اس کی خدمت میں حاضر ہو کر رپورٹ پیش کریں اسی طرح قافلۂ سالارِ انبیاء، محبوبِ خدا ﷺ کی عظمت کا تقاضا ہے کہ فرشتے بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضری دیگر غلامانِ مصطفیٰ کے درود و سلام پیش کریں۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا   عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِم

اعتراض : احادیثِ نبوی ﷺ سے معلوم ہوتا ہے کہ فرشتے بارگاہِ رسالت ﷺ میں درود پیش کرتے ہیں اس کے برعکس تم اہلسنّت کا دعوٰی ہے کہ حضور ﷺ خود درود وسلام سنتے ہیں۔

الجواب: حضور سرورِ دوعالم ﷺ سنتے ہیں اور ضرور سنتے ہیں۔ کچھ لوگ درود پیش کرتے ہیں لیکن ان کی محبت کی منازل ابھی تکمیل کے مراحل طے نہیں کر پاتیں اس وجہ سے ان کے درود وسلام فرشتے بحضور سرورِ دوعالم ﷺ پیش کرتے ہیں اور کچھ لوگ عالمِ استغراق میں دنیا ومافیہا سے بے خبر عشقِ رسول ﷺ میں محو ہو کر درود شریف بھیجتے ہیں ان کا تعلق براہِ راست گنبدِ خضرٰی سے ہو جاتا ہے اور ان کی قلبی تاروں کا تعلق مدینہ منورہ سے منسلک ہو جاتا ہے ایسے احباب کے درود شریف کو خود سرور دوعالم ﷺ اپنی قوتِ سماعت سے سنتے ہیں اور نہ صرف سنتے ہیں بلکہ ان کی طرف توجہ فرما کر جواب بھی دیتے ہیں۔ حدیثِ پاک میں یوں وارد ہوتا ہے۔

اہلِ محبت کا درود حضور ﷺ خود سنتے ہیں اور جواب بھی ارشاد فرماتے ہیں

قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَأَیْتَ صَلٰوۃَ الْمُصَلِّیْنَ عَلَیْكَ مِمَّنْ غَابَ عَنْكَ وَمَنْ یَّاْتِیْ بَعْدَكَ مَاحَالُھُمَا عِنْدَكَ فَقَالَ اَسْمَعُ صَلٰوۃَ اَھْلِ مَحَبَّتِیْ وَاَعْرِفُھُمْ وَتُعْرَضُ عَلَیَّ صَلٰوۃُ غَیْرِھِمْ عَرَضًا۔ (دلائل الخیرات)

سرورِ دوعالم ﷺ سے عرض کیا گیا ہے کہ دور دراز رہنے والوں اور آپ کے بعد آنے والوں کے درودوں کا آپ کے نزدیک کیا حال ہے یعنی ان کا کیا تعلق ہے۔ آپ

ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ ہم محبت والوں کے درود کو خود سنتے ہیں اور ان کو پہچانتے بھی ہیں اور ان کے علاوہ دوسروں کے درود پیش کئے جاتے ہیں۔ اس حدیث نبوی ﷺ سے یہ نتیجہ نکلا کہ جو شخص عشق ومحبت سے درود شریف پڑھتا ہے حضور سرورِ کائنات ﷺ اس کے درود وسلام کو خود سنتے ہیں۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا   عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِم

قرآنِ حکیم نے سلیمان علیہ السلام کے متعلق ارشاد فرمایا ہے۔ حَتّٰٓی اِذَآ اَتَوْا عَلٰی وَادِ النَّمْلِ لا قَالَتْ نَمْلَۃٌ یّٰٓاَیُّھَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰکِنَکُمْ ج لَا یَحْطِمَنَّکُمْ سُلَیْمٰنُ وَجُنُوْدُہٗ لا وَھُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ○ (سورۃ النمل:۱۸)

یہاں تک کہ جب چیونٹیوں کی وادی پر آئے ایک چیونٹی بولی اے چیونٹیو! اپنے گھروں میں داخل ہو جاؤ کہیں سلیمان اور ان کے ساتھی بے خبری میں تمہیں کچل نہ ڈالیں۔

فائدہ : مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ چیونٹیاں حضرت سلیمان علیہ السلام سے تین میل دور تھیں اور اللہ کے نبی نے اس چیونٹی کی آواز تین میل سے سُن لی اس آیۃ کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء کو اللہ جل جلالہ نے خاص قوتِ سماعت عطا فرمائی ہے اور نہ صرف قوتِ سماعت بلکہ تمام قسم کی مخصوص قوتیں عطا فرمائیں جن کی وجہ سے بُعدِ مکانی کوئی فرق نہیں ڈالتا۔ بلکہ اللہ کے نبی نے چیونٹی کی آواز کو سُنا اور اس کے الفاظ کو خوب طرح سے سمجھا جو اس ترقی یافتہ دور میں کسی سائنسی آلہ جات سے بھی ممکن نہیں۔ انبیاء تو انبیاء ہیں ان پر ربِ کائنات کے خاص انعامات ہیں۔ ''اخبار'' میں غلامانِ انبیاء کا ذکر ہے کہ انہوں نے کئی سو میل دور سے اپنے سالارِ اعظم کی آواز کو سن لیا۔ حضرت ساریہ نہاوند کے مقام پر کفار کے مقابلہ میں مصروف ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں خطبہ جمعہ

ارشاد فرمارہے ہیں دورانِ خطبہ سرورِ دوعالم ﷺ کے عظیم صحابی نے اپنی وسعتِ نظر سے دیکھا تو نہاوند میں لشکرِ ساریہ کو مشکلات میں پایا اور اسی حالت خطبہ میں حضرت ساریہ کو پکارا یَا سَارِیَۃَ الْجَبَلْ !! ساریہ پہاڑ کی اوٹ میں ہو جا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو سرورِ دوعالم ﷺ کے ایک غلام ہیں اپنی آواز کئی سو میل دور سے حضرت ساریہ تک پہنچائی اور حضرت ساریہ نے اس آواز کو سُن کر اس کے احکام پر عمل کیا اور کامیابی سے ہمکنار ہوئے۔ صرف یہ ایک واقعہ ہی نہیں بلکہ تفسیر وحدیث اور کتب سیر میں اس قسم کے کئی واقعات بیان کئے گئے ہیں مقامِ فکر ہے ان لوگوں کیلئے جو اعتراض کرتے ہیں کہ حضور ﷺ اتنی دور سے کس طرح سُن سکتے ہیں۔ ارے بھائی! جس طرح سلیمان علیہ السلام کئی میل دور سے چیونٹی کی آواز سن سکتے ہیں، حضرت ساریہ کئی سو میل دور سے حضرت عمر کی آواز سن سکتے ہیں، بلا تخصیص اسی طرح ہمارے آقا مولا ﷺ اپنے غلاموں کے پیش کردہ درود وسلام بھی سُن سکتے ہیں۔

ایک دفعہ سرورِ دوعالم نے فرمایا جب میں رحمِ مادر میں تھا تو آسمانوں پر تسبیح کرنے والے فرشتوں کی تسبیح اور لوحِ محفوظ پر تحریر کرنے والی قلم کی آواز سُنا کرتا تھا۔ معلوم ہوا بُعدِ مکانی کا حضور ﷺ کی قوتِ سماعت پر کوئی اثر مرتب نہیں ہوتا اور قرب وبُعد کا تفاوت کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ نبی الانبیاء امام الرُسل خاتم النبیین ﷺ کی قوتِ سماعت دور ونزدیک یکساں تھی۔ ببیں تفاوت راہ از کجا تا بکجاست۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

دور ونزدیک کے سننے والے وہ کان   کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

میرے قبلہ حضرت پیر لاثانی آیہ کیلانی مفتی اعظم حضرت پیر سید محمد جلال

الدین شاہ صاحب رحمت اللہ علیہ نے احقر کو فرمایا کہ تم نے بطورِ وظیفہ اس قدر (جتنا آپ نے فرمایا) درود شریف سحری کے وقت پڑھا کرنا ہے۔ اب جب میں سحری کے وقت درود شریف کا ورد کرتا ہوں۔ تو یقین جانیئے ایک عجیب سی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ اور مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ روضۂ اطہر کے سامنے باادب ونیاز کھڑا ہوں اور سرورِ دوعالم ﷺ میرے درود شریف کو سن رہے ہیں توجہ فرمارہے ہیں اور سلام کا جواب بھی عنایت فرمارہے ہیں۔ یہ فیضان ہے حضرت مخدومی سید جلال الدین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا۔ اللہ تعالیٰ اس خلوص ومحبت اور کیف وسرور کو سلامت رکھے۔ میں تمام احباب سے درخواست کرونگا کہ جب درود شریف کا ورد کریں تو دنیا کے خیال کو ایک طرف رکھیں، خواہشاتِ نفسانی سے منہ موڑیں، مدینہ منورہ سے دل کے رشتہ کو منسلک کریں اور پھر پوری یکسوئی کے ساتھ انتہائی بے خودی کے عالم میں درود وسلام پیش کریں پھر دیکھیں کیا سرور حاصل ہوتا ہے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا   عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

تیرھویں حدیث:

درود شریف عذاب الٰہی سے بچاتا ہے

اِنَّ اللّٰہَ لَیَنْظُرَ اِلٰی مَنْ یُّصَلِّیْ عَلَیَّ وَمَنْ نَّظَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَیْہِ لَا یُعَذِّبُہٗ

بے شک اللہ ﷻ اس شخص پر نظر کرم فرماتا ہے جو مجھ پر درود پڑھتا ہے اور جس کی طرف اللہ نے نظر فرمائی اسے عذاب نہیں دے گا۔ (افضل الصلوٰۃ: ۴۰)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا   عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

چودھویں حدیث:

حضور ﷺ درو دشریف پڑھنے والے کی قیامت کے دن شفاعت فرمائیں گے۔

حضور ﷺ درود شریف پڑھنے والے کی قیامت کے دن شفاعت فرمائیں گے۔مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ کُنْتُ شَفِیْعَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ (جواھر البحار: ۱۶۶)

جس شخص نے مجھ پر درود بھیجا قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کرونگا۔

رسالت مآب ﷺ نے درود وسلام پیش کرنے والوں کو مژدہ شفاعت سنایا اور اپنی نگاہِ کرم کا سہارا عطا فرمایا۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

پندرھویں حدیث:

قیامت کے دن درود شریف پڑھنے والے کیلئے اللہ کے عرش کے سائے کی بشارت

سردارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا! ثَلٰثَۃٌ تَحْتَ ظِلِّ عُرُوْشِ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لَاظِلَّ اِلَّاظِلُّہٗ قِیْلَ مَنْ ھُمْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَنْ خَرَجَ عَنْ مَکْرُوْبٍ مِّنْ اُمَّتِیْ وَاَحْیٰی سُنَّتِیْ وَاَکْثَرَ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ (افضل الصلوٰۃ: ۲۸)

تین اشخاص قیامت کے دن عرشِ الٰہی کے سایہ تلے ہوں گے۔اس دن جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ وہ کون ہوں گے فرمایا جو شخص میری امت کے کسی مصیبت زدہ کی مصیبت دور کرے، جو شخص میری کسی سنت کو زندہ کرے اور تیسرا وہ شخص جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجے۔

سایۂ عرشِ الٰہی میں قیام کی سعادت بہت بڑی سعادت کی بات ہے۔قربان جائیں کملی والے کی نظرِ کرم پر۔ کتنی بڑی مسرّت ہے اور کتنا خوشی کا مقام۔

سولھویں حدیث:

دورد شریف بھیجنے والے کو خدائے بزرگ و بر تر نفاق سے دور رکھتاھے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ طَھَّرَ اللّٰہُ قَلْبَہٗ مِنَ النِّفَاقِ کَمَا یُطَھِّرُ الثَّوْبَ الْمَاءُ

فرمایا رسولِ خدا ﷺ نے جو مجھ پر درود پاک پڑھے اللہ جل جلالہ اس کے دل کو نفاق سے ایسے پاک کر دیتا ہے جس طرح پانی کپڑے کو صاف کر دیتا ہے۔اس روایت کے راوی حضرت الیاس بن شام ہیں۔واقعہ یوں ہے کہ ابوالمظفر محمد بن عبداللہ خیام سمرقندی نے کہا کہ ایک دن میں منارہ کعبہ کی طرف آیا اور راستہ بھول گیا۔اچانک ایک مردِ ذیشان کو دیکھا جس نے مجھے کہا میرے ساتھ چلو میں ان کے ساتھ چل دیا۔میں نے ان سے دریافت کیا آپ کا کیا نام ہے؟ انہوں نے جواب دیا میرا نام خضر بن ایشا ابوالعباس ہے ان کے ساتھ ایک اور صاحب تھے میں نے ان کا نام دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا میرا نام الیاس بن شام ہے۔میں نے دریافت کیا کیا آپ نے حضور سرورِ دوعالم ﷺ کی زیارت کی ہے انہوں نے کہاہاں! میں نے عرض کیا جو کوئی حدیث آپ نے سرورِ دو عالم ﷺ سے سنی ہو مجھے بھی سناؤ تاکہ میں اس حدیث کو دوسرے مسلمانوں تک پہنچاؤں۔انہوں نے فرمایا ہم نے سُنا رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ طَھَّرَ اللّٰہُ قَلْبَہٗ مِنَ النِّفَاقِ کَمَا یُطَھِّرُ الثَّوْبَ الْمَاءُ

فائدہ : یہ حدیث بڑی واضح طور پر فرمائی گئی ہے کہ درود شریف کے بغیر دل صاف اور پاکیزہ نہیں ہوسکتے بلکہ میں تو یہ کہا کرتا ہوں کہ خانہ کعبہ میں ۳۶۰ بت رکھے تھے۔ رب تعالیٰ نے انہیں اوندھے منہ نہ گرایا اور نہ ہی خانہ کعبہ کو صاف کرنے اور پاکیزہ کرنے کیلئے فرشتوں کی جماعت کو بھیجا بلکہ اپنے محبوب کو مدینے سے بھیجا اور فرمایا میرے محبوب آپ تشریف لے جائیں اور میرے گھر کو بتوں سے صاف اور پاکیزہ کریں۔ حضور سرورِ کائنات ﷺ تشریف لائے اور اللہ کے گھر کو بتوں سے صاف کیا۔ میرے بزرگو اور دوستو! یہ مقامِ غور ہے جو نبی اللہ کے گھر کو بتوں سے صاف کرتا ہے تو وہ اپنی نگاہِ شفقت سے ہمارے دل کیوں نہیں صاف کرسکتا۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا   عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

سترھویں حدیث:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وظیفہ درود شریف

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نور اللہ مرقدہٗ اپنی کتاب ''جذب القلوب'' میں فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ اے موسیٰ! اگر دنیا میں میری تعریف کرنے والے نہ رہیں تو ایک قطرہ بارش کا آسمان سے نہ بھیجوں اور ایک دانہ سبزی کا زمین سے نہ اُگاؤں۔ اسی طرح بہت سی چیزیں ذکر کیں۔ یہاں تک کہ فرمایا اے موسیٰ! کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم سے قریب تر ہو جاؤں جیسا کہ تمہارا کلام تمہاری زبان سے قریب یا جس طرح کہ وسوسہ تمہارے دل سے قریب، تمہاری روح تمہارے بدن سے اور تمہاری روشنیٔ چشم تمہاری آنکھ سے قریب۔

موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ میرے رب! میں چاہتا ہوں۔ اللہ جل جلالہ نے

فرمایا کہ محمد ﷺ پر کثرت سے درود پڑھا کرو تمہیں یہی نسبت حاصل ہو جائے گی۔

(جذب القلوب: ۲۶۶)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا   عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

اٹھارویں حدیث:

ایک اور روایت میں ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! کیا تم چاہتے ہو کہ قیامت کے دن کی تشنگی سے تم کو تکلیف نہ پہنچے۔ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا الٰہی! ایسا ہی چاہتا ہوں۔ حکمِ باری تعالیٰ ہوا کہ محمد ﷺ پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔ (حافظ ابونعیم نے ''حلیہ'' میں اس روایت کو نقل کیا ہے)   (جذب القلوب: ۲۶۶)

انیسویں حدیث:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ درود شریف گناہوں کو ایسا مٹا دیتا ہے جیسا کہ آتشِ سوزاں کی حرارت کو پانی ٹھنڈا کر دیتا ہے۔   (جذب القلوب: ۲۶۷)

بیسویں حدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب دو مسلمان ملاقات کے وقت ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے ہیں اور مجھ پر درود پڑھتے ہیں تو ایک دوسرے سے جدا ہونے سے پہلے ان کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔   (جذب القلوب: ۲۶۷)

اگر چاہتے ہو کہ گناہ بخش دیئے جائیں
شفیعِ حشر پر اے عاصیو درود پڑھو

اکیسویں حدیث:

ایک بار درود شریف چار سو جہاد کے برابر
اور وہ ایک جہاد تین سو حج کے برابر

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ جب رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص فریضہ حج ادا کرے اور اسکے بعد جہاد کرے تو یہ چار سو حج کے برابر ہے۔اب جولوگ حج کی استطاعت اور جہاد کی قوت نہیں رکھتے تھے شکستہ دل ہوئے۔ حق سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر وحی بھیجی اے میرے پیارے! جو شخص آپ پر درود بھیجے اس کا ثواب چار سو جہاد کے برابر ہوگا اور ایک جہاد چار سو حج کے برابر ہے۔

(جذب القلوب: ۲٦۷)

برادرانِ اسلام! غور کا مقام ہے اللہ جل جلالہ کا اپنے محبوب ﷺ پر کس قدر اکرام ہے کہ اور کسی پر ہرگز ایسا نہ ہے اور نہ ہوگا۔لہٰذا رب تعالیٰ کی رضا اور خوشی چاہتے ہو تو

ایسے نبی پر پس مدام بھیجو درود اور سلام
آئے گا تمہارے کام بھیجو درود اور سلام
بھولو نہ اس کو میری جان دل سے رکھو دھیان
سن کے رسولِ حق کا نام بھیجو درود اور سلام

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

بائیسویں حدیث:

ایک بار درود شریف پڑھنا کئی غلام آزاد کرنے سے افضل واعلیٰ ہے

شیخ شہاب الدین احمد بن حجر الہیتمی شافعی اپنی کتاب ''نعمت الکبریٰ'' میں لکھتے ہیں کہ

وَاعْلَمْ يَااَخِیْ اِنَّ الصَّلٰوةَ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الرِّقَابِ وَذٰلِكَ اَنَّ رَجُلًا صَنَعَ وَلِيْمَةً وَدَعَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجَابَهٗ وَخَرَجَ مَعَهٗ مِنَ الْمَسْجِدِ نَحْوَالْبَيْتِ الَّذِیْ دَعَاهُ فَتَبِعَهٗ صَاحِبُ الْوَلِيْمَةِ وَعَدَّ خُطُوَاتِ مَشْيِهٖ فَبَلَغَتْ مِائَةُ خُطْوَةٍ فَاَعْتَقَ صَاحِبُ الْوَلِيْمَةِ مِائَةَ رَقَبَةٍ فَقَالَ الصَّحَابَةُ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ قَدْ نَالَ هٰذَا الرَّجُلُ خَيْرًا كَثِيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّلٰوةَ عَلَيَّ اَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الرِّقَابِ

(النعمت الکبریٰ علی العالم)

ترجمہ: یہ حقیقت دل نشین کر لے اے میرے بھائی! کہ حضور سرورِ عالم ﷺ پر ایک مرتبہ درود بھیجنا کئی غلام آزاد کرنے سے افضل ہے۔یہ اسلئے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے دعوتِ ولیمہ میں حضور نبی پاک صاحبِ لولاک علیہ التحیۃ والتسلیمات کو دعوت دی حضورِ انور ﷺ نے اس کی دعوت کو قبول ومنظور فرمایا مسجد سے اس کے مکان کی طرف تشریف لے جانے لگے جہاں اس نے اہتمام کر رکھا تھا صاحب ولیمہ حضور اقدس ﷺ کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔

چنانچہ حضور ﷺ کے قدموں کی تعداد ایک سو ہوگئی تو صاحبِ ولیمہ نے گھر جا کر پیارے مصطفےٰ ﷺ کے ایک ایک قدم کے عوض ایک غلام آزاد کر دیا یعنی سو قدموں کے عوض سو غلام آزاد کر دیئے۔یہ دیکھ کر صحابہ کرام علیہم الرضوان نے کہا قَدْ نَالَ هٰذَا الرَّجُلُ خَيْرًا كَثِيْرًا "بے شک اس شخص نے خیرِ کثیر حاصل کر لی"۔رحمۃ اللعالمین ﷺ

نے فرمایا اِنَّ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ اَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الرِّقَابِ " بے شک مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجنا کئی غلام آزاد کرنے سے افضل ہے"۔ سبحان اللہ! نبی الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود شریف کی فضیلت معلوم ہونی چاہئے۔ اور بصد احترام درود شریف پڑھنا چاہئے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

تئیسویں حدیث:

ہزار بار درود شریف کی فضیلت

امام مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسولِ کریم رؤف الرحیم ﷺ نے فرمایا۔

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرًا وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عَشْرًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا مِائَۃً وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِائَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا اَلْفًا وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ اَلْفًا زَاحَمَ کَتْفُہٗ کَتْفِیَّ عَلٰی بَابِ الْجَنَّۃِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَشَرَّفَ وَعَظَّمَ (رواہ مسلم)

جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور جس نے مجھ پر دس مرتبہ درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرمائے گا اور جس نے مجھ پر سو بار درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرمائے اور جس نے ہزار بار درود شریف پڑھا جنت کے دروازے پر اُس کا کندھا میرے کندھے سے ملا ہوگا۔ (یعنی میرے ساتھ مل کر جنت میں جائے گا)

سبحان اللہ مسلمانو! میری ملت کے جوانو! اگر چاہتے ہو کہ بروزِ قیامت تمہیں حضور سرورِ کائنات علیہ التحیۃ والتسلیمات سے قرب حاصل ہو اور وہ بھی اس قدر کہ حضور

علیہ السلام کے کندھے سے کندھا ملا ہو تو پھر کم از کم ایک ہزار مرتبہ درود پڑھنا اپنا وظیفہ بنالو۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

چوبیسویں حدیث:

عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِحَاجَۃٍ فَلَمْ اَجِدْ اَحَدًا یَّتْبَعُہٗ فَخَزَعَ عُمَرُ وَاَتَاہُ بِمِطْھَرَۃٍ مِّنْ خَلْفِہٖ فَوَجَدَ النَّبِیَّ سَاجِدًا فِیْ شَرْبَۃٍ عَنْہُ مِنْ خَلْفِہٖ حَتّٰی رَفَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَأْسَہٗ الخ

(الترغیب)

حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا ایک دن حضور سرورِ دوعالم ﷺ قضائے حاجت کیلئے باہر تشریف لے گئے۔ حضور کے ساتھ کوئی آدمی نہ تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پانی کا بھرا ہوا لوٹا لیا اور حضور ﷺ کے پیچھے چل پڑے۔ جب قریب پہنچے تو سرورِ کائنات ﷺ کو ایک وادی میں سربسجود پایا۔ حضرت عمر خاموشی سے ایک طرف بیٹھ گئے یہاں تک کہ حضور ﷺ نے سر سجدہ سے اٹھایا تو فرمایا اے عمر تم نے بہت اچھا کیا کہ مجھے سربسجود پا کر ایک طرف بیٹھ گئے ابھی ابھی جبرائیل امین میرے پاس آئے اور مجھے کہا اے میرے آقا! آپ کی امت میں سے جو کوئی ایک دفعہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجے گا اور دس درجے بلند کرے گا۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

درود وسلام

ان پر درود جن کو حجر کریں سلام　　ان پر سلام جن کو تحیت شجر کی ہے

ان پر درود جن کو کس بے کس کہیں　　ان پر سلام جن کو خبر بے خبر کی ہے

جن و بشر سلام کو حاضر ہیں السلام　　یہ بارگاہ مالکِ جن وبشر کی ہے

شمس و قمر سلام کو حاضر ہیں السلام　　خوبی انہیں کی جوت سے شمس وقمر کی ہے

سب بحر و بر سلام کو حاضر ہیں السلام　　تملیک انہیں کے نام تو بحر و بر کی ہے

سنگ و شجر سلام کو حاضر ہیں السلام　　کلمے سے تر زبان درخت و حجر کی ہے

ارض و اثر سلام کو حاضر ہیں السلام　　ملجا یہ بارگاہ دعا و اثر کی ہے

شوریدہ سر سلام کو حاضر ہیں السلام　　راحت انہیں کے قدموں میں شوریدہ سر کی ہے

خستہ جگر سلام کو حاضر ہیں السلام　　مرہم نہیں کی خاک تو خستہ جگر کی ہے

سب خشک وتر سلام کو حاضر ہیں السلام　　یہ جلوہ گاہ مالک ہر خشک وتر کی ہے

سب کروفر سلام کو حاضر ہیں السلام　　ٹوپی یہیں تو خاک پہ ہر کروفر کی ہے

اہلِ نظر سلام کو حاضر ہیں السلام　　یہ گرد ہی تو سرمہ سب اہلِ نظر کی ہے

برادرانِ اسلام! سچی بات تو یہ ہے کہ کسی بندے میں یہ استطاعت نہیں کہ وہ ان کے مراتب کے لائق تحفہ پیش کر سکے۔ کیونکہ ہم ادنیٰ سے بھی ادنیٰ ہیں اور سرکارِ دو عالم ﷺ اعلیٰ سے بھی بالا ہیں۔ کہاں وہ کہاں ہم، کہاں خاک کہاں افلاک، کہاں امتی کہاں نبی، کہاں قطرہ کہاں سمندر، کہاں ذرہ اور کہاں آفتاب، ہم بدتر وہ برتر، ہم ارزل وہ افضل، ہم باعیب وہ بے عیب، اسلئے ہم بارگاہِ ایزدی میں درخواست کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم گنہگاروں کی طرف سے اپنے پیارے محبوب پر درود بھیج کیونکہ آپ عیوب سے منزہ اور ہم سرتاپا عیوب میں گم۔ اعلیٰ حضرت نے کیا خوب فرمایا ہے۔

وہ کمالِ حسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقصِ جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دُور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

سید المرسلین ﷺ جامع الکمالات ہیں کوئی ایسی خوبی نہیں جو سرکار میں نہ ہو کوئی ایسا کمال نہیں جو آپ میں موجود نہ ہو۔ آپ تمام اوصافِ حمیدہ اور فضائلِ جلیلہ کے مالک ہیں۔ نہ صرف مالک بلکہ منبعِ کمالات، ہر صاحبِ کمال کو جو کمال حاصل ہے وہ آپ ہی کی نگاہِ شفقت سے حاصل ہے اور آپ ہی کے وسیلہ سے ملا ہے کمال تو کمال آسمان وزمین کا وجود اور تخلیقِ آدم بھی آپ کی جلوہ نمائی کیلئے کل کائنات معرضِ وجود میں آئی۔

حُسنِ یوسف دمِ عیسٰی یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

فَهُوَ الَّذِیْ تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُوْرَتُهٗ

ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيْبًا بَارِئُ النَّسَمِ

مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيْكٍ فِيْ مَحَاسِنِهٖ
فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ

آپ وہ ہیں جن کی صورت وسیرت کامل ہے اور آپ کا اُسوہ اُسوۂ حسنہ ہے۔ اور خالقِ حقیقی نے ان کو اپنا محبوب منتخب فرمالیا ہے۔

آپ کے محاسن میں آپ کا کوئی شریک نہیں (یکتا ہیں) اور آپ کا جوہرِ حُسن نا قابلِ تقسیم ہے۔ آپ کی صفات لاتعداد، آپ کے کمالات غیر محدود، آپ کی سیرت کامل واکمل، آپ کا اخلاق احسن الخلق، پھر ہم گنہگاروں کی کیا حیثیت ہے کہ ہم ان کی شان ارفع واعلیٰ کے لائق تحائف پیش کرسکیں۔ اسی لئے ہم ربِ کائنات کے حضور درخواست گزار ہوتے ہیں کہ ہماری طرف سے اپنے محبوب پر ان کی شانِ ارفع کے شایاں درود بھیجے۔ اور پھر ہم اسی لئے نماز میں صَلَّيْتُ عَلٰى مُحَمَّدٍ نہیں پڑھتے بلکہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ پڑھتے ہیں۔ رہی یہ بات کہ ہماری طرف درود وسلام کی نسبت ہوئی تو وہ کیوں؟ تو عرض یہ ہے کہ وہ نسبت بھی بحیثیت دعا کے ہے خوب یاد رہے کہ کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہئے پورے اہتمام سے اور اس پر مداومت اختیار کرنی چاہئے۔ کیونکہ کثرت سے درود حضور سرورِ دو عالم ﷺ سے لگاؤ، محبت اور عشق کی دلیل ہے۔ علامہ سخاوی نے امام زین العابدین سے نقل کیا ہے کہ حضور سرورِ دو عالم ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا اہلِ سنت یعنی سنی ہونے کی علامت ہے۔ (القول البدیع)

سلام سلام هزار بارسلام لاکه بار سلام بیحدبیشمارسلام برختم المرسلان نبئ ذیشان خیرالانام علیه الصلوٰۃوالسلام

اے مدینے کے تاجدار سلام
اے غریبوں کے غمسار سلام
تیری اِک اِک ادا پہ اے پیارے
سو درودیں فدا ہزار سلام
میرے آقا پہ میرے پیارے پر
میری جانب سے لاکھ بار سلام
میری بگڑی بنانے والے پر
بھیج اے میرے کردگار سلام
رَبِّ سَلِّمْ کے کہنے والے پر
جان کے ساتھ ہو نثار سلام
عرض کرتا ہے یہ حسن تیرا
تجھ پہ اے خلد کی بہار سلام

ان مواقع اور اوقات کا بیان جن میں درود پڑھنا زیادہ افضل ہے

یوں تو جب چاہیں، جس وقت چاہیں، جتنا چاہیں، جس قدر چاہیں درود شریف پڑھتے رہیں یہ باعثِ سعادت اور خیر و برکت ہے۔ لیکن بعض اوقات اور مواقع ایسے ہیں جن میں درود شریف پڑھنا بہت زیادہ فضیلت کا حامل ہے۔ یہ اوقات اور مواقع خصوصی طور پر حدیثِ نبوی میں بیان ہوئے ہیں اور ان کی فضیلت اور سعادت نمایاں طور پر عیاں ہوتی ہے۔

(۱) عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوْا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلٰئِكَةُ وَاِنَّ اَحَدًا لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلٰوتُهٗ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُّرْزَقُ

(مشکوٰۃ باب الجمعۃ: ۱۲۱ بحوالہ ابن ماجہ)

حضرت ابودرداء سے روایت ہے کہ فرمایا رسولِ خدا ﷺ نے کہ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھو بیشک وہ مشہود ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جو مسلمان بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے اس کا درود پیش کیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس سے فارغ ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی ایسا ہی ہے آپ نے فرمایا بے شک اللہ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیائے کرام کے جسموں کو کھائے۔ اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے اور اسے رزق دیا

جاتا ہے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۲) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِي اللَّيْلَةِ الْغَرَّآءِ وَالْيَوْمِ الْاَغَرِّ (جذب القلوب:۲۵۶)

حضور سرورِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر روشن رات یعنی جمعرات اور روشن دن یعنی جمعہ میں کثرت سے درود شریف پڑھا کرو۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۳) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ (کشف الغمہ: ۲۷۰)

رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو۔

فائدہ: مندرجہ بالا تینوں احادیث کی روشنی میں واضح ہو گیا کہ جمعرات اور جمعہ کے دن درود شریف پڑھنا بڑی فضیلت کا حامل ہے۔

(۴) عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِثَمَانِيْنَ مَرَّةً غُفِرَتْ ذُنُوْبُهٗ لِثَمَانِيْنَ

(جذب القلوب:۲۵۷)

حضرت سعید بن میسب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس شخص نے جمعہ کے روز مجھ پر اسی بار درود پڑھا اس کے اسی سال کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

درود وسلام بحضور خیر الانام علیہ الصلوۃ والسلام

جاکے صبا تو کوئے محمد صلے اللہ علیہ وسلم
لاکے سنگھا خوشبوئے محمد صلے اللہ علیہ وسلم

چاک ہے ہجر سے اپنا سینہ دل میں بسا ہے شہر مدینہ
چشم لگی ہے سوئے محمد صلے اللہ علیہ وسلم

رنگ ہے ان کا باغِ جہاں میں انکی مہک خلد وجناں میں
سب میں بسی ہے خوشبوئے محمد صلے اللہ علیہ وسلم

ہو نہ کبھی تاحشر نمایاں ایسا ہلال عید ہو قرباں
دیکھے اگر ابروئے محمد صلے اللہ علیہ وسلم

شمس وقمر، ارض وفلک میں، جن وبشر میں، حور وملک میں
عکس فگن ہے روئے محمد صلے اللہ علیہ وسلم

دین کے دشمن اُنکو ستائیں دیتے رہیں یہ سب کو دعائیں
سب سے نرالی خوئے محمد صلے اللہ علیہ وسلم

تشنہ دہانو! غم ہے تمہیں کیا؟ ابرِ کرم اب جھوم کے برسا
لو وہ کھلے گیسوئے محمد صلے اللہ علیہ وسلم

ہونہ جمیل قادری مضطر ہاتھ اٹھا کر حق سے دعا کر
مجھ کو دکھادے کوئے محمد صلے اللہ علیہ وسلم

چوتھی فصل

مجالس اور محافل میں درود پاک پڑھنا باعث خیر و برکت ہے

مجالس اور محافل میں درودِ پاک پڑھنا باعثِ خیر و برکت ہے

(۱) نورِ مجسم فخرِ آدم و بنی آدم ﷺ نے فرمایا:۔

مَاجَلَسَ قَوْمٌ مَّجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُ اللّٰهَ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ

(جواهر البحار: ج ٤ :١٥٧ ابو داؤد، ترمذی)

جس مجلس میں لوگ جمع ہوں اور اس میں نہ اللہ کا ذکر کریں اور نہ اپنے نبی پر درود بھیجیں اس مجلس یا محفل پر حسرت وافسوس کرتے اٹھیں گے اگرچہ وہ ثواب کیلئے جنت میں داخل ہوں۔

(۲) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَّا جَلَسَ قَوْمٌ مَّجْلِسًا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ وَبَالٌ فَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَ (جواهر البحار: ج ٤:١٥٧)

ابو ہریرہ فرماتے ہیں فرمایا رسولِ خدا ﷺ نے جس مجلس میں کوئی قوم جمع ہو اس میں اللہ کا ذکر کریں لیکن اپنے نبی پر درود نہ بھیجیں تو وہ مجلس ان کیلئے وبال بن جائے گی اگر اللہ چاہے انہیں عذاب دے اگر چاہے انہیں بخش دے۔

(۳) افضل الانبیاء خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا۔

زَيِّنُوْا مَجَالِسَكُمْ بِالصَّلٰوةِ عَلَيَّ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ نُوْرٌ لَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

(افضل الصلوٰۃ: ٤١)

اپنی مجالس کو میری ذات پر درود پڑھ کر مزین کرو، آراستہ کرو، بیشک تمہارا درود تمہارے لئے قیامت کے دن روشنی کرے گا۔ سبحان اللہ! کتنا پیارا ارشاد ہے اور کتنی عظمت کا اظہار ہے اللہ جل جلالہ ہر مردِ مومن کو درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ
فَاقَ النَّبِيّٖنَ فِيْ خَلْقٍ وَّفِيْ خُلُقٍ
وَلَمْ يُدَانُوْهُ فِيْ عِلْمٍ وَّلَا كَرَمِ

نعتِ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام

اول حمد وثنا خداوند کی کروں — تو اُس کی جس نے دیا جان و جی کروں
مقدر جس قدر ہے نہ اسمیں کمی کروں — بعد اسکے اس عمل کو ادا لازمی کروں
وصفِ شہہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رب غنی کروں
تم سب پڑھو درود میں ذکرِ نبی کروں

القاب کیسے کیسے خدا نے عطا کئے — حضرت رسولِ پاک کو قرآن میں جابجا
یٰس کہیں پکارا تو طٰہٰ کہیں کہا — حٰم و نٓ اور کہیں والشمس والضحٰی
کیا میرا علم وعقل صفت آپ کی کروں
تم سب پڑھو درود میں ذکرِ نبی کروں

خود ہے خدا ہمارے پیغمبر کا مدح خواں — قرآن ہے سارا آپکے اوصاف کا بیاں
الحمد کے الف سے ہے والناس تک عیاں — نعت جناب جن وبشر ختم مرسلاں
میں بھلا کیا ثنائے شہہ ہاشمی کروں
تم سب پڑھو درود میں ذکرِ نبی کروں

حضرت کی ذات پاک بشیر ونذیر ہے — داعی الی القدیر سراجا منیر ہے
وہ نائب خدا سمیع و بصیر ہے — بے مثل ہے جہاں میں اور بے نظیر ہے
پھر کیوں نہ ان کے ذکر سے وابستگی کروں
تم سب پڑھو درود میں ذکرِ نبی کروں

ہو کس زبان سے شکر ترا اے خدا — اپنے حبیب کی ہمیں اُمت بنا دیا
اب آخری ہے تجھ سے یہ اسرار کی دعا — قائم ہمیں تو شرع محمد پہ رکھ سدا
حضرت کی اتباع سے میں ایمان قوی کروں
تم سب پڑھو درود میں ذکر نبی کروں

مسجد میں داخل ہوتے وقت درود شریف پڑھنا

(۱) قَالَتْ فَاطِمَةُ الْكُبْرٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ فَقَالَ رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

(ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجه)

حضرت فاطمۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب سرورِ دوعالم ﷺ مسجد میں داخل ہوتے تو اپنی ذات پر درود بھیجتے اور فرماتے اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرمادے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ جب مسجد سے باہر تشریف لاتے تو فرماتے اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرمادے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ بِسْمِ اللّٰہ شریف پڑھتے اور پھر وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ پڑھتے۔

(۲) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ وَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ وَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اعْصِمْنِيْ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرورِ دوعالم ﷺ نے فرمایا تم میں سے جب کوئی مسجد میں داخل ہوتو اسے لازم ہے کہ اپنے نبی کو سلام عرض کرے اور پھر

کہے کہ اے اللہ میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دے اور جب مسجد سے باہر آئے تو سلام عرض کرے اپنے نبی کے حضور اور پھر کہے اے اللہ مجھے شیطان سے محفوظ رکھ۔

(۳) عَنْ عَلْقَمَةَ اِذَا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ اَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں مسجد میں داخل ہوتا ہوں تو عرض کرتا ہوں اے اللہ کے نبی آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت۔

اِن احادیث سے ثابت ہوا کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت سرورِ دوعالم ﷺ پر سلام بھیجنا چاہئے یہ طریقہ مسنونہ ہے اور خود سرورِ دوعالم ﷺ کا عمل۔ شفا شریف میں ہے گھر سے مسجد جاتے وقت اور واپس آتے وقت اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ پڑھنا چاہئے۔

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

ہدیۂ سلام بحالت قیام بحضور خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام

جم جم آئے جم جم پشت پناہ غریباں
جم جم آئے جم جم آئے سرور کل حبیباں

درود وسلام تینوں آئے رہبر یا محبوبا غمخوارا
درود وسلام تینوں اے سوہنیا مطلوبا دلدارا

درود وسلام تینوں اے رحمتِ عالم کل جہاناں
درود وسلام تینوں اے سرورِ ملکاں جن و انساناں

درود وسلام تینوں اے مولیٰ تے فرحت غمناکاں
درود وسلام تینوں اے راحت مہجوراں مشتاقاں

درود وسلام تینوں لکھ واری اے آرام دلاندے
درود وسلام تینوں تدھ ناموں دورانبار غماندے

درود وسلام تینوں اے دارو صحت کل بیماراں
درود وسلام تینوں اے دولت محتاجاں ناداراں

درود وسلام تینوں اے عزت فخر بنی آدم دے
درود وسلام تینوں اے سوہنے سرور عرب و عجم دے

درود وسلام تینوں تدھ زلفاں سایہ کرن حشر نوں
درود وسلام تینوں جس رحمت پہنچائی اے ہر ہر نوں

درود وسلام تینوں تدھ ہتھوں ہر ہر نعمت ملدی
درود وسلام تینوں تدھ ناموں ہر اک رحمت ملدی

درود وسلام تینوں اے قاسمِ نعیم الٰہی!!
درود وسلام تینوں توں امت رب بخشیں کنوں بخشائی

درود وسلام تینوں تدھ فخر نبیاں شان کمالی
درود وسلام تینوں در تیری کھڑے رسول سوالی

درود وسلام تینوں تدھ ناموں ہر مشکل حل ہووے
درود وسلام تینوں حب تیری جنت وچ ڈھووے

درود وسلام تینوں تدھ ناموں حاصل نیک انجامی
درود وسلام تینوں تدھ ناموں دور ہووے بد نامی

درود وسلام تینوں اے عذر قبولن پار گناہاں
درود وسلام تینوں ستھ تیری کل امتاں دیاں باہاں

درود وسلام تینوں اے ابر بہار فیاض کرم دے
درود وسلام تینوں اے مکی مدنی ابر کرم دے

چھٹی فصل

وہ مقامات جہاں درود شریف پڑھنا مستحب ہے

وہ مقامات جہاں دُرود شریف پڑھنا مستحب ہے

علمائے اُمت نے بعض خاص مقامات کا ذکر فرمایا ہے جہاں درود شریف پڑھنا مستحب ہے اس سلسلہ میں علامہ شامی نے تصریح فرمائی ہے کہ نماز کے قعدۂ اُخریٰ میں مطلقاً اور سنت موکدہ کے علاوہ بقیہ نوافل کے قعدۂ اولیٰ میں اور نمازِ جنازہ میں درود شریف پڑھنا سنت ہے ان کے علاوہ مندرجہ ذیل مقامات پر درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔(بحوالہ شامی)

۱......جمعہ کی رات

۲......جمعہ کے دن

۳......ہفتہ کو

۴......اتوار کو

۵......صبح کے وقت

۶......شام کے وقت

۷......مسجد میں داخل ہوتے وقت

۸......مسجد سے باہر آتے وقت

۹......حضور ﷺ کے روضۂ اقدس کی زیارت پر

۱۰......صفا و مروہ پر

۱۱......جمعہ کے خطبہ میں

۱۲......اذان کے جواب کے بعد

۱۳......تکبیر کے وقت

۱۴......دعا کی ابتدا میں

۱۵......دعا کے درمیان

۱۶......دعا کے اختتام پر

۱۷......دعائے قنوت کے بعد

۱۸......لبیک سے فراغت کے بعد

۱۹......کسی اجتماع میں شرکت کرتے وقت

۲۰......کسی اجتماع سے علیحدہ ہوتے وقت

۲۱......وضو کے وقت

۲۲......کان بجنے پر

۲۳......کوئی چیز بھول جانے پر

۲۴......وعظ کے وقت

۲۵......علوم کی اشاعت کے وقت

۲۶......درسِ حدیث کے وقت

۲۷......تلاوتِ قرآنِ کریم کی ابتدا میں

۲۸......تلاوت کے اختتام پر

۲۹......فتوٰی کی کتابت کیلئے

۳۰......پڑھنے اور پڑھانے والے کیلئے

۳۱......خطیب کیلئے

۳۲......منگنی کرتے وقت

۳۳......نکاح کرنے والے کیلئے

۳۴......نکاح پڑھانے کیلئے

۳۵......اہم امور کے آغاز کے وقت

۳۶......سرورِ کائنات ﷺ کا نام لیتے وقت

۳۷......حضور ﷺ کا اسمِ مبارک سنتے وقت

۳۸......حضور ﷺ کا نام لکھتے وقت

۳۹......جائز خطوط کو ارسال کرتے وقت

۴۰......جمعرات کو خصوصی درود وسلام

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا　　عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

امام محمد بن عبد الرحمن سخاوی متوفی ۹۰۲ ہجری نے جو کہ شارح بخاری حافظ ابن حجر عسقلانی کے قابلِ فخر شاگردوں میں سے ہیں انہوں نے اپنی مشہورِ زمانہ کتاب "القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع" میں اور عاشقِ رسول شیخ محقق شاہ عبد الحق محدثِ دہلوی نے اپنی کتاب ''مدارج النبوۃ'' میں ان اوقات اور مواقع کا ذکر فرمایا ہے جہاں جہاں درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔ دونوں اصحاب کی کتابوں سے خلاصہ پیشِ خدمت ہے۔

۱......وضو اور تیمم سے فراغت پر

۲......غسلِ جنابت اور غسلِ حیض کے بعد

۳......نماز کے اندر

۴......نماز سے فراغت کے بعد

۵......التحیات کے بعد

۶......قنوت میں

۷......نمازِ تہجد کیلئے قیام کرتے وقت

۸......نمازِ تہجد کے بعد

۹......مسجدوں کے نزدیک سے گزرتے وقت

۱۰......مسجدیں نظر آنے پر

۱۱......مساجد میں داخل ہوتے وقت

۱۲......مساجد سے باہر نکلتے وقت

۱۳......اذان کے جواب کے بعد

۱۴......جمعہ کے دن

۱۵......جمعرات

۱۶......شنبہ یعنی ہفتہ کو

۱۷......اتوار کو

۱۸......سوموار کو

۱۹......منگل کو

۲۰......جمعہ کے خطبہ میں

۲۱......عیدین کے خطبات میں

۲۲......نمازِ استسقاء کے خطبہ میں

۲۳......نمازِ کسوف کے خطبہ میں

۲۴......نمازِ جنازہ کی تکبیرات کے درمیان

۲۵......میت کو قبر میں رکھتے وقت

۲۶......شعبان کے مہینے میں

۲۷......کعبہ مکرمہ پر نظر پڑتے وقت

۲۸......حج میں صفا و مروہ کی پہاڑیوں پر چڑھتے وقت

۲۹......لبیک سے فارغ ہونے پر

۳۰......حجرِ اسود کو بوسہ دیتے وقت

۳۱......ملتزم سے چمٹتے وقت

۳۲......عرفہ کی شام کو

۳۳......منیٰ کی مسجد میں

۳۴......مدینہ منورہ پر نظر پڑتے وقت

۳۵......سرورِ دوعالم ﷺ کے روضۂ اقدس کی زیارت کے وقت

۳۶......روضۂ اقدس سے واپسی کے وقت

۳۷......حضور سرورِ دوعالم ﷺ کے آثار شریفہ دیکھتے وقت یعنی غارِ ثور اور غارِ حرا

۳۸......گزرگاہوں سے گزرتے اور قیام گاہوں سے گزرتے وقت جیسے مقام بدر، مقام اُحد اور ایسے مقامات جہاں حضور ﷺ نے قیام فرمایا یا حضور ﷺ کا گزر رہوا۔

۳۹......وصیت لکھتے وقت

۴۰......نکاح کے خطبہ میں

۴۱......دن کے آغاز اور اختتام پر

۴۲......سوتے وقت

۴۳......سفر کے وقت

۴۴......سواری پر سوار ہوتے وقت

۴۵......جس شخص کو نیند کم آتی ہو (درودِ پاک کی برکت سے نیند آجائیگی)

۴۶......بازار آتے جاتے وقت

۴۷......دعوت میں جاتے وقت

۴۸......گھر میں داخل ہوتے وقت

۴۹......خطوط ارسال کرتے وقت

۵۰......بسم اللہ شریف پڑھنے کے بعد

۵۱......غم کے وقت

۵۲......پریشانی کے وقت

۵۳......سختیوں کے وقت

۵۴......بے روزگاری کے زمانہ میں

۵۵......محتاجی کے زمانہ میں

۵۶......غربت کی حالت میں

۵۷......ڈوبنے سے بچاؤ کیلئے

۵۸......طاعون سے بچاؤ کیلئے

۵۹......دعا کے اول و آخر میں

۶۰ ......کان بجتے وقت

۶۱ ......جب ہاتھ پاؤں سن ہو جائیں

۶۲ ......بھولی ہوئی چیز کو یاد کرنے کیلئے

۶۳ ......گُم شدہ چیز کو تلاش کرتے وقت

۶۴ ......مولی کھاتے وقت

۶۵ ......گدھے کی کریہہ آواز سننے پر درود شریف پڑھیں اور ایسے وقت میں " لاحول ولا قوۃ" پڑھنا بھی منقول ہے

۶۶ ......گناہ سے توبہ کرتے وقت

۶۷ ......کوئی خاص ضرورت پیش آنے پر

۶۸ ......دوسروں سے ملاقات کے وقت

نوٹ: امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری اپنے مریدین کو یہ معمول بتاتے کہ ایک دوسرے کو ملتے وقت درود شریف پڑھا کریں

۶۹ ......لوگوں کا ہجوم قائم ہوتے وقت

۷۰ ......مجمع منتشر ہونے پر

۷۱ ......ختمِ قرآنِ پاک کے موقع پر

۷۲ ......حفظ قرآنِ پاک کے موقع پر

۷۳ ......مجلس اور محفل سے اُٹھتے وقت

۷۴ ......ہر وہ مقام جہاں اللہ کے ذکر کیلئے محفل کا انعقاد کیا جائے

۷۵ ......ہر اچھی بات کے ابتدا میں

۷۶ ......جب حضور سرورِ دو عالم ﷺ کا ذکرِ پاک ہو

۷۷ ......علم کی اشاعت میں

۷۸ ......حدیثِ پاک پڑھتے وقت

۷۹ ......فتوی نویسی کے وقت

۸۰ ......وعظ کہتے وقت

۸۱ ......حضور سرورِ دو عالم ﷺ کا اسمِ گرامی زبان پر آتے وقت

۸۲ ......حضور ﷺ کا اسمِ گرامی سنتے وقت

۸۳ ......سرورِ دو عالم ﷺ کا اسمِ گرامی لکھتے وقت

ان کے علاوہ ہر دکھ درد میں، وبائی امراض سے بچاؤ کیلئے، ہر قسم کے رنج وغم سے حفاظت کیلئے، آگ سے جلنے سے محفوظ رہنے کیلئے، اللہ ﷻ سے دعا مانگنے کیلئے، کھانا کھانے اور پانی پینے پر، خوبصورت اور معطر پھولوں اور پودوں کو دیکھتے وقت، اعمال ووظائف کے اول اور آخر میں، ہر نیک کام کے آغاز واختتام پر درود شریف پڑھنا خیر و برکات، حسنات، بخشش ونجات اور اللہ ﷻ کی عطا کا ذریعہ ہے۔ تو پھر ہم کیوں نہ ذوق وشوق سے یہ کہیں۔

مومن ہے جس نے ورد کیا ہے درود کا — مدفن میں اس کے ہو گا اجالا درود کا
لکھ لکھ کے جابجا خط سے دوستو — میرا کفن بنا دو دوشالا درود کا
دل خانہ خدا ہے اس کیلئے ضرور — کنجی نبی کے نام کی تالا درود کا
ولیل جس کی زلف ہو والشمس جس کا رخ — ہو ایسے چاند کیلئے ہالا درود کا
صل علیٰ محمد مصطفےٰ کی دھوم — اس انجمن میں ہے یہ اجالا درود کا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُهٗ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ نَائِبًا اُبْلِغْتُهٗ (رواہ البیهقی)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے حضور سید العالمین رسولِ رب العالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر میری قبر کے قریب درود بھیجتا ہے اسے میں خود سنتا ہوں اور دور سے درود پڑھے وہ مجھے پہنچایا جاتا ہے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

صاحبِ مظاہر حق اس حدیث شریف کی شرح میں رقم طراز ہیں کہ سرورِ دو عالم ﷺ نے فرمایا ہے کہ قریب سے درود شریف پڑھنے والے کا درود بلا واسطہ میں خود سنتا ہوں لیکن دور سے درود شریف پڑھنے والوں کے درود بذریعہ ملائکہ سیاحین پہنچائے جاتے ہیں۔ میرے خیال میں سرورِ دو عالم ﷺ پر درود بھیجنے والوں کو اپنی قسمت پر ناز کرنا چاہیے۔ بخدا ساری عمر درود شریف پڑھنے کا اگر ایک ہی دفعہ سرورِ دو عالم ﷺ کی طرف سے جواب آجائے تو زندگی بھر کی محنت ٹھکانے لگ گئی اور ایک عظیم سعادت حاصل ہوگئی جو ہم جیسے خطا کاروں کی بخشش کا سہارا بن جائے گی۔ یہ بھی ان کی کرم فرمائی اور ذرہ نوازی ہے کہ ہم غریبوں کی طرف اُن کی نگاہ ہے۔

ہم بھکاری وہ کریم اُن کا خدا اُن سے فزوں
اور ''نہ'' کہنا نہیں عادت رسول اللہ کی

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ
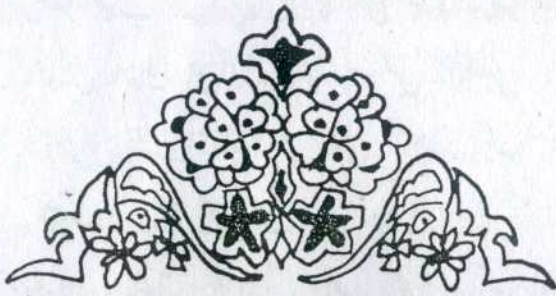
بارگاہِ مصطفےٰ ﷺ میں حاضری

ہر حاجی پر جو فریضۂ حج کی ادائیگی کیلئے حاضر ہوتا ہے روضۂ اقدس حاضری واجب ہے اور جسکی غیر حاضری محرومی نہ صرف گناہ بلکہ بدنصیبی ہے کیونکہ حضور سرورِ دوعالم ﷺ نے اس شخص کو شفاعت کی بشارت دی ہے جس نے روضۂ اقدس کی زیارت کی ہو۔ اہلِ عشق فرماتے ہیں کہ مدینہ شریف کی حاضری حج کی جان ہے، روح ہے، جس کے بغیر حج کے جسم میں جان نہیں آتی۔ اعلیٰ حضرت مجدد مائۂ حاضرہ کیا خوب فرماتے ہیں۔

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے اب کعبے کا کعبہ دیکھو
آبِ زم زم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں
آؤ جودِ شہِ کوثر کا بھی دریا دیکھو
خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلافِ کعبہ
قصر محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو
اولیں خانہ حق کی تو ضیائیں دیکھیں
آخریں بیتِ نبی کا بھی تجلی دیکھو
ملتزم سے تو گلے لگ کے نکالے ارماں
ادب وشوق کایاں باہم اُلجھنا دیکھو
غور سے سُن تو رضؔا کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھو

حضور سرورِ دوعالم ﷺ نے اپنی قبرِ منور کی زیارت کی فضیلت کے بارے میں کئی واضح ارشاد فرمائے ہیں جس سے مدینہ منورہ میں روضۂ اقدس پر حاضری کی عظمت کا پتہ چلتا ہے اور اس سے محروم رہنے سے لاتعداد محرومیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

روضۂ رسول ﷺ پر حاضری کی فضیلت

(۱) مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی اس کیلئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

یہاں شخص سے مراد مسلمان ہے کیونکہ مسلمان ہی حضور پرنور شافعِ یوم النشور ﷺ کے روضۂ اقدس کی حاضری کی تڑپ دل میں رکھتا ہے۔

(۲) حضور سرورِ دوعالم ﷺ نے فرمایا جو شخص مدینہ نبوی میں اور مصائب میں صبر کرے وہ قیامت کے دن میری امان میں ہوگا اور میں اس کا گواہ ہونگا۔ کتنی عظیم بشارت ہے مدینہ میں بسنے والوں کیلئے، غور فرمائیں! جس کی گواہی سرورِ دوعالم ﷺ خود دیں کہ یہ میرا امتی ہے تو اس سے بڑی سعادت کیا ہوسکتی ہے۔ (عقیلی)

(۳) سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا جو کوئی میری قبر پر حاضر ہوکر سلام عرض کرے اللہ ﷻ ایک فرشتہ مقرر کرے گا جو اس کے دین و دنیا کے کام سرانجام دیتا رہے گا اور قیامت کے دن میں اس کا شفیع بنوں گا۔ (البیہقی)

(۴) حضور سرورِ دوعالم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی وہ ایسے ہی ہے جیسے کہ اس نے میری زندگی میں میری ملاقات کی۔ (البیہقی)

ان احادیثِ طیبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کے روضۂ اقدس پر حاضری

دینا کتنی سعادتوں اور برکتوں کے حصول کا سبب ہے اس کے باوجود بعض بدنصیب لوگ روضۂ رسول ﷺ پر حاضری کو شرک سے تعبیر کرتے ہیں۔ جس طرح کہ ''فتح المجید شرح کتاب التوحید وفقہ محمدیہ'' اور ''رحلۃ الصدیق'' کی عبارتوں سے عیاں ہے۔ انتہا یہ ہے کہ کتاب ''مسئلہ سماع موتی'' میں حافظ عبداللہ لکھتے ہیں کہ طلبِ علم اور دیگر ضروریات کیلئے سفر کرنا کوئی حرج نہیں۔ البتہ ثواب کی نیت سے سفر کرنا خواہ کسی بھی جگہ کی طرف اس میں قبرِ نبوی بھی داخل ہے، جائز نہیں۔ (مسئلۃ سماع موتی:۱۱۹)

آپ خیال فرمائیں ان لوگوں کے اعتقادات کا جو ثواب کیلئے روضۂ رسول کی حاضری کو ناجائز قرار دیتے ہیں بلکہ بعض تو شرک قرار دیتے ہیں، العیاذ باللہ۔ اگر روضۂ رسول ﷺ پر حاضری دینا ثواب نہیں تو پھر ثواب اور کس چیز کا نام ہے۔ ثواب سے قطع نظر کرتے ہوئے ان سنگدلوں میں ایک مکتبہ فکر ایسا بھی ہے جو حج کے فریضہ کو ادا کر کے واپس آجاتا ہے اور روضۂ اقدس پر حاضری نہیں دیتا۔

درِ مصطفےٰ چھوڑ کر آنے والو
ملا نہ ٹھکانہ تو پھر کیا کرو گے
ہمیں کیا چلو تم خدا ہی کو مانو
خدا گر نہ مانا تو پھر کیا کرو گے

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ
مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

کتنے ستم کی بات ہے کہ بعض لوگ نبی کریم ﷺ کو مردہ سمجھتے ہیں، العیاذ باللہ۔ جیسا کہ مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنی کتاب ''تقویۃ الایمان'' ص ۹۳ میں لکھا ہے کہ حضور نے فرمایا میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔

مگر واللہ باللہ تاللہ یقین جانیئے کہ سرکارِ ابد قرار ﷺ سچی، حقیقی، دنیاوی، جسمانی حیات سے ویسے ہی زندہ ہیں جس طرح دنیا سے پردہ کرنے سے پہلے تھے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میری چشم عالم سے چھپ جانے والے

حضور سید المرسلین ﷺ اور تمام انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی موت صرف اور صرف وعدۂ خدائی کی تصدیق کیلئے ہے۔ ایک آن کیلئے اور فقط ایک آن کیلئے ان کا انتقال صرف عام انسانوں کی نظروں سے پسِ پردہ ہو جانا ہے۔

انبیاء کو بھی موت آنی مگر یہ کہ فقط آنی ہے
پھر اس آن کے بعد ان کی حیات مثلِ سابق وہی جسمانی ہے

حیات النبی ﷺ کے دلائل

اس مسئلہ پر قرآن وحدیث محققین، آئمہ دین اور علمائے ربانیین کی عبارات شاہد ہیں۔ قرآنِ حکیم میں ارشادِ خداوندی ہے۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ○ (سورة البقرة:١٥٤)

"اور جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں شعور نہیں۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ○ (سورة ال عمران:١٦٩)

"اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے ہیں انہیں مردہ گمان بھی نہ کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے پاس سے رزق پاتے ہیں"۔

قرآنِ حکیم کی ان آیات بینات سے واضح ہوتا ہے کہ شہدا زندہ ہیں جبکہ شہدا کو شہادت انبیاء کی اطاعت انبیاء کی عظمت سے حاصل ہوتی ہے۔اس لئے انبیاء بطریقِ اولیٰ زندہ ہیں اور یہ حضراتِ انبیاء کی عظمت کا تقاضا ہے کہ ہم ان کی حیات کو تسلیم کریں اور پھر اگر ہم شہداء کو زندہ تسلیم کریں اور انبیاء کو مردہ تو انبیاء کی رفعتِ شان میں فرق آتا ہے جو کسی حالت میں بھی مناسب نہیں۔ اب احادیثِ نبوی کی طرف آیئے جو قرآنِ حکیم کے بعد سب سے بڑی حجت ہیں۔

حدیث نمبر۱:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَآءِ (مشكوٰة: باب الجمعه فصل دوم، ابو داؤد ،نسائی ابن ماجه)

رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاءِ کرام کے اجسام کو زمین پر حرام کردیا۔

حدیث نمبر ۲:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَآءِ نَبِیُّ اللّٰهِ حَیٌّ يُّرْزَقُوْنَ (رواه البيهقی)

فرمایا رسولِ خدا ﷺ نے انبیاء علیہم السلام کے اجسام کو زمین پر حرام کردیا ہے کہ وہ ان کے جسموں کو کھائے۔ پس اللہ کے نبی زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے۔

حدیث نمبر ۳:

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَنْبِيَآءُ اَحْيَآءٌ فِیْ قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ (رواه البيهقی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ دوعالم ﷺ نے فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں اور اپنی قبور میں نماز بھی پڑھتے ہیں۔

حدیث نمبر۴:

حضور سرورِ کونین ﷺ نے فرمایا کہ میں نے انبیائے کرام علیہم السلام کی ایک جماعت کو اپنے ساتھ کھڑے ہوئے پایا تو میں نے دیکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہوئے نماز ادا کررہے ہیں۔ (مسلم شریف)

حدیث نمبر۵:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ دوعالم ﷺ نے فرمایا کہ معراج کی رات میں موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے پاس سے گزرا اور انہیں قبر میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا   عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

مذکورہ بالا احادیث سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ انبیائے کرام اپنی قبور میں جسمِ اطہر کے ساتھ زندہ ہیں اور نماز بھی ادا کرتے ہیں انہیں رزق بھی دیا جاتا ہے۔ یاد رکھیے کہ نماز پڑھنا اور رزق کا استعمال میں لانا بغیر زندگی کے ناممکن ہے اس لئے انبیاءِ کرام کی زندگی ایک مسلّمہ حقیقت ہے۔ جس کا انکار کسی عقل سے خالی ذہن سے ہی ممکن ہے۔

روضۂ مصطفےٰ ﷺ پر حاضری کے آداب

علمائے اہلِ سنت فرماتے ہیں کہ جب زائرین مدینہ منورہ کے قریب پہنچنے لگیں تو افضل یہ ہے کہ سواری سے اُتر جائیں، نگاہیں جھکالیں، سر کو نیچا رکھیں، ذوق وشوق سے درود وسلام کا وِرد کرتے ہوئے مدینہ منورہ کی طرف سفر جاری رکھیں اور ادب کامل واکمل کا اظہار کریں۔

امام احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تالیف ''مواہب الدنیہ'' میں رقمطراز ہیں۔

لَافَرْقَ بَیْنَ مَوْتِہٖ وَحَیَاتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مُشَاھَدَتِہٖ لِاُمَّتِہٖ وَمَعْرِفَتِہٖ بِاَحْوَالِھِمْ وَعَزَائِمِھِمْ وَخَوَاطِرِھِمْ۔

حضور ﷺ کی زندگی اور وفات میں اس سلسلہ میں کوئی فرق نہیں کہ وہ افرادِ امت کے حالات، خیالات اور ارادوں سے شناسا ہیں یعنی اس طرح جس طرح زندگی میں آنحضرت ﷺ کو معرفت تھی۔ اور یہ تمام امور حضور ﷺ پر واضح اور روشن ہیں جس میں اصلاً کوئی پوشیدگی نہیں۔

امام محقق ابن الہمام فرماتے ہیں اِنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَالِمٌ بِحُضُوْرِکَ وَقِیَامِکَ وَسَلَامِکَ اَیْ بَلْ بِجَمِیْعِ اَحْوَالِکَ وَارْتِحَالِکَ وَمَقَامِکَ

بے شک حضور ﷺ تمہاری حاضری، تمہارے قیام، تمہارے سلام بلکہ تمہارے تمام احوال اور تمہارے رخصت ہونے کو جانتے ہیں۔ (بہار شریعت)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

حضرت محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی ''قول بدیع'' میں فرماتے ہیں کہ بہتر یہ ہے کہ جب مدینہ منورہ کے مکانات اور اشجار پر نظر پڑے تو کثرت سے درود شریف پڑھے اور جتنا قریب ہوتا جائے درود شریف میں اضافہ کرتا جائے اس لئے کہ یہ مقامات مواقع وحی اور قرآنِ مجید کے نزول سے معمور ہیں۔ سید الملائکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام کی یہاں بار بار آمد ہوئی ہے اور انہی مقامات سے اللہ کے دین اور رسولِ پاک ﷺ کی سنتوں کی اشاعت ہوئی ہے۔ یہاں پہنچ کر اپنے قلب کو خشوع اور تعظیم سے بھرپور کرے گویا کہ وہ سرورِ دوعالم ﷺ کی زیارت کررہا ہے کیونکہ حضور ﷺ اس کے درود وسلام کو سن رہے ہیں اس لئے فضول باتوں سے احتراز کرے۔ اس کے بعد قبلہ کی جانب سے روضۂ رسول ﷺ سے بقدر چار ہاتھ کے فاصلہ پر کھڑا ہو، نگاہوں کو نیچا رکھے اور نہایت خشوع وخضوع سے ادب واحترام سے نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو۔ یَقِفُ کَمَا یَقِفُ فِی الصَّلٰوۃِ (فتاویٰ عالمگیری: ۱۲)

اور پھر اس طرح سلام عرض کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَیْرَۃَ اللّٰہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَیْرَ خَلْقِ اللّٰہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدَ الْمُرْسَلِیْن

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَاتَمَ النَّبِیّٖن

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعَالَمِیْن

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاقَائِدَ الْغُرِّالْمُحَجَّلِیْن

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِکَ الطَّاھِرِیْن

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اَزْوَاجِکَ الطَّاھِرَاتِ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْن

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اَصْحَابِکَ اَجْمَعِیْن

کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو بارگاہِ رسالتِ مآب میں حاضر ہوکر عشقِ رسول سے دلوں کو منور کئے، آنکھوں سے اشک بہاتے، دل کو تڑپاتے، اللہ کی ہیبت اور خوف کے ساتھ بارگاہِ عالی مرتبت کے آداب بجالاتے ہوئے، شرم وحیا سے گردن جھکائے ہوئے، گناہوں کی ندامت سے پسینہ پسینہ ہوئے، آنکھیں نیچی کئے، لرزتے کانپتے حضور پرنور شافعِ یوم النشور ﷺ کی عفو وکرم اور بخشش وعطا کی امید رکھتے ہوئے صلوٰۃ وسلام عرض کرتے ہیں۔ پھر صلوٰۃ وسلام کے بعد اپنی اپنی زبان سے اپنے اپنے انداز سے اپنی درخواستیں پیش کرتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر کوئی اور سعادت نہیں کہ بارگاہِ رسول ﷺ میں حاضری نصیب ہو، اس سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں کہ گنبدِ خضریٰ کی زیارت سے مشرف ہو۔ میں اس کتاب سے استفادہ کرنے والوں سے درخواست

کرونگا کہ اگر ان میں سے کسی کی قسمت کا ستارہ چمکے اور روضۂ رسول ﷺ کی زیارت سے مشرف ہونے کا موقع میسر آئے تو اس بندۂ ناچیز کی طرف سے سرورِ دوعالم ﷺ کی خدمت میں ان الفاظ سے سلام عرض کیا جائے تو یہ ناچیز پر بہت بڑا احسان ہوگا۔ الفاظ یہ ہیں۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ وَاَزْوَاجِکَ وَاَوْلِیَاءِ اُمَّتِکَ فِیْ کُلِّ اٰنٍ وَّلَحْظَةٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّةٍ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّةٍ مِّنْ عَبْدِکَ الْفَقِیْرِ مُحَمَّدْ زَمَانْ بِنْ مُحَمَّدْ عَظِیْم یَسْأَلُکَ الشَّفَاعَةَ وَاشْفَعْ لَهٗ وَلِلْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَانْظُرْ لَهٗ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

ملا علی قاری رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں لاریب اس میں کوئی شک نہیں کہ روضۂ رسول ﷺ پر حاضری دیکر درود وسلام پیش کرنا دور سے درود بھیجنے سے افضل ہے کیونکہ بارگاہِ رسالت میں حاضری کے وقت عجز ونیاز اور خشوع وخضوع کا جو سماں بندھتا ہے وہ دور سے ممکن نہیں۔ خدائے بزرگ وبرتر اپنے پیارے حبیب ﷺ کے تمام خدام کو کعبۃ اللہ اور گنبدِ خضریٰ کی زیارت نصیب فرمائے اور بایں الفاظ درود وسلام پیش کرنے کی سکت عطا فرمائے۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

بعض لوگ یَارَسُوْلَ اللّٰہ اور یَانَبِیَّ اللّٰہ کہنے کو شرک ٹھہراتے ہیں۔ مگر روضۂ رسول ﷺ پر حاضری دے کر ان الفاظ سے درود شریف پڑھنا یعنی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ جائز سمجھتے ہیں ہم ان دوستوں سے دریافت کرتے ہیں کہ اگر دور سے یارسول اللہ کہنا شرک ہے تو نزدیک سے یعنی روضۂ رسول پر حاضری دے کر یارسول اللہ کہنا جائز کیوں ہے۔ اسی طرح نماز میں تشہد کی حالت میں اَيُّهَا النَّبِیُّ کہنا تو جائز سمجھتے ہیں لیکن نماز کے باہر یا نبی اللہ کہنا جائز نہیں سمجھتے جو چیز نماز کی حالت میں پڑھنا شرک نہیں وہ نماز سے باہر کیوں ناجائز وشرک ٹھہرتی ہے۔ ایسی الٹی منطق کو عقلِ سلیم تسلیم کرنے سے قاصر ہے کاش وہ اس مسئلہ کو سلجھا دیں۔

کرم کی ہو نگاہ مجھ پر خدارا یارسول اللہ ﷺ

نہ چھوڑوں میں کبھی دامن تمہارا یارسول اللہ ﷺ

وہ مخصوص درود شریف جن کے پڑھنے سے امام الانبیاء خاتم المرسلین ﷺ کی زیارت نصیب ہونے کی قوی امید ہے۔

(۱) ''مفاخرالاسلام'' میں ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن ہزار بار یہ درود شریف پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وہ انشاءاللہ سرورِ دوعالم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوگا اور وہ شخص جنت میں اپنا مکان مرنے سے پہلے ہی دیکھ لے گا۔ اگر خدانخواستہ پہلی بار زیارت نصیب نہ ہو تو لگاتار پانچ جمعہ یہ درود پڑھتا رہے انشاءاللہ گوہرِ مقصود کو حاصل کرلے گا۔

(۲) جس شخص کو سرورِ دوعالم ﷺ کی زیارت کی تڑپ ہو اور شوق کی کثرت ہو تو وہ باوضو ادب واحترام سے اس درود شریف کو کثرت سے پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلِّمْ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ۔ انشاءاللہ سرورِ دوعالم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

(جذب القلوب)

(۳) جو شخص جمعرات کو دو رکعت نفل ادا کرے اس طرح کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ آیۃ الکرسی اور گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے اور سلام کے بعد سو مرتبہ ان الفاظ سے درود شریف پیش کرے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ وَآلِهٖ وَسَلِّمْ۔ تو اسے سرورِ دوعالم ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔ کم از کم اسے یہ عمل تین جمعرات دہرانا چاہئے۔ بعض عشاق نے اس کا تجربہ بھی کیا ہے اور کامیابی سے سرفراز ہوئے ہیں۔

(کتاب الترغیب اہل السادات)

(۴) شیخِ محقق عبدالحق دہلوی فرماتے ہیں کہ اگر سوتے وقت (۷۰) مرتبہ یہ درود

شریف پڑھا جائے تو پڑھنے والے کو سرورِ دوعالم ﷺ کی زیارت نصیب ہو۔

درود شریف: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَمَعْدَنِ اِسْرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعُرُوْسِ مُمْلِكَتِكَ وَاِمَامِ حَضْرَتِكَ وَطِرَازِ مُلْكِكَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِكَ وَطَرَائِقِ شَرِيْعَتِكَ اَلْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِيْدِكَ اِنْسَانِ عَيْنِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ فِيْ كُلِّ مَوْجُوْدٍ عَيْنِ اَعْيَانِ خَلْقِكَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُوْرِ ضِيَائِكَ صَلٰوةً تَدُوْمُ بِدَوَامِكَ وَتَبْقٰى بِبَقَائِكَ لَا مُنْتَهٰى لَهَا صَلٰوةً تُرْضِيْكَ وَتُرْضِيْهِ وَتَرْضٰى بِهَا يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ

(کذافی الترغیب)

(۵) عاشقِ رسول شیخِ محقق عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ جو شخص دو رکعت نفل ادا کرے اس طرح کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد پچیس بار سورۃ اخلاص پڑھے اور بعد از سلام یہ درود شریف پڑھے۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ تو اسے سرورِ دوعالم ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔ ہاں اتنا یاد رہے کہ دل میں عشق ومحبت اور شوقِ زیارت ہو، گناہوں سے پاکیزگی حاصل ہو، ظاہری اور باطنی گناہوں سے بچاؤ پھر کامیابی وکامرانی کی سعادت سے بامراد ہو۔

يَا شَفِيْعَ الْوَرٰى سَلَامٌ عَلَيْكَ
يَا نَبِيَّ الْهُدٰى سَلَامٌ عَلَيْكَ
خَاتِمُ الْاَنْبِيَاءِ سَلَامٌ عَلَيْكَ
سَيِّدُ الْاَصْفِيَاءِ سَلَامٌ عَلَيْكَ
اَحْمَدُ لَيْسَ مِثْلُكَ اَحَدًا
مَرْحَبًا مَرْحَبًا سَلَامٌ عَلَيْكَ

(٦) بزرگانِ دین نے فرمایا ہے کہ زیارتِ رسول ﷺ کا طالب رات کو نبی ﷺ کے حلیہ مبارک کا مطالعہ کرے اور دل میں زیارت کا شوق لئے ہوئے سو جائے انشاء اللہ زیارت سے مشرف ہو۔اس سلسلہ میں ضروری ہے کہ رات کو سوتے وقت باوضو ہو، کپڑے پاکیزہ ہوں، بستر پاک ہو، خوشبو لگائے اور پھر حضور سرورِ دوعالم ﷺ کے حلیہ شریف کا تصور باندھے اور اس امید پر سوئے کہ حضور سرورِ دوعالم ﷺ کی زیارت ہو جائے۔حلیہ شریف درج ذیل ہے۔

حلیہ شریف

دنیا میں سب سے حسین چہرہ محمد مصطفےٰ ﷺ کا۔قد مبارک درمیانہ، نہ بہت دراز نہ مختصر، جسم مبارک کا رنگ سفید سُرخی مائل، جیسے گلاب کا پھول نہ بالکل سفید نہ گندمی، بال مبارک تیز سیاہ جیسے وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى نہ بالکل سیدھے نہ گھچے دار معمولی گھونگریالے، گیسو تا بگوش یعنی کان کی لو تک اور بعض اوقات کندھے تک، سر مبارک بڑا اور خوبصورت، پیشانی مبارک کشادہ۔

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

بھویں لمبی اور باریک

جس کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی
ان بھنوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

ان بھوؤں کے درمیان باریک سی رگ جو کبھی کبھی چمکتی تھی۔آنکھیں بڑی

بڑی انتہائی خوبصورت، پلکیں لمبی، آنکھ کی سفیدی تیز، پتلیاں خوب سیاہ اور سُرمئی یعنی قدرتی سُرمہ

اکھاں وچہ قدرتی سرمے دی دھاری
دلاں نوں چاک کردی جیوں کٹاری

بصارت کا یہ عالم کہ دن اور رات میں، اندھیرے اور اجالے میں، نزدیک و دور یکساں دیکھیں اور شرم وحیا کا یہ عالم کہ ہر وقت آنکھیں جھکی رہیں۔

نیچی نظروں کی شرم وحیا پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آگیا
اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

حضور ﷺ کی ناک مبارک لمبی اور باریک، رخسار مبارک کا رنگ چمکدار، رخسار مبارک نہ زیادہ ابھرے ہوئے نہ دبے ہوئے بلکہ درمیانہ، منہ چوڑا، ہونٹ پتلے جیسے گلاب کی پتیاں

پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

دانت چھوٹے چھوٹے سفید اور چمکدار جیسے سچے موتیوں کی لڑیاں اور انکے درمیان معمولی فاصلہ، داڑھی مبارک گھنی اور سیاہ، گردن مبارک اور کندھوں کے درمیان مہرِ نبوت (مہر نبوت گردن کے پیچھے دونوں شانوں کے درمیان تھی) محققین کے نزدیک اس کی جسامت کبوتر کے انڈے کے برابر تھی، گوشت کچھ اُبھرا ہوا تھا جس پر بال تھے اور

اس پر "محمد" لکھا تھا۔اسی مہرِ نبوت کو دیکھ کر حضرت سلمان فارسی ایمان لائے۔سینہ مبارک چوڑا اور رحمت کا گنجینہ، گلے مبارک سے سینہ کے برابر شکم تک اور پھر ناف تک بالوں کی باریک سی ڈور نہ دبی ہوئی نہ زیادہ ابھری ہوئی، بھرے ہوئے بازو جن پر کچھ بال، کسی قدر لمبی کلائیاں، چوڑی اور بھری ہوئی ہتھیلیاں، کندھوں اور کلائیوں پر بال، انگلیاں مبارک لمبی اور پتلی۔

انگلیاں پائیں وہ پیاری پیاری
جن سے دریائے رحمت ہے جاری
پنڈلیاں بھری ہوئی جن پر رونگٹے
ایڑیاں پتلی اور قدم بھرے ہوئے
ایک ٹھوکر میں احد کا زلزلہ جاتا رہا
رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں

چہرۂ انور بارعب جو اچانک دیکھتا اس پر رُعب اور ہیبت کے آثار نمایاں ہوجاتے اور جس خوش نصیب کو حضور ﷺ کی صحبت میں رہنا نصیب ہوجاتا تو آپ کے اخلاقِ کریمانہ کی وجہ سے آپ ہی کا ہوجاتا اور آپ کے بغیر دل نہ لگتا۔بدن مبارک کا رنگ گورا۔

اک مہ بدن گورا سا بدن
نیچی نظریں کُل کی خبریں
وہ سنا کے سخن دکھلا کے پھبن
مُرا پھونک گئے سب تن من دھن

چہرۂ انور پر فکر کے آثار نمایاں رہتے جیسے کچھ سوچ رہے ہوں جب کسی کی طرف نظر فرماتے تو پوری طرح منہ پھیر کر مخاطب فرماتے۔سرورِ دو عالم ﷺ نے کبھی قہقہہ نہیں لگایا صرف تبسم فرمایا کرتے اور جب تبسم فرماتے تو دانتوں سے نور کی شعاعیں ظاہر ہوتیں۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اس نور کی روشنی میں اپنی گم شدہ سوئی تلاش کر لیتی تھی۔

سوزنِ گمشدہ ملتی ہے تبسم سے تیرے
شام کو صبح بنا تا ہے اجالا تیرا

حضور ﷺ کے پسینہ مبارک میں گلاب کی سی خوشبو تھی جب کسی گلی سے گزر فرماتے تو مکانوں کے اندر رہنے والوں کو پتہ چل جاتا کہ حضور سرورِ دو عالم ﷺ کا گزر ہوا ہے۔مدینہ کے لوگ پسینہ مبارک کو خوشبو کی جگہ استعمال کرتے۔ایک شخص حاضرِ خدمت ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! میری بیٹی کی شادی ہے اور خوشبو میسر نہیں فرمایا سرورِ دو عالم ﷺ نے بوتل لاؤ ایک چھوٹی سی بوتل پیش کی گئی آپ ﷺ نے اپنا پسینہ مبارک اس میں بھر دیا اور فرمایا کہ اس کو اپنی بیٹی کے جسم پر لگا دو۔پسینہ مبارک اس کے جسم پر لگایا گیا تو سارا مدینہ خوشبو سے مہک اٹھا۔سبحان اللہ۔

ایسی خوشبو نہ دیکھی کسی پھول میں
جیسی خوشبو نبی کے پسینے میں ہے
پھول تو پھول کانٹوں میں بھی حُسن ہے
لُطف جنت سے بڑھ کر مدینے میں ہے

رسولِ خدا ﷺ جب چلنے کی حالت میں ہوتے تو زمین سکڑتی تھی حضور ﷺ

آہستہ چلتے مگر اصحابِ رسول کو بہت تیز چلنا پڑتا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے بالوں کو کبھی خضاب نہیں کیا، سرِ مبارک میں صرف چودہ بال سفید تھے اور داڑھی مبارک میں صرف چھ یعنی کل بیس بال سر اور داڑھی کے ملا کر سفید تھے۔ کھانے میں سرکہ، شہد میٹھی چیزیں اور کدو پسند فرماتے، گوشت بکرے کی دستی کا لیکن مرغ اور بٹیر کا گوشت بھی پسند فرماتے، ستو اور کھجور کثرت سے استعمال میں آتے، دیگچی کی کھرُچن بھی پسند فرماتے، جو کی روٹی اکثر کھجور کے ساتھ تناول فرماتے، حضور سرورِ دو عالم ﷺ کو سفید رنگ کا لباس پسند تھا، اکثر عمامہ قمیص اور تہہ بند استعمال فرماتے، عمامہ کے اندر ٹوپی بھی استعمال کرتے، چادر اور اکثر پیوند لگا کمبل اوڑھتے، بستر نہایت سادہ کبھی دو تہہ والا ٹاٹ اور کبھی چمڑے کا گدا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوتی تھی۔

(بروایت ترمذی و مشکوٰۃ شریف۔ ترجمہ: حکیم الامت حضرت مولانا مفتی احمد یار خان صاحب)

قبضہ میں جنکے ساری خدائی — اُنکا بچھونا ایک چٹائی
نظروں میں کتنی ہیچ ہے دنیا — صلی اللہ علیہ وسلم
کھانا جو دیکھو جو کی روٹی — بے چھنا آٹا روٹی موٹی
وہ بھی شکم بھر روز نہ کھانا — صلی اللہ علیہ وسلم
کبھی تھوڑی کھجوریں کھانا — پانی پی کر پھر رہ جانا
دو دو مہینہ یونہی گزارا — صلی اللہ علیہ وسلم

بیان کردہ طریقہ کے مطابق حلیہ شریف کا مطالعہ کر کے سونے سے زیارتِ رسول اللہ ﷺ کی قوی امید ہے۔

یَا شَفِیْعَ الْوَرٰی سَلَامٌ عَلَیْكَ
یَا نَبِیَّ الْهُدٰی سَلَامٌ عَلَیْكَ
وَاجِبٌ حُبُّكَ عَلَی الْمَخْلُوْقِ
یَا حَبِیْبَ الْعُلٰی سَلَامٌ عَلَیْكَ
اِنَّكَ مَقْصِدِیْ وَمَلْجَائِیْ
اِنَّكَ مُدَّعَا سَلَامٌ عَلَیْكَ
سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبِیْ وَمَوْلَائِیْ لَكَ
رُوْحِیْ فِدَا سَلَامٌ عَلَیْكَ

زیارتِ مصطفٰے ﷺ کے متعلق ہدایات

اب زیارتِ رسولِ مقبول ﷺ سے متعلق چند ہدایات بیان کی جاتی ہیں۔

(۱) حضور سرورِ دو عالم ﷺ جس پر کرم فرمائیں اس کو اپنی زیارت سے مشرف فرما سکتے ہیں سوتے جاگتے، جب چاہیں اور جس وقت چاہیں۔ جس خوش نصیب کو خواب میں حضور ﷺ کی زیارت ہوئی اس کی قسمت جاگ اُٹھی، اس کی بگڑی بن گئی۔ خواب میں حضور سرورِ دو عالم ﷺ کی زیارت بہت بڑی سعادت ہے ایسی سعادت کہ جس سے بڑھ کر کسی اور سعادت کا تصور نہیں ہو سکتا۔

(۲) اگر عالمِ بیداری میں حضور ﷺ کی زیارت نہ ہو تو خواب میں زیارت سے مشرف ہونا بھی سرمایۂ سکون، نعمتِ عظمٰی اور دولتِ کبریٰ ہے۔ بذاتِ خود بندۂ ناچیز کو یہ نعمتِ عظمٰی اور دولتِ کبریٰ (زیارتِ نبی ﷺ) دو دفعہ حاصل ہو چکی ہے۔

(۳) اس سعادت کا تعلق نہ کسب سے ہے اور نہ کسی کی محنت سے بلکہ یہ خدائے بزرگ وبرتر اور اس کے حبیبِ پاک ﷺ کی خصوصی کرم نوازی اور عطا کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔

(٤) یاد رکھیئے! جس نے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت کی اس نے آنحضرت ﷺ کے چہرۂ انور ہی کو دیکھا۔ وہ اسے قوتِ ایمانی کی دلیل سمجھے اور رحمت الٰہی کا فیضان۔

ایک دفعہ بندہ حضور قبلۂ عالم پیر سید محمد جلال الدین شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر تھا عرض کی حضرت یہ فرمائیے کہ اگر کسی کو خواب میں حضور ﷺ کی زیارت ہو اور خواب میں حضور ﷺ کی طرف سے کوئی حکم ملے تو کیا اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر حکمِ شریعت کے مطابق ہے تو بجالائے اگر اس کے برعکس ہو تو اپنی قوتِ سامعہ کے خلل پر محمول کرے یعنی یا تو اس کی سماعت میں فرق ہے یا اس کے نفس کی خطا ہے لہٰذا اپنی اصلاح کرے۔

(۵) جس خوش نصیب نے خواب میں سرورِ دوعالم ﷺ کی زیارت کی یقیناً اس نے حضور سرورِ دوعالم ﷺ کو ہی دیکھا کیونکہ شیطان میں یہ قوت ہی نہیں کہ وہ کسی نبی کی شکل اختیار کرے چہ جائیکہ وہ حضور ﷺ کی شکل اختیار کرے۔ حدیثِ پاک میں سرورِ دوعالم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے۔ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَتَمَثَّلَ فِیْ صُوْرَتِیْ ''جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا بلاشبہ اس نے مجھے ہی خواب میں دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کرسکتا''۔ عاقل را اشارہ کافی است۔

نیناں میں جو آن بسو نیناں ہی جھانپ لوں   نہ میں دیکھوں اور کو نہ توئے دیکھن دوں

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا   عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

نویں فصل

چالیس درود شریف

چالیس درود شریف

چالیس کا عدد اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے قرآنِ کریم میں ارشاد ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۝ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۖ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۝

(المؤمنون:۱۲،۱۳،۱۴)

ترجمہ:

اور بے شک ہم نے آدمی کو چُنی ہوئی مٹی سے بنایا پھر اسے پانی کی بوند کیا ایک مضبوط ٹھہراؤ میں، پھر ہم نے پانی کی بوند کو خون کی پھٹک کیا پھر خون کی پھٹک کو گوشت کی بوٹی پھر گوشت کی بوٹی کو ہڈیاں بنایا پھر ہم نے ان ہڈیوں پر گوشت پہنایا پھر اسے ایک صورت میں اُٹھان دی تو بڑی برکت والا ہے اللہ سب سے بہتر بنانے والا۔

اس آیہ کریمہ کی تشریح حدیثِ نبوی ﷺ میں یوں بیان ہوئی ہے۔

حدیث نمبر:1

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ اَنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا نُطْفَةً ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً ذَالِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكًا بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ عَمَلَهٗ وَاَجَلَهٗ وَرِزْقَهٗ وَشَقِيٌّ اَوْسَعِيْدٌ

ترجمہ:

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صادق و مصدوق ﷺ نے کہ تم میں سے ہر ایک کا مادہ پیدائش ماں کے پیٹ میں چالیس دن نطفہ رہتا ہے، پھر اسی قدر خون کی پھٹک، پھر اسی قدر لوتھڑا، پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے تو فرشتہ اس کے اعمال، اس کی موت، اس کا رزق، اس کا خوش نصیب ہونا یا بد بخت ہونا لکھتا ہے، پھر اس میں روح پھونک دی جاتی ہے۔ مادہ منویہ کی مختلف حالتیں تبدیل کرنے کا ذکر قرآنِ حکیم میں بیان ہوا ہے اور اس کی تشریح حدیثِ نبوی ﷺ سے بیان ہوئی کہ نطفہ پانی کی شکل چالیس دن تک ماں کے پیٹ میں رہتا ہے پھر چالیس دن تک سرخ رنگ کا خون اور پھر چالیس دن کے بعد جم کر گوشت بن جاتا ہے اور ہر نئی تبدیلی چالیس دن کے بعد آتی ہے اور پھر مکمل ڈھانچہ بننے کے بعد اس میں روح پھونک دی جاتی ہے۔

حدیث نمبر:2

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِيْ جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى كُتِبَ لَهٗ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا جس شخص نے چالیس روز تک اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے با جماعت نماز اس طرح ادا کی کہ پہلی تکبیر کو اس نے پالیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دو قسم کی نجات لکھ دیتا ہے ایک دوزخ کی آگ

سے نجات اور دوسری منافقت سے نجات۔ (رواہ ترمذی)

قرآنِ حکیم کی آیات اور حدیث پاک کی تشریح سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ چالیس کے عدد کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ ولادت سے پہلے ہڈیوں پر گوشت چسپاں ہونے تک مختلف حالتوں کی تبدیلی چالیس دن کے بعد وقوع پذیر ہوتی ہے۔ ولادت کے بعد ماں کی نفاس کی مدت بھی چالیس دن ہے۔ سیدنا آدم علیہ السلام کا خمیر چالیس سال تک ایک حالت میں رہا اور پھر چالیس سال میں خشک ہوا۔ انبیائے کرام علیہم السلام کی نبوت کا اعلان بھی چالیس سال کے بعد ہوتا ہے اور ہمارے پیارے نبی ﷺ پر پہلی وحی چالیس سال کی عمر میں نازل ہوئی۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعِیْنَ سَنَۃً

موسیٰ علیہ السلام سے کوہِ طور پر چالیس راتوں کا وعدہ لیا گیا۔ وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓی اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً یاد کرو جب ہم نے موسیٰ علیہ السلام سے چالیس راتوں کا وعدہ لیا۔

زائرین روضۂ رسول ﷺ کے لیے حکم ہے کہ وہاں چالیس نمازیں ادا کریں، بزرگانِ دین اور صوفیائے کرام چالیس دن کا چلّہ کاٹتے ہیں، چالیس روز کے بعد میت کے لیے ختم کا اہتمام کیا جاتا ہے اور عوام میں یہ بات بھی مشہور ہے کہ چالیس روز روح گھر کا چکر کاٹتی رہتی ہے اللہ جل جلالہ کو بھی چالیس کا عدد پسند ہے اور خود نبی ﷺ نے چالیس درودوں کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ اس لیے اس مناسبت سے چالیس درود شریفوں کو تحریر میں لایا جاتا ہے تاکہ لوگ انہیں وظائف میں شامل کریں، بلاناغہ پڑھیں تو اس سے بڑھ کر اور سعادت ہو ہی کیا سکتی ہے ورنہ بروز جمعۃ المبارک بعد نمازِ عشاء چالیس درود شریف پڑھ کر سوئیں انشاء اللہ! اللہ کی برکات نازل ہوں گی اور مصائب و

مشکلات سے نجات حاصل ہوگی۔

ہر درد کی دوا ہے صل علی محمد ﷺ

تعویذ ہر بلا ہے صل علی محمد ﷺ

انشاء اللہ! اس کے لیے جنت میں اعلیٰ درجات کے حصول کا ذریعہ ہوگا اور دوزخ سے نجات کا سبب بنے گا۔

جنت مقام ہو گا دوزخ حرام ہو گا

دل سے جس نے پڑھ لیا صل علی محمد ﷺ

ان چالیس درودوں میں سے آٹھ میں صلاۃ، آٹھ میں سلام، آٹھ میں صلاۃ و سلام، آٹھ مشترکہ جن کے آخر میں درود تاج بھی ہے۔

چالیس درود شریف بر صلوٰۃ وسلام باضافہ ترجمہ

1

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ

سب تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں اور بہتر عاقبت پرہیزگاروں

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ

کے لئے ہے۔اور درود و سلام ہو نبیوں اور رسولوں کے سردار پر

2

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ

سب تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں اور بہتر عاقبت پرہیزگاروں

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا رَحْمَةٍ لِّلْعَالَمِيْنَ

کے لئے ہے۔اور درود و سلام ہو ہمارے آقا پر جو رحمۃ للعالمین ہیں

وَعَلٰى اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَصَحْبِهِ الْمُكَرَّمِيْنَ

اوران کی آلِ پاک پر اوران کے عزت کرنے والے صحابہ پر درود وسلام ہو

3

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى

سب تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں اور درود وسلام ہو اس کے

رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ رَحْمَةٍ لِّلْعَالَمِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

رسول کریم پر جو رحمت ہیں سارے جہانوں کے لیے اوران کی آل پر اور

اَجْمَعِيْنَ

ان کے سب اصحاب پر

4

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ خَالِقِ السَّمٰوٰتِ

سب تعریفیں اللہ کو لائق ہیں جو پروردگارِ عالم ہے جو پیدا کرنے والا ہے

وَالْاَرْضِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى اِمَامِ الْاَنْبِيَاءِ

آسمانوں اور زمینوں کا اور درود و سلام ہو امام الانبیاء

وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى آلِهِ الطَّيِّبِيْنَ وَاَصْحَابِهِ الطَّاهِرِيْنَ

والمرسلین پر اور ان کی طیب آل پر اور ان کے

اَجْمَعِيْنَ

تمام اصحاب پاک پر

5

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ

سب خوبیاں اللہ کو جو مالک ہے سارے جہاں والوں کا بہت مہربان

يَوْمِ الدِّيْنِ ط وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى حَبِيْبِهِ الْمُصْطَفٰى

رحمت والا روزِ جزا کا مالک اور درود و سلام ہو اس کے حبیبِ مصطفٰی

وَرَسُوْلِهِ الْمُجْتَبٰى شَفِيْعِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ

اور اس کے رسولِ مجتبٰی پر جو ہمارے شفیع ہیں اور ہمارے آقا و مولیٰ یعنی محمد نبی

الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَحِبَّائِهٖ اَجْمَعِيْنَ

امی ﷺ پر اور درود وسلام ہو ان کی آل اور ان کے صحابہ اور ان کے تمام محبوں پر

6

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ

سب خوبیاں اللہ کو جو مالک ہے سارے جہاں والوں کا اور عاقبت بہتر ہے

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ

پرہیزگاروں کے لیے اور درود وسلام ہو رسولوں کے سردار پر جو نبیوں کے ختم

رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

کرنے والے جہانوں کے لیے رحمت ہیں اور ان کی آل اور تمام اصحاب پر

7

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى

سب تعریفیں اللہ کے لئے جو پالنہار ہے تمام جہانوں کا اور درود وسلام ہو

سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ

رسولوں کے سردار گنہگاروں کے سفارشی رحمت اللعالمین غریبوں کے

اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ رَاحَةِ الْعَاشِقِيْنَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا

غمخوار عاشقوں کے دل کا سکون ہمارے آقا ہمارے مولیٰ

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

یعنی محمد ﷺ پر اور ان کی آل اور ان کے تمام صحابہ پر درود و سلام

8

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِيْنَ

سب خوبیاں اللہ کو جو مالک ہے سارے جہاں والوں کا

رَبِّ الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمٰوٰتِ

جو مالک ہے آسمانوں اور زمینوں کا جو مالک ہے قرب والے فرشتوں کا

وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

اسی کے لیے کبریائی ہے آسمانوں اور زمینوں میں اور وہ غالب حکمت والا ہے

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ الْاَمِيْنِ

اور درود وسلام ہو اسکے رسول (غیب کی خبریں دینے والے) نبی عزت وشان

سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ اَنِيْسِ الْغُرَبَاءِ

والے امانتدار پر جو ہمارے سید ہمارے مولیٰ شفیع روزِ شمار غرباء اور مساکین کے

وَالْمَسَاكِيْنِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ اَجْمَعِيْنَ

غمخوار پر اوان کی آل اوران کے صحابہ پر اوران کے تمام اہلِ خانہ پر درود وسلام

9

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ

اے اللہ درود بھیج ہمارے سید اور ہمارے مولیٰ یعنی محمد ﷺ پر اور ہمارے

سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ

سید و مولیٰ یعنی محمد ﷺ کی آل پر جیسا درود بھیجا تو نے حضرت ابراہیم

وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ

اور ان کی آل پر بیشک تو حمد سراہا بزرگ و برتر ہے اے اللہ برکتیں

عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا

بھیج ہمارے سید اور ہمارے مولیٰ یعنی محمد ﷺ پر اور ہمارے سید و مولیٰ

مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

یعنی محمد ﷺ کی آل پر جیسے برکتیں بھیجیں تو نے حضرت ابراہیم اورانکی آل پر

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

بیشک تو حمد سراہا بزرگ و برتر ہے

10

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ ﷺ

اے اللہ درود بھیج محمد نبی امی پر ﷺ

11

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ

اے اللہ درود بھیج ہمارے سید اور ہمارے مولیٰ یعنی محمد ﷺ

سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ

اور ہمارے آقا و مولیٰ یعنی محمد ﷺ کی آل پر اور

الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ

اتاران کومقرب ٹھکانے پر جو تیرے پاس ہے

12

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ

اے اللہ رب العزت درود بھیج ہمارے آقا و مولیٰ یعنی محمد ﷺ پر

عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

جو تیرے بندۂ خاص ہیں اور تیرے رسول ہیں اور درود بھیج تمام مومن

وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

مردوں اور مومنہ عورتوں اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں پر

13

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الْقَائِمَةِ وَالصَّلٰوةِ النَّافِعَةِ صَلِّ

اے اللہ اس دعائے قائمہ کے مالک اور صلوٰۃ نافعہ کے مالک درود بھیج

عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّارْضِ عَنِّیْ رِضًا لَاتَسْخَطُ بَعْدَهٗ اَبَدًا

محمد مصطفٰی ﷺ اور راضی ہو جا مجھ سے ایسا راضی کہ کبھی ناراض نہ ہو

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کا درود بہت بڑے پیمانے سے پیمائش کیا جائے تو یوں پڑھا کرے۔

14

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ

اے اللہ ڈال تو اپنے درود اور اپنی برکات کو محمد النبی ﷺ پر

وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی

اور ان کی ازواجِ مطہرات امہات المؤمنین پر اور ان کی اولاد پر

اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

جیسا درود بھیجا تو نے ابراہیم پر بیشک تو حمد سراہا بزرگ و برتر ہے۔

حضرت حسن بصری سے روایت ہے جو شخص یہ چاہے کہ حضور سرورِ دو عالم ﷺ کے حوض سے جامِ محبت پیے تو وہ یہ درود شریف پڑھا کرے۔

15

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

اے اللہ درود بھیج محمد ﷺ اور ان کی آل پر اور ان کے اصحاب پر

وَاَوْلَادِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَصْهَارِهٖ وَاَنْصَارِهٖ

اور انکی اولاد پر اور انکی ازواج پر اور ان کے اہل خانہ ان کے سسرال ان کے انصار

وَاَشْيَاعِهٖ وَمُحِبِّيْهِ وَاُمَّتِهٖ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ

ان کے خاندان ان کے محبین اور ان کی امت پر اور ان سب کے ساتھ

اَجْمَعِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

مل کر ہم خاکساروں پر بھی اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان

16

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

درود بھیجے اللہ تعالٰی نبی امی پر اور ان کی آل اور تمام صحابہ پر

17

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ

تمام قولی عبادتیں اور مالی عبادتیں اللہ کیلئے ہیں سلام ہو تم پر اے نبی اور اللہ

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ

کی رحمتیں اور اس کی برکتیں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر

الصّٰلِحِيْنَ ط اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ

مُحَمَّدًا ﷺ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

محمد ﷺ اس کے بندۂ خاص اور اس کے رسول ہیں۔

18

اَلتَّحِیَّاتُ الزَّاکِیَاتُ لِلّٰہِ الطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ

تمام قولی عبادتیں تمام پاکیزگیاں اور مالی عبادتیں اللہ کیلئے ہیں سلام ہو

اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا

آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ

وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندۂ خاص اور اس کے رسول ہیں

19

اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ وَالصَّلٰوۃُ وَالْمُلْکُ لِلّٰہِ

تمام قولی عبادتیں مالی عبادتیں اور بدنی عبادتیں اور بادشاہت اللہ کیلئے ہے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں

20

اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ

ساری قولی عبادتیں مالی عبادتیں اللہ کیلئے ہیں سلام ہو آپ پر اے نبی

وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ

اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر

الصّٰلِحِیْنَ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں

مُحَمَّدًا ﷺ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط

گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندۂ خاص اور اس کے رسول ہیں۔

21

اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الزَّاکِیَاتُ لِلّٰہِ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ

تمام قولی عبادتیں مالی عبادتیں اور تمام پاکیزگیاں اللہ کیلئے ہیں میں گواہی دیتا

اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ

ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں

عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندۂ خاص اور رسول ہیں سلام

وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت و برکتیں

22

اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ

تمام قولی عبادتیں بابرکت عبادتیں مالی عبادتیں اللہ کیلئے ہیں سلام ہو

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ

آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر

الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ

اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتاہوں کہ اللہ کے سوا

مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ

کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

23

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ

تمام قولی عبادتیں مالی عبادتیں اللہ کیلئے ہیں سلام ہو تم پر اے نبی اور اللہ

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ

کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر

الصّٰلِحِيْنَ ط اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ

میں گواہی دیتاہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں

مُحَمَّدًا ﷺ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں

24

بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور سلام ہو رسولِ خدا ﷺ پر

25

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلِّمْ كَمَا تُحِبُّ

اے اللہ درود بھیج محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر اور سلام بھیج جس کو تو پسند

وَتَرْضٰى لَهٗ

کرے اور راضی ہو واسطے اس کے

26

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ وَاٰلِهٖ وَسَلِّمْ

اے اللہ درود بھیج محمد نبی ﷺ پر اور ان کی آل پر اور سلام بھیج

27

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

اے میرے رب درود اور سلام بھیج ہمیشہ سے ہمیشہ اپنے حبیب پر جو تمام

مخلوق میں بہترین ہے

28

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

اے اللہ درود بھیج ہمارے سیدنا محمد مصطفٰے ﷺ پر اور برکت بھیج اور سلام بھیج

29

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِیْ وَمَوْلَائِیْ وَمَلْجَائِیْ

اے اللہ درود بھیج اور سلام اور برکت بھیج میرے آقا میرے مولٰی اور میرے ملجاء

حَبِیْبِیْ وَشَفِیْعِیْ وَقُرَّةِ عَیْنِیْ وَرَاحَةِ قَلْبِیْ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ

جائے پناہ اور میرے شفیع اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور میرے دل کے

وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ط وَمَنْ تَبِعَهٗ بِاِحْسَانٍ اِلٰی

سکون محمد ﷺ پر اور ان کی آل اطہار پر اور ان کے تمام اصحاب پر

یَوْمِ الدِّیْنِ ط

اور جس نے ان کی تابعداری ساتھ نیکوئی سے قیامت کے دن تک

30

اَللّٰھُمَّ صَلِّ مِنَ الصَّلٰوةِ اَزْکٰھَا وَمِنَ التَّسْلِیْمَاتِ اَطْیَبَھَا

اے اللہ نہایت پاکیزہ درود بھیج اور انتہائی ستھرے سلام بھیج

وَمِنَ التَّحِیَّاتِ اَسْنٰھَا عَلٰی حَبِیْبِكَ وَمَحْبُوْبِكَ وَنَبِیِّكَ

اپنے حبیب اور اپنے محبوب اور اپنے نبی اور اپنے رسول

وَرَسُوْلِكَ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

جو ہمارے سید ہمارے مولٰی ہیں یعنی محمد ﷺ پر اور انکی آل اور انکے اصحاب

وَاَزْوَاجِهٖ وَاَحِبَّائِهٖ اَجْمَعِیْنَ ط

اور ان کی ازواجِ پاک اور تمام محبوں پر

31

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی

اے اللہ درود اور سلام بھیج اور برکت بھیج شمس الضحٰی بدرالدجٰے

کَهْفِ الْوَرٰی نُوْرِ الْهُدٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی

کھف الورٰی نورالہدی پر جو ہمارے آقا و مولٰی ہیں یعنی محمد مصطفٰے

وَرَسُوْلِ نِ الْمُجْتَبٰی وَاٰلِهِ الْکُرَمَاءِ وَاَصْحَابِهِ الْاَتْقِیَاءِ اَجْمَعِیْنَ

اور رسول مجتبٰے پر اور ان کی کرم واحسان والی آل پر اور انکے تمام متقی صحابہ پر

32

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی نَبِیِّكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَفِیِّكَ

اے اللہ درود اور سلام بھیج اپنے نبی اور اپنے رسول اور صفی

وَنَجِیِّكَ مُحَمَّدِ نِ الْمَبْعُوْثِ الَّذِیْ اُرْسِلَ اِلَی الْخَلْقِ

اور نجی پر وہ جو مبعوث ہوئے تمام مخلوقات کی طرف

کَآفَّةً وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ

اوران کی آل پر اوران کے تمام صحابہ پر

33

اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْعِبَادِ وَمُوَفِّقَھُمْ بِفَضْلِكَ لِلرَّشَادِ وَصَلِّ

اے اللہ بندوں کے مالک اوران کو اپنے فضل وکرم سے ہدایت کی توفیق

وَسَلِّمْ عَلٰی حَبِیْبِكَ الْاَكْرَمِ وَنَبِیِّكَ الْمُعَظَّمِ وَعَلٰی اٰلِهٖ

دینے والے درود وسلام بھیج اپنے حبیبِ اکرم اور اپنے نبیِ معظم پر اوران کی

وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَوْلِیَاءِ اُمَّتِهٖ اَجْمَعِیْنَ

آل پر اوران اصحاب اوران کی ازواج پر اورانکی امت کے سب اولیاء پر

34

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ رَسُوْلِكَ

اے اللہ درود اور سلام بھیج ہمارے آقا و مولا یعنی محمد ﷺ پر جو

الْمُرْتَضٰی وَنَبِیِّكَ الْمُجْتَبٰی وَصَفِیِّكَ الْمُصْطَفٰی مِنَ

تیرے رسول مرتضٰی ہیں اور تیرے نبی مجتبٰی ہیں اور تیرے صفی مصطفٰی ہیں

الصَّلَوٰتِ اَطْیَبَهَا وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعُلَمَاءِ اُمَّتِهٖ اَجْمَعِیْنَ

بہت ستھرے درودوں سے اوران کی آل پر اوران کے اصحاب اور علمائے امت پر

35

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ ھٰذَا الْعَبْدَ الْمِسْكِیْنَ وَوَالِدَیْهِ مِنْ

یا اللہ کر تو اس بندۂ مسکین کو اور اس کے والدین کو ان سعادت مند

هٰؤُلَاءِ السُّعَدَاءِ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَكَ وَتُحِبُّهُمْ وَاحْشُرْنَا

لوگوں سے جو تجھ سے محبت کرتے ہیں اور تو ان سے محبت کرتا ہے

مَعَهُمْ تَحْتَ لِوَاءِ حَبِیْبِكَ الْمُكَرَّمِ عَلَیْهِ وَعَلٰی

اور اٹھا ہم کو ان کے ساتھ اپنے محبوبِ مکرم کے جھنڈے کے نیچے

اٰلِهِ الْعِظَامِ وَاَصْحَابِهِ الْكِرَامِ اَجْمَلَ الصَّلَوٰتِ

ان شان والے محبوب اور انکی آلِ عظام اصحابِ کرام پر نہایت خوبصورت

وَاَزْكَی التَّسْلِیْمَاتِ

درود اور نہایت پاکیزہ سلام ہو

36

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ

اللہ ﷻ درود وسلام بھیجے اپنے حبیب یعنی محمد پر اور انکی آل اوران کے تمام صحابہ پر

37

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

اللہ ﷻ درود بھیجے آپ سرکار پر اور آپکی آل پر اور اصحاب پر اور برکتیں وسلام

38

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَلَّمْ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ

اللہ جل جلالہ درود بھیجے آپ پر اے رسولِ خدا اور سلام بھیجے آپ پر اے حبیبِ خدا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه وَسَلَّمْ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه

اللہ جل جلالہ درود بھیجے آپ پر اے رسولِ خدا اور سلام بھیجے آپ پر اے نبی اللہ

39

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰه

درود اور سلام ہو آپ پر اے ہمارے آقا اے رسولِ خدا

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَنَا يَا حَبِيْبَ اللّٰه

درود اور سلام ہو آپ پر اے ہمارے حبیب اور حبیبِ خدا

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّنَا يَا نَبِيَّ اللّٰه

درود وسلام ہو آپ پر اے ہمارے نبیِ ذیشان اے اللہ کے پیارے نبی

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْن

درود و سلام ہو آپ پر اے ہمارے آقا اے رحمت دو سرا

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قُرَّةَ عُيُوْنِنَا وَرَاحَةَ قُلُوْبِنَا

درود وسلام ہو آپ پر اے ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمارے دل کے چین

يَاشَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدَالْمُرْسَلِيْن

اے شفیعِ عاصیاں اور آپ کی آل پر اور اصحاب پر اے سید المرسلین

40

درود تاج

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا

اے خدا! رحمت کاملہ نازل فرما اوپر سردار ہمارے اور مالک ہمارے

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

محمد ﷺ کے اور اوپر آل سردار ہمارے اور مالک ہمارے محمد ﷺ

صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ . دَافِعِ

کے جو صاحبِ تاج اور معراج اور براق اور نشان کے ہیں دور کرنے والے

الْبَلَاءِ وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ

سختی اور وباء اور قحط اور بیماری اور درد کے۔

اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ

نام ان کا لکھا گیا ہے بلند کیا گیا ہے شفاعت کیا گیا ہے نقش کیا گیا ہے

فِي اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ . سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ . جِسْمُهٗ

بیچ لوح اور قلم کے سردار ہیں عرب کے عجم کے۔ جسم ان کا

مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِي الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ .

بہت پاک خوشبودار پاکیزہ روشن بیچ خانہ کعبہ اور حرم کے

شَمْسِ الضُّحٰی . بَدْرِ الدُّجٰی . صَدْرِ الْعُلٰی . نُوْرِ الْهُدٰی

آفتاب چاشت کے ماہتاب اندھیری رات کے مسند نشین بلندی کے نورِ راہِ ہدایت کے

کَهْفِ الْوَرٰی . مِصْبَاحِ الظُّلَمِ . جَمِیْلِ الشِّیَمِ . شَفِیْعِ الْاُمَمِ

پناہ مخلوق کے چراغ تاریکیوں کے مالک نیک عادتوں کے بخشوانے والے امتوں

صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ . وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ .

کے ،صاحب بخشش اور بزرگی اور اللہ نگہبان ہے ان کا

وَجِبْرِیْلُ خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ مَرْکَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ

اور جبرائیل خدمت گزار ہیں انکے اور براق سواری کو ہے ان کی اور معراج

سَفَرُهٗ وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَیْنِ

سفر ہے انکا اور سدرۃ المنتہٰی (جو بیری آسمان پر ہے) مقام ہے ان کا قاب قوسین

مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ

وصال الٰہی مطلوب ہے اور مطلوب مقصود ہے ان کا اور مقصود ان کے

مَوْجُوْدُهٗ . سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ . خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ . شَفِیْعِ

پاس موجود ہے ،سردار رسولوں کے ختم کرنے والے نبوت کے بخشوانے

الْمُذْنِبِیْنَ . اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ . رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ .

والے گنہگاروں کے، غمخوار مسافروں کے، رحمت واسطے عالموں کے

رَاحَةِ الْعَاشِقِیْنَ . مُرَادِ الْمُشْتَاقِیْنَ . شَمْسِ الْعَارِفِیْنَ

موجبِ آرام عاشقوں کے ،مراد مشتاقوں کے آفتاب خدا شناسوں کے

سِرَاجِ السَّالِکِیْنَ . مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِیْنَ . مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ

چراغ راہ چلنے والوں کے لالٹین مقربوں کے دوست رکھنے والے

وَالْغُرَبَآءِ وَالْمَسَاکِیْنِ . سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ . نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ .

محتاجوں اور مسافروں اور مفلسوں کے سردار جن اور انس کے نبی مکہ معظّمہ

اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ . وَسِیْلَتِنَا فِی الدَّارَیْنِ . صَاحِبِ قَابَ

مدینہ منورہ کے امام بیت المقدس اور کعبہ کے وسیلہ ہمارے بیچ آخرت اور دنیا کے صاحب

قَوْسَیْنِ . مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ وَالْمَغْرِبَیْنِ . جَدِّ الْحَسَنِ

مرتبہ مقدار دونوں کمانوں کے معشوق پروردگار مشرقوں اور مغربوں کے نانا امام حسن

وَالْحُسَیْنِ . مَوْلٰنَا وَمَوْلَی الثَّقَلَیْنِ . اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ

اور امام حسین کے، مالک ہمارے اور مالک جن و انس کے کنیت ابو القاسم محمد

ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ . نُوْرٍ مِّنْ نُوْرِ اللّٰهِ . یٰۤاَیُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ

بیٹے عبد اللہ کے ایک نور ہیں اللہ کے نور سے اے عاشقو!

بِنُوْرِ جَمَالِهٖ . صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا .

نورِ جمال آنحضرت ﷺ کے درود بھیجو ان پر اور انکی اولاد پر اور یاروں پر اور سلام بھیجو اور درود و سلام بھیجو ۔
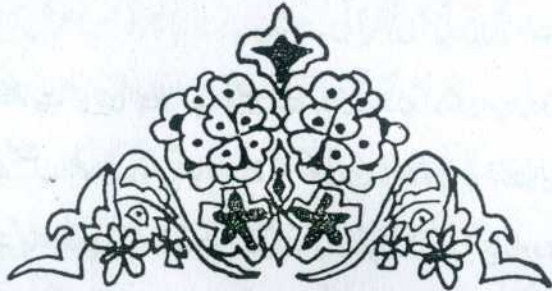
بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

دسویں فصل

درود شریف با الفاظ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ

درود شریف بالفاظ ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ''

سوال: بعض لوگوں کا خیال ہے کہ درود شریف بالفاظ '' اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ '' پڑھنا ناجائز ہے، حرام ہے، شرک ہے اس کے جواز کی دلائل سے وضاحت کریں۔ یہ سوال ایک خط کے ذریعے موصول ہوا جس پر سوال بھیجنے والے کا پتہ موجود نہ تھا؟

جواب: درود شریف بالفاظ ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ'' پڑھنا نہ صرف جائز نہیں بلکہ باعثِ سعادت وعظمت ہے کتبِ احادیث میں اس کا بین ثبوت ہے۔

(۱): عَنْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْنَا فِیْ بَعْضِ نَوَاحِیْھَا فَمَا اسْتَقْبَلَہٗ جَبَلٌ وَّ لَا شَجَرٌ اِلَّا وَھُوَ یَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ (مشکوۃ: باب المعجزات ،ترمذی والدارمی)

ترجمہ:

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سرورِ دوعالم ﷺ کے ساتھ مکہ کے بعض اطراف میں گیا راستے میں کوئی پہاڑ اور کوئی درخت ایسا سامنے نہ آیا جس نے یہ نہ کہا ہو ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ''۔ اشجار اور جبال کا یہ سلام مندرجہ بالا الفاظ کے ساتھ خود حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سنا۔ یہ ایک لحاظ سے تو سرورِ دوعالم ﷺ کا اعجاز ہے اور دوسرے لحاظ سے اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ سرورِ کائنات ﷺ کو ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ'' کے الفاظ سے درود وسلام بھیجنے میں کوئی

ممانعت نہیں۔ شرک یا حرام کہنا تو احادیث سے انکار اور صریحاً بے اعتدالی ہے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(۲): حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سرورِ دوعالم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھا سامنے جاتے ہوئے پہاڑوں کا ایک سلسلہ آیا ہم کچھ زیادہ دور نہ گئے تھے کہ ایک آواز آئی بڑی ہی سریلی اور بڑی مشتاقانہ آواز کوئی پڑھنے والا پڑھ رہا تھا ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ ،اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ'' میں نے اِردگرد چاروں طرف نگاہ دوڑائی آواز تھی مگر آواز والا نہ تھا دوبارہ پھر وہی آواز آئی مگر سلام پیش کرنیوالا نظر نہ آیا میں نے سرورِ دوعالم ﷺ کی خدمت میں عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان! ان پہاڑوں میں آپ کا کونسا مشتاق ہے جس کے درود وسلام پڑھنے کی مسلسل آواز آرہی ہے لیکن خود نہیں۔ سرورِ دوعالم ﷺ نے فرمایا کیا تجھے وہ پہاڑ نظر نہیں آتا ہے میں نے عرض کیا نعم یا رسول اللہ ہاں اے اللہ کے رسول ﷺ نظر آتا ہے اس کی سب سے اونچی چوٹی بھی نظر آتی ہے میں نے جواباً پھر (نعم) عرض کیا آپ ﷺ نے فرمایا اس چوٹی پر وہ پتھر بھی نظر آتا ہے میں نے عرض کیا نعم یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے فرمایا وہی پتھر ہی میری خدمت میں درود وسلام پیش کر رہا ہے۔

(شفا قاضی عیاض)

فائدہ: شفا قاضی عیاض کی اس روایت سے معلوم ہوا کہ دور سے آواز سن لینا حضور سرورِ کائنات ﷺ کا معجزہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کرامت ہے اور اس کے ساتھ یہ بھی واضح ہو گیا کہ بے جان چیزیں بھی سرورِ دوعالم ﷺ پر انہی الفاظ سے درود شریف پڑھتی ہیں۔

انسان تو اشرف المخلوقات ہے وہ بطریقِ اولیٰ اس چیز کا مستحق ہے کہ انہی الفاظ کے ساتھ درود وسلام پیش کرے۔ انسان عقل وفہم کی نعمتوں سے مالا مال ہے اسے تو ان پتھروں اور پہاڑوں سے سبق حاصل کرنا چاہیے چہ جائیکہ وہ شرک کہے اور ناجائز ٹھہرائے معاذ اللہ! ایسے انسان دراصل شعور وفہم کی نعمتوں سے خالی ہیں اور ان کے دل پتھروں سے سخت ہیں کَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً۔ پتھروں یا ان سے بھی زیادہ سنگدل۔ اللہ تعالیٰ سمجھ عطا فرمائے

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۳): دیوبندی مکتبۂ فکر کے مشہور عالم اور دیوبند کے پیرومرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے واضح الفاظ میں لکھا ہے کہ درود شریف بالفاظ "اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه" جائز ہے۔ دیکھئے (فتاویٰ امدادیہ)

(۴): ملائکہ کا وظیفہ بھی یہی درود شریف ہے "اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه" نیز زائرین جب روضۂ اطہر پر حاضری دیتے ہیں تو انہی الفاظ سے یوں صلوۃ و سلام عرض کرتے ہیں "اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه" مولانا محمد ذکریا صاحب نے اپنی کتاب "تبلیغی نصاب" میں لکھا ہے کہ میرے خیال میں ہر جگہ سلام کے ساتھ صلوۃ کو بھی ملانا چاہیے لہٰذا اس لحاظ سے یوں صلوۃ وسلام پیش کیا جائے۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه

یاد رکھنا چاہیے کہ درود شریف کا پڑھنا فرض بھی ہے، واجب بھی، سنت بھی،

مستحب بھی۔ زندگی میں ایک بار درود شریف پڑھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اور جس محفل میں جس جس مقام پر حضور سرورِ دوعالم ﷺ کا ذکر کیا جائے اور سرورِ دوعالم ﷺ کا اسمِ گرامی لیا جائے وہاں ایک بار درود شریف پڑھنا واجب اور بار بار پڑھنا مستحب ہے۔ جن مقامات اور مواقع پر درود شریف پڑھنا سنت ہے اُن کا پورا بیان چھٹی فصل میں گزر چکا ہے۔ وہاں سے استفادہ کریں۔

بعض حالات اور مقامات میں درود شریف پڑھنا مکروہ ہے ان میں یہ سات مقامات وحالات شامل ہیں۔

(۱) جماع

(۲) پاخانہ اور پیشاب کرتے وقت

(۳) سامانِ تجارت کی شہرت کے لیے

(۴) پھسلنے کی حالت میں

(۵) تعجب کی حالت میں

(۶) کسی جانور کو ذبح کرتے وقت

(۷) چھینک آنے پر

حضورِ اقدس ﷺ کے اسمِ گرامی کے ساتھ

ص، صل، صلعم نہ لکھنے کا بیان

سوال: بعض لوگ حضور ﷺ کا اسمِ گرامی لکھتے وقت ﷺ لکھنے کی بجائے ص

،صل، صلعم پر اکتفا کرتے ہیں۔ کیا یہ درست ہے؟

جواب: حضور ﷺ کا اسمِ گرامی جس مقام پر لکھا جائے اس کے ساتھ مکمل درود شریف ﷺ لکھنا چاہیے۔ آنحضرت ﷺ کے اسمِ گرامی کے ساتھ مکمل درود شریف نہ لکھنا باعثِ محرومی ہے اور یہ بھی عین ممکن ہے کہ اگر لکھنے والا درود شریف نہ لکھنے کی عادت بنا لے تو اللہ جل جلالہ کی گرفت میں بھی آجائے ''زاد السعید'' میں ایک حکایت یوں بیان کی گئی ہے کہ ایک کاتب جب کوئی کتاب لکھتا اور اس میں سرورِ دوعالم ﷺ کا اسمِ گرامی آجاتا تو محض بخل کی وجہ سے کہ کاغذ زیادہ صرف ہوگا درود شریف نہ لکھتا اللہ جل جلالہ نے اس کی گرفت فرمائی اس کے ہاتھوں میں ایک بیماری لگادی جس سے اس کے ہاتھ خود بخود گر کر ختم ہوگئے۔ ایک اور کاتب درود تو لکھتے یعنی صلی اللہ علیہ لیکن وسلم کا لفظ نہ لکھتے حضور سرورِ دوعالم ﷺ اس پر ناراض ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ بلاوجہ اپنے آپ کو چالیس نیکیوں سے محروم کرتے ہو وسلم کے چار حروف ہیں اور ہر حرف کی دس نیکیاں اور اس طرح وسلم نہ لکھنے سے چالیس نیکیاں خسارے میں رہیں۔

فائدہ: سرورِ دوعالم ﷺ ایک مسلمان کی چالیس نیکیوں کا خسارہ نہیں برداشت کر سکتے تو وہ لوگ جو مکمل درود شریف لکھنے کی طرف توجہ نہیں دیتے تو وہ اپنے خسارے کا خود ہی اندازہ کرلیں کہیں ﴿أُولَـٰئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ﴾ کے زمرے میں نہ شامل ہو جائیں۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کتابت کے دوران اگر آنحضرت ﷺ کا اسمِ گرامی بار بار آئے تو ہر بار مکمل درود شریف لکھے اور اکتاہٹ نہ محسوس کرے اور میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ اگر درود شریف لکھنے سے اکتاہٹ محسوس کی جائے تو یہ جنابِ رسالتِ مآب ﷺ سے محبت کی کمی کی علامت ہوگی جو ایک مسلمان کی شان سے بعید ہے۔

حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ لازمی امر ہے کہ حضور سرورِ دوعالم ﷺ کے ذکرِ پاک کے وقت انگلیوں اور زبان دونوں سے کام لیں مراد یہ ہے کہ زبان سے درود شریف کا وِرد رکھیں اور انگلیوں کو تحریر کے لیے کام میں لائیں۔

محمد بن عبد الرحمان سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب ''قول البدیع'' میں حضور سرورِ دوعالم ﷺ کے اسمِ گرامی کے ساتھ درود شریف لکھنے کی فضیلت میں کچھ احادیث بیان فرمائی ہیں ان احادیث سے بھی مسلمان کا مستفیض ہونا ضروری ہے۔

(۱) سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرورِ دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی کتاب میں میرے نام کے ساتھ درود شریف لکھے جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا اس وقت تک اسے ثواب ملتا رہے گا۔

(۲) فرمایا سرورِ دوعالم ﷺ نے کہ قیامت کے دن محدثین کرام بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوں گے اس طرح کہ ان کے ہاتھوں میں قلمیں اور دواتیں ہوں گی ربِ جلیل حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم فرمائے گا اے جبرئیل ان سے پوچھ یہ کون لوگ ہیں اور کیا چاہتے ہیں وہ عرض کریں گے رب العالمین! ہم احادیث پڑھنے اور لکھنے والے ہیں ارشادِ ربانی ہوگا جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ اور امن وسکون سے زندگی بسر کرو کیونکہ تم میرے حبیب پر کثرت سے درود بھیجتے تھے۔

(۳) سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا سرورِ دوعالم ﷺ نے کہ جو شخص میری امت سے کوئی علمی کتاب لکھے اور اس کے ساتھ درود شریف لکھے جب تک وہ کتاب پڑھی جائے گی اس کو ثواب ملتا رہے گا۔

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

بارگاہِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء میں اعلیحضرت عظیم المرتبت کا ہدیۂ عقیدت

کعبے کے بدر الدجیٰ تم پہ کروڑوں درود — طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود

شافعِ روزِ جزا تم پہ کروڑوں درود — دافعِ جملہ بلا تم پہ کروڑوں درود

جان و دلِ اصفیاء تم پہ کروڑوں درود — آب و گلِ انبیاء تم پہ کروڑوں درود

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا — جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

دل کرو ٹھنڈا میرا وہ کفِ پا چاند سا — سینہ پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں درود

ذات ہوئی انتخاب وصف ہوئے لاجواب — نام ہوا مصطفےٰ تم پہ کروڑوں درود

تم ہو حفیظ و مغیث کیا ہے وہ دشمن خبیث — تم ہو تو پھر خوف کیا تم پہ کروڑوں درود

تم سے جہاں کی حیات تم سے جہاں کا ثبات — اصل سے ظل بندھا تم پہ کروڑوں درود

تم سے کھلا بابِ جود تم سے سب کا وجود — تم سے ہے سب کی بقا تم پہ کروڑوں درود

گرچہ ہیں بے حد قصور تم ہو عفو و غفور — بخش دو جرم و خطا تم پہ کروڑوں درود

آس ہے نہ کوئی پاس ایک تمہاری ہے آس — بس ہے یہی آسرا تم پہ کروڑوں درود

خَلق تمہاری جمیل خُلق تمہارا جلیل — خَلق تمہاری گدا تم پہ کروڑوں درود

طیبہ کے ماہِ تمام جملہ رسل کے امام — نوشۂ مُلکِ خدا تم پہ کروڑوں درود

تم سے جہاں کا نظام تم پہ کروڑوں سلام — تم پہ کروڑوں ثنا تم پہ کروڑوں درود

تم ہو جواد و کریم تم ہو رؤف و رحیم — بھیک ہو داتا عطا تم پہ کروڑوں درود

شافی و نافی ہو تم کافی و وافی ہو تم — درد کی کردو دوا تم پہ کروڑوں درود

برسے کرم کی بھرن پھولیں نعم کے چمن — ایسی چلادو ہوا تم پہ کروڑوں درود

اک طرف اعدائے دین ایک طرف حاسدین — بندہ ہے تنہا شہا تم پہ کروڑوں درود

کر کے تمہارے گناہ مانگیں تمہاری پناہ — تم کہو دامن میں آ تم پہ کروڑوں درود

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی — کوئی کمی سرور تم پہ کروڑوں درود

قبل اذان یا بعد اذان درود شریف پڑھنے کے جواز میں

سوال: قبل اذان یا بعد اذان درود شریف پڑھنا کیسا ہے قرآن وحدیث سے اس کا جواب دیا جائے فی زمانہ بعض لوگ اسے غیر شرع ممنوع بدعت وغیرہ کہتے ہیں؟

جواب: قبل اذان یا بعد اذان صلوٰۃ وسلام جائز ومستحب ہے۔ پڑھنا کارِ ثواب اور نہ پڑھنا باعثِ محرومی زندگی میں کم از کم ایک بار درود شریف پڑھنا ہر مسلمان پر فرض ہے جس محفل ومجلس میں آپ ﷺ کا ذکر کیا جائے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا ذکر کرنے والے اور سننے والوں پر ایک دفعہ درود شریف پڑھنا واجب اور ہر بار مستحب۔

ارشادِ رب العالمین ہے:

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔

”بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو! ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجو“۔

اس فرمانِ عالی شان میں تمام کیفیات داخل ہیں یعنی درود شریف دن میں پڑھنا، رات میں پڑھنا، غمی میں پڑھنا، خوشی میں پڑھنا، اکیلے پڑھنا، جماعت میں پڑھنا، عرب میں، عجم میں، مشرق و مغرب میں، جنوب وشمال میں پڑھنا، خشکی میں تری میں، ہوا میں فضا میں پڑھنا، اذان کے اول و آخر پڑھنا، اونچی آواز سے پڑھنا، نیچی

آواز سے پڑھنا ہر طرح پڑھنا جائز ہے۔ اب اس مسئلہ کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے پہلے حصہ میں قبل اذان بعد اذان جوازِ درود پر حدیثِ پاک اور اس کی تشریح۔ دوسرے حصہ میں صلوٰۃ مع الاذان کی ابتدا کب کیسے ہوئی۔ تیسرے حصہ میں صلوٰۃ مع الاذان پڑھنے کا مسئلہ علمائے اہلسنت کے فتاویٰ کی روشنی میں۔

پہلا حصہ: قبل اذان یا بعد اذان جواز درود شریف

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشَرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ الخ

(رواہ مسلم)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں فرمایا رسولِ خدا ﷺ نے کہ جب تم مؤذن کو اذان کہتے سنو تو تم بھی اسی طرح کہو جو وہ کہہ رہا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ جل جلالہ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

تشریح:

اذان کے بعد درود شریف پڑھنا جائز ہے اس کا پڑھنا حدیثِ پاک سے ثابت ہے بلکہ بعض مؤذنین پہلے بھی درود شریف پڑھتے ہیں اس میں بھی حرج نہیں۔ شامی نے فرمایا کہ بوقت اذان درود شریف سنت ہے خیال رہے کہ اذان سے پہلے یا بعد بلند آواز سے درود شریف پڑھنا جائز ہے بلکہ ثواب بلاوجہ اسے منع نہیں کہہ سکتے۔

(مرآت شرح مشکوٰۃ: ۱:۴۱۱)

دوسرا حصہ: درود شریف اذان کے بعد کب اور کیسے شروع ہوا

درود شریف عندالاذان چھٹی صدی ہجری کو شروع ہوا سلطان صلاح الدین ایوبی تاریخ اسلام کے مایۂ افتخار عاشقِ رسول (ﷺ) فاتح بیت المقدس مجاہدِ اسلام عادل و دیندار، سلطان صلاح الدین ایوبی متوفی 589ھ نے چھٹی صدی ہجری میں اپنے دورِ حکومت میں بوقت اذان درود شریف بلفظ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه پڑھنے کا حکم دیا۔ باوجود اس کے کہ سلطان موصوف بذاتِ خود ایک جلیل القدر عالم و فاضل تھے۔ چھٹی صدی سے لیکر اب تک امامانِ دین و بزرگانِ عظام نے سلطان موصوف وصلوٰۃ وسلام پر فتویٰ جاری کرنے کی بجائے اس کی تائید وتصویب فرمائی ہے اور سلطان موصوف کو اپنی دعاؤں سے نوازا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

امام سخاوی:

امام محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی متوفی 902ھ نویں صدی ہجری کے جلیل القدر امام بزرگ اور حافظ ابن حجر عسقلانی شارح بخاری کے قابلِ فخر شاگرد اپنی کتاب ''القول البدیع فی الصلوة علی حبیب الشفیع'' میں فرماتے ہیں کہ مؤذن فجر اور جمعہ کی اذان سے پہلے اور تنگی وقت کے باعث مغرب کی اذان کے علاوہ باقی اذانوں کے بعد جو الصلوة والسلام پڑھتے ہیں اس کی ابتدا سلطان صلاح الدین یوسف بن ایوب ایوبی کے دورِ حکومت میں ہوئی۔ ان سے پہلے لوگ اپنے خلفاء پر السلام علی الامام الظاهر کہہ کر سلام کہتے تھے جبکہ سلطان نے اس بدعت کو ختم کر کے اس کی جگہ رسول

اللہ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام کا حکم جاری کیا۔ اللہ اسے اس کی جزائے خیر عطا فرمائے۔

اور اس کے مستحب ہونے کی دلیل اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿وافعلوا الخیر﴾ معلوم وظاہر ہے کہ صلوٰۃ وسلام اجل خیر وعبادت ہے اور اس کی ترغیب پر احادیث وارد ہیں پس حق بات یہ ہے کہ اذان سے پہلے یا بعد صلوٰۃ وسلام بدعتِ حسنہ ہے۔ جس کے کرنے والے کو اس کی اچھی نیت کے باعث اجر وثواب ہوگا۔ (القول البدیع: ۱۹۲)

امام شعرانی:

شیخ عبدالوہاب شعرانی متوفی 973ھ (جو کہ جامع شریعت وطریقت عارف باللہ اور محقق مذاہب اربعہ تھے) نے بھی امام سخاوی کی طرح سلطان موصوف کا واقعہ لکھتے ہوئے فرمایا ہے کہ سلطان عادل صلاح الدین نے روافض کے اپنے خلفاء پر سلام کی بدعت کو باطل کیا اور اسکی بجائے مؤذنوں کو ''الصلوة والسلام علیك یارسول الله'' پڑھنے کا حکم دیا اور شہروں اور دیہاتوں میں اس حکم کو نافذ کیا۔

(کشف الغمه: باب الاذان)

امام ابن حجر مکی:

(جو کہ محدثِ کبیر ملا علی قاری کے شاگرد ہیں) نے بھی امام سخاوی کے موافق مضمون نقل فرمایا ہے اور لکھا ہے ﴿ونعم ما فعل فجزاه الله خیرا﴾ یعنی صلاح الدین ایوبی نے اذان کے بعد صلوٰۃ وسلام کا طریقہ جاری فرما کر بہت اچھا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے جزائے خیر عطا فرمائے۔ (فتاوی کبیر)

ملا علی قاری نے اپنے زمانہ میں صلوٰۃ وسلام بوقت اذان کا ذکر فرما کر اپنے استاذ کی مانند اس کارِ خیر کی تعریف فرمائی۔

علامہ حصکفی نے درمختار میں

علامہ شامی نے ردالمختار میں

علامہ عمر بن نجیم نے نہر الفائق میں

علامہ سیوطی نے حسن المفاخرہ میں

علامہ حلبی نے سیرت حلبیہ میں

علامہ نبہانی نے سعادۃ الکونین میں

صلوٰۃ وسلام بوقتِ اذان کا ذکر فرمایا ہے اور اسے بدعتِ حسنہ قرار دیا ہے۔ (یعنی اچھی ایجاد) بفضلہٖ تعالیٰ اس تحقیق کی روشنی میں قبل اذان اور بعد اذان صلوٰۃ و سلام پڑھنے کا جواز اور استحباب ثابت ہوگیا جو آٹھ سو سال سے زائد عرصہ سے مختلف مقامات پر جاری ہے۔

کیا مانعین میں سے سلطان ایوبی اور دیگر آئمہ دین بزرگانِ دین ومحدثین کا کوئی ہم پلہ اور ہم پایہ موجود ہے، ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ تو ''چھوٹا منہ بڑی بات'' یہ کہاں کی عقل مندی ہے۔

سوال: ''صلوٰۃ وسلام بوقتِ اذان'' اذانِ بلالی کے خلاف ہے؟

جواب: اگر ''صلوٰۃ وسلام بوقتِ اذان'' اذانِ بلالی کے خلاف ہے تو کیا لاؤڈ سپیکر میں اذان پڑھنا اذانِ بلالی کے خلاف نہیں سپیکر میں اذان کی بدعت کو کیوں نہیں بند کیا جاتا کیا صرف درود شریف سے ہی بیر ہے، مخالفت ہے۔

المختصر ماخوذ اشتہار بوقت اذان صلوٰۃ وسلام

مرتبہ: پاسبان مسلک رضا حضرت مولنا الحاج ابوداؤد محمد صادق خطیب اعظم گوجرانوالہ۔

غلط فھمی کا ازاله: بعض لوگ کہتے ہیں کہ درود شرف ازان کے ساتھ تو ہم پاکستان بننے کے بعد سننے لگے ہیں اس سے پہلے تو اس مسئلہ کا وجود نہ تھا ایسے لوگوں سے گزارش ہے کہ انہوں نے آنکھ بھی پاکستان بننے کے بعد کھولی ہے اس سے پہلے ان کو کیا نظر آتا۔ دوسرے یہ کہ ایسے لوگوں کو سلطان صلاح الدین کے دورِ حکومت کا مطالعہ کرنا چاہیے اور پھر امام سخاوی، امام شعرانی، امام ابن حجر عسقلانی اور ملاعلی قاری جیسے محدثینؒ سے اس مسئلہ کی حقیقت معلوم کرنی چاہیے۔

''تنویر الحوالک شرح موطا امام مالک باب النداء'' میں ہے:

كَانَ يَقِفُ بِلَالُ عَلٰى بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْاَذَانِ وَيَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

یعنی بلال حبشی بعد اذان باب النبی ﷺ کے پاس کھڑے ہو کر بایں الفاظ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سلام بھیجتے تھے۔ ''تنویر الحوالک'' کی روایت سے منکرین اور مانعین کا اعتراض بھی اٹھ گیا اور اذان کے بعد بلال حبشی رضی اللہ عنہ کا سلام پڑھنا بھی ثابت ہوگیا اور معلوم ہوگیا کہ بعد اذان صلوٰۃ وسلام سنتِ بلالی ہے۔ بلکہ ناچیز عرض کرتا ہے کہ فرمانِ باری تعالیٰ صلوا وسلمو دونوں مطلق حکم ہیں اور کوئی شخص قبل اذان درود شریف پڑھنے کو ناجائز سمجھتا ہے تو اسے اس مطلق حکم قرآن کا مقید اس درجہ کا حکم پیش کرنا چاہیے جو کہ قرآن وحدیث میں نہیں ہے۔

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

تیسرا حصہ

درود شریف عندالاذان علمائے اہلسنّت کی روشنی میں

امامِ اہلِ سنت مجدد زمانہ حاضرہ مولانا اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان صاحب نور اللہ مرقدہٗ سے درود شریف عندالاذان کے متعلق چند سوالات کیے گئے آپ نے ان کے جواب ارشاد فرمائے ملاحظہ ہوں۔

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ صلوٰۃ جو بعد اذان بلفظ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ پڑھی جاتی ہے مخالف کہتا ہے کہ یہ فعل قرآن شریف اور حدیث شریف سے باہر ہے اور شارع اسلام کے خلاف ہے یا کوئی مجھے بتائے کہ یہ فعل فرض ہے یا واجب یا سنت یا مستحب۔ المختصر

الجواب: مخالف جھوٹا ہے اور شریعتِ مطہرہ پر افتراء کرتا ہے (وہ) ثبوت دے کہ شریعتِ مطہرہ نے اسے کہاں منع فرمایا ہے کہ خلافِ شرع کہتا ہے ہاں وہ فرداً مستحب ہے اور اصلاً فرض۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

"بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو! ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجو۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

رب تعالیٰ کا حکم مطلق ہے کیا اس میں کوئی استثناء فرمادیا ہے کہ اذان کے بعد

نہ بھیجو۔ جب پڑھا جائیگا اسی حکم کا امتثال ہوگا لہٰذا ہر بار درود شریف پڑھنے میں ادائے فرض کا ثواب ملتا ہے تو جتنا بھی پڑھیں گے فرض ہی شامل ہوگا۔ نظیر اس کی تلاوتِ قرآنِ پاک ہے کہ ویسے تو فرض ایک ہی آیت ہے اور اگر ایک رکعت میں سارا قرآنِ عظیم تلاوت کرے تو سب فرض ہی داخل ہے اور فرض ہی کا ثواب ملے گا سب ﴿فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰن﴾ کے اطلاق میں آتا ہے۔

(فتاوی رضویہ جلد دوم باب الاذان:۳۷۸)

احکامِ شریعت صفحہ ۱۷۷ پر ایک سوال کے جواب میں آپ کا ارشاد ہے کہ جس امر کا اللہ عزوجل قرآنِ عظیم میں مطلق حکم دیتا ہو خود اپنا اور ملائکہ کا فعل بتاتا ہوا سے بدعت کہہ کر منع کرنا انہی وہابیوں کا کام ہے اور وہابیہ گمراہ نہ ہوں گے تو ابلیس بھی گمراہ نہ ہوگا کہ ان کی گمراہی اس سے ہلکی ہے وہ کذب کو اپنے لیے بھی پسند نہیں کرتا اسی لئے اس نے ﴿اِلَّا عِبَادَكَ مِنْھُمُ الْمُخْلَصِیْنَ﴾ استثناء کردیا ہے اور یہ اللہ عزوجل پر جھوٹ کی تہمت رکھتے ہیں ﴿قَاتَلَھُمُ اللّٰہُ اَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ﴾ صلوٰۃ بعد اذان ضرور مستحسن ہے۔

ساڑھے پانچ سو برس سے زائد ہوئے بلادِ اسلام حرمین شریفین ومصر وشام وغیرہ میں جاری ہے "درمختار" میں ہے۔

والتسلیم بعدالاذان حدث فی ربیع الآخر ۷۸۱ سبع مائة واحدی وثمانین فی عشاء لیلة الاثنین ثم یوم الجمعة ثم بعد عشر سنین حدث فی کل المقرب ثم فیها مرتین وبدعة حسنة

قول البدیع امام سخاوی میں ہے۔

والصواب انه بدعةحسنة یؤجر فاعله۔ والله عنده حسن الصواب

اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت سے اقامت سے قبل درود شریف پڑھنے پر سوال کیا گیا کہ اقامت کے ساتھ جہر سے درود شریف پڑھنا کیسا ہے تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا درود شریف قبل امامت پڑھنے میں حرج نہیں مگر اقامت سے قبل درود شریف کی آواز اقامت سے ایسی جدا ہونی چاہیے کہ امتیاز رہے۔

(فتاوی رضویه جلد دوم: ۳۵۱)

معلوم ہوا جب اقامت سے پہلے درود شریف پڑھنے میں حرج نہیں تو اذان سے قبل کیا حرج ہے۔

غلط فهمی کا ازاله: یہ آوازوں میں امتیاز اقامت کے لیے ہے اعلیٰ حضرت نے اقامت کے لیے تاکید فرمائی ہے اذان کے متعلق نہیں کیونکہ اذان میں تو امتیاز ہو ہی جاتا ہے کہ اذان کی آواز بلند اور پورے زور اور درود شریف کی آواز کی بہ نسبت اذان کے آواز کے کم ہی ہوتی ہے اقامت میں خصوصاً اس لیے امتیاز کا ذکر کیا گیا ہے کہ چونکہ اقامت بھی پست آواز سے اور درود شریف بھی پست آواز سے اس لیے درود شریف کی آواز پست کردیں اور اقامت کی آواز کچھ بلندر ہے تاکہ امتیاز رہے۔

یَـا رَبِّ صَـلِّ وَسَـلِّـمْ دَائِـمـاً اَبَـداً
عَـلٰـی حَبِیْبِكَ خَیْـرِ الْـخَـلْـقِ کُـلِّهِـمِ

عرب ممالک میں درود شریف عند الاذان پڑھا جاتا ہے عینی گواہ مولنا شفیع اوکاڑوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ 1962ء میں حج کرنے گئے اس سفر میں حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دی آپ اپنی کتاب راہ عقیدت ص:5 پر رقمطراز ہیں کہ ابھی وضو کر رہے تھے کہ (ظہر) کی اذان شروع ہوگئی اذان سن کر دل بہت خوش

ہوا عرب کے مخصوص لہجے میں مؤذن صاحب کی آواز فضا میں گونج رہی تھی اذان کے بعد صلوٰۃ شروع ہوئی۔

اَلـصَّـلٰـوةُ وَ السَّلَامُ عَـلَیْكَ یَـا سَیِّـدَنَـا یَـا رَسُوْلَ اللّٰـه
اَلـصَّـلٰـوةُ وَ السَّلَامُ عَـلَیْكَ یَـا حَبِیْـبَـنَـا یَـا رَسُوْلَ اللّٰـه
اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ وَخَاتَمَ رَسُوْلَ اللّٰه

فائده: پتہ چلا کہ حضور غوث الاعظم محی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پرانوار پر درود شریف بعد اذان پڑھا جاتا ہے۔

مشہور صحابی حضرت سلمان فارسی، جلیل القدر صحابی حضرت جابر بن عبد اللہ اور حضرت حذیفہ الیمانی رضی اللہ عنہم کے مزارات پر حاضری کے متعلق "راہِ عقیدت ص:53" پر لکھتے ہیں کہ مذکورہ بالا صحابہ کرام علیہم الرضوان کے مزارات پر ٹیکسی کھڑی کر کے اندر گئے ہی تھے کہ نمازِ ظہر کی اذان کی آواز لاؤڈ سپیکر سے بلند ہوئی سبحان اللہ مؤذن صاحب نے اس انداز سے عربی لہجہ میں اذان کہی کہ بے ساختہ زبان سے سبحان اللہ ماشاء اللہ نکل رہا تھا اذان کے بعد صلوٰۃ پڑھی گئی بایں الفاظ۔

اَلـصَّـلٰـوةُ وَ السَّلَامُ عَـلَیْكَ یَـا سَیِّـدَنَـا یَـا رَسُوْلَ اللّٰـه
اَلـصَّـلٰـوةُ وَ السَّلَامُ عَـلَیْكَ یَـا حَبِیْـبَـنَـا یَـا رَسُوْلَ اللّٰـه
اَلـصَّـلٰـوةُ وَ السَّلَامُ عَـلَیْكَ یَـا نَبِیَّـنَـا یَـا نَبِـیَّ اللّٰـه
اَلـصَّـلٰـوةُ وَ السَّلَامُ عَـلَیْكَ یَـا سَیِّـدَنَـا یَـا رَحْمَةً لِّلْـعٰـلَمِیْن
اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْن

فائده: پتہ چلا صحابہ کرام علیہم الرضوان حضرت سلمان فارسی، جابر بن عبد اللہ اور

حضرت حذیفہ الیمانی رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مقدس مزارات پر بھی درود شریف بعد اذان پڑھا جاتا ہے۔

''راہ عقیدت ص:90'' پر لکھتے ہیں کہ دمشق کی تقریباً ہر مسجد میں ہر اذان کے بعد بایں الفاظ صلوٰۃ پڑھی جاتی ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّدَنَا یَا نَبِیَّ اللّٰہ

''راہِ عقیدت ص:97'' پر رقمطراز ہیں کہ پھر بیت المقدس میں عصر کی نماز پڑھ چکنے کے بعد مسجد شریف میں بیٹھا درود شریف پڑھتا رہا مغرب کی اذان ہوئی سبحان اللہ مؤذن نے عرب کے مخصوص لہجے میں اذان دی اور اذان کے بعد صلوٰۃ پڑھی۔

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّدَنَا یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

فائدہ : ثابت ہوا قبلۂ اول بیت المقدس میں بھی درود شریف بعد اذان پڑھا جاتا ہے۔ مزید برآں

شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں۔

''غور فرمائیے کہ جب کوئی شخص سورۃ اخلاص سے محبت کی وجہ سے اس کی قرأت کو نماز کے اندر لازم کرے تو حضور فرماتے ہیں کہ اس کی محبت نے تم کو جنت میں داخل کر دیا تو جو لوگ حضور ﷺ کی محبت کی وجہ سے اذان کے اول و آخر درود شریف پڑھتے ہیں وہ کیونکر اس بشارت سے محروم ہوں گے۔ حالانکہ انہوں نے درود شریف کو نہ

کسی عبادت میں داخل کیا ہے نہ اس کو لازم قرار دیا محض ذوق شوق سے حضور ﷺ کی محبت میں اذان کے اول و آخر نقل کر کے اختلافِ لہجہ سے اس درود کو پڑھتے ہیں اور جب کہ درود شریف پڑھنے کے عموم واطلاق میں ہر وقت بھی شامل ہے اور مامور شرعی کے حکم میں داخل ہے اور خصوصاً اذان کے بعد درود شریف پڑھنے کے لیے احادیث بھی وارد ہیں۔ (ذکر بالجهر: ٢٤٠)

حضرت علامہ مفتی غلام رسول صاحب دار العلوم جماعتیہ قبل اذان یا بعد اذان درود وسلام کے متعلق لکھتے ہیں۔

''جائز ہے قرآن پاک نے مطلقاً حکم درود شریف پڑھنے کا فرمایا ہے کسی وقت یا زمانہ کے ساتھ مقید نہیں فرمایا۔ اندریں وقت درودِ پاک پڑھنا خواہ قبل اذان یا بعد اذان باعثِ ثواب ہے۔ لہٰذا اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ پڑھنا قبل اذان یا بعد اذان ہر طرح جائز ہے۔ (فتاوی جماعتیه: ١٢٥تا ١٣٠)

ایک دفعہ بندۂ ناچیز بھکھی شریف میں قبلۂ عالم جلال الملت والدین فقیہ اعظم مفتی اعظم حضرت پیر سید محمد جلال الدین شاہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھا اذان کے ساتھ درود شریف پڑھنے کے سوال پر آپ نے فرمایا کہ اذان کے بعد متصل درود شریف پڑھنا چاہیے اس کے بعد دعا مانگنی چاہیے اس موقع پر آپ نے مسلم شریف کی حدیث کا حوالہ دیا اور فرمایا مسلم شریف کی حدیث میں ہے۔

ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّہٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرًا ثُمَّ صَلُّوا اللّٰہَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ یہاں پر درود کا ذکر پہلے ہے اور دعا کا بعد میں ہے۔

میں حیران ہوں کہ اتنی جلیل القدر ہستی فقیہ اعظم مفتی اعظم قدس اللہ سرہٗ تو

فرمائیں کہ اذان کے بعد درود پڑھنا چاہیے اس کے بعد دعا مگر بعض لوگ جزو کی فکر میں ڈوبے رہتے ہیں کہ اذان کے ساتھ درود نہ پڑھو کہیں جزو نہ بن جائے۔

دیکھئے قرآنِ کریم میں ہر سورۃ سے پہلے سورۃ کا نام اس کا مکی ہونا، مدنی ہونا، سورۃ کے اندر آیات ورکوع کی تعداد اور بسم اللہ شریف یہ چیزیں لکھی ہوتی ہیں مگر کسی نے اب تک ان چیزوں کو بطورِ تلاوت پڑھا نہیں نہ جزو سمجھا نہ جزو مانا تو درود شریف تو آج تک کسی نے اذان کے ساتھ لکھا نہیں صرف مؤذنین حضرات ذوق وشوق سے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی محبت میں اذان کے اول و آخر اختلاف لہجہ کے ساتھ پڑھتے ہیں تو جزو کیسے بن جائے گا کیا زبردستی جزو بن جائے گا۔

اس کے باوجود اگر جزو کا زیادہ خطرہ ہے تو چلو اتصال سے نہ پڑھو انفصال سے پڑھ لو پہلے دعا مانگ لو پھر درود اب تو خطرہ بھی ٹل گیا۔

(مولینا غلام علی اشرفی اوکاڑوی کا فتویٰ)

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اور اہلِ شریعت کہ اذان سے پہلے صلوٰۃ وسلام پڑھنا مستحب ہے یا نہیں قرآن وحدیث کی روشنی میں ارشاد فرمائیں۔

شکریہ محمد صدیق۔ خانیوال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب: اذان سے پہلے یا بعد صلوٰۃ وسلام بر خیر الانام ﷺ امرِ مستحسن ہے اور موجبِ خیر وسعادت ہے اور اس کے جواب پر شک کی کوئی گنجائش نہیں۔ اللہ جل جلالہ کا ارشاد ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

آیۂ کریمہ مطلق ہے، اس میں کسی قسم کی قید نہیں۔ ہاں جو شخص قبل الاذان یا بعد پڑھنے پر معترض ہوا سے چاہیے کہ نصِ قطعی سے کوئی قید دکھائے جس سے ثابت ہو کہ اذان سے پہلے پڑھنا ممنوع ہے ورنہ اپنی ضد سے باز آئے۔ اور دنیا وآخرت کی شکایت کا مستحق نہ بنے۔ نیز مفتی محمد شفیع دیوبندی نے "معارف القرآن" میں قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ کے تحت لکھا ہے کہ ہر اہم کام سے پہلے اللہ جل جلالہ کی حمد اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر صلوٰۃ وسلام پڑھنا مستحب ہے اور ظاہر ہے کہ اذان بھی ایک اہم کام ہے۔

الجواب الصحیح ابو الفضل غلام علی اشرفی او کاڑوی

نوٹ: محبی و مشفقی مولینا حافظ محمد یونس صاحب چشتی خطیب جامع مسجد نوری منگا ہملٹ سے یہ فتوی موصول ہوا۔

حضرت العلامہ مفتی محمد حسین نعیمی رکن اسلامی مشاورتی کونسل وشیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ لاہور اپنے فتوی میں لکھتے ہیں۔

زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھنا مسلمان کی سعادت اور موجبِ شفاعت ہے۔ اذان سے قبل یا بعد درود شریف پڑھنا بھی جائز ہے۔ یہ فتویٰ خلیل احمد جہانیاں منڈی ملتان والے کے پاس موجود ہے۔

مفتی غلام سرور قادری ایم اے اسلامک لکھتے ہیں۔

اذان سے قبل صلوٰۃ وسلام پڑھنا مشروع ومسنون ہے۔

(مسئلہ صلاۃ و سلام : ٤)

ہماری اس تحقیق سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔
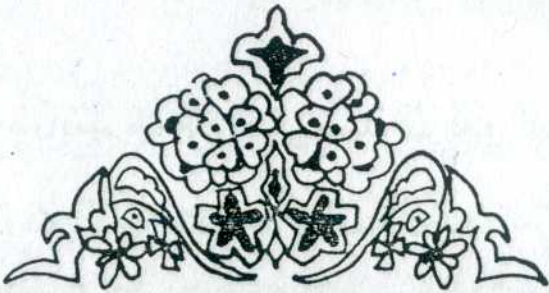
- یہ کہ درودِ پاک عندالاذان پڑھنا مسلم شریف کی حدیث سے ثابت ہے۔
- درود شریف بعد اذان کی اصل حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ثابت ہوئی ہے جس کی باقاعدہ ترویج چھٹی صدی ہجری میں ہوئی۔
- درود شریف عندالاذان عراق، شام، القدس، مصر، پاکستان، ہندوستان، جاپان، ایران، خصوصاً حضرت غوث الاعظم، حضرت سلمان فارسی، حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت حذیفہ الیمانی رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مزارات پرانوار اور بیت المقدس میں جاری ہے۔۹۸ فیصد علماءِ اہلسنّت کا فتویٰ اسکے جواز اور استحباب پر ہے۔

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مردِ ناداں پر کلام نرم و نازک بے اثر

يَـا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِـمًـا اَبَـدًا
عَـلٰـى حَبِيْبِكَ خَيْـرِ الْـخَلْـقِ كُـلِّهِـمِ

حضرت حوا علیہا السلام کا مہر درود شریف

ان ایمان افروز حکایات کی ابتداء ہم مدارج النبوت سے کرتے ہیں۔ تو لیجئے پڑھیئے! اوران حکایات سے فضیلتِ درود وسلام معلوم کیجئے اور اپنا ایمان تازہ کیجئے۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ

حکایت نمبر۱: روایت ہے کہ جب حضرت حوا علیہا السلام پیدا کی گئیں تو حضرت آدم علیہ السلام نے قربت چاہی فرشتوں نے باجازت رب العالمین عرض کی ابھی یہ تمہارے نکاح میں نہیں آئیں ٹھہریئے تاکہ نکاح ہو جائے اور حق مہر ادا کریں۔ آدم علیہ السلام نے فرمایا حق مہر کیا ہے فرشتوں نے جواب دیا بیس مرتبہ نبی اکرم مُحمّد رسول اللہ ﷺ پر درود شریف بھیج دو۔ چنانچہ آدم علیہ السلام نے بیس مرتبہ درود شریف پڑھا۔ حق تعالےٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کا نکاح حضرت حوا سے فرمایا اور کلامِ اقدس سے خطبہ پڑھا تب حضرت حوا ان پر حلال ہوئیں۔

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

بروزِ قیامت درود شریف کا فائدہ

حکایت نمبر۲: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بروزِ قیامت حضرت آدم علیہ السلام عرشِ الٰہی کے پاس سبز لباس پہنے ہوئے اپنی اولاد میں سے جنت و دوزخ کی طرف جانے والوں کو دیکھ رہے ہوں گے کہ اچانک آپ کی نگاہ حضور علیہ

الصلوۃ والسلام کی امت میں سے ایک مسلمان پر پڑے گی۔ فَيُنَادِيْ اٰدَمُ يَا اَحْمَدُ يَا اَحْمَدُ آدم علیہ السلام حضور انور ﷺ کو پکاریں گے یا احمد، یا احمد یہ دیکھئے! آپ کی امت میں سے ایک شخص کو فرشتے پکڑے ہوئے دوزخ میں لئے جا رہے ہیں۔ حضورِ اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ آدم علیہ السلام کی پکار سن کر میں فرشتوں سے کہوں گا۔ يَارُسُلَ رَبِّيْ قِفُوْا اے میرے رب کے سپاہیو ٹھہرو! فرشتے عرض کریں گے۔ لَا نَعْصِي اللّٰهَ مَا اَمَرَنَا ہم اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے حضور ﷺ فرماتے ہیں میں اللہ جل جلالہ سے عرض کروں گا یا اللہ تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ تمہیں امت کے حق میں رسوا نہ کیا جائے گا۔ چنانچہ حکمِ خداوندی ہوگا۔ اَطِيْعُوْا مُحَمَّدًا فرشتو! محمد مصطفےٰ کی فرمانبرداری کرو اور اس بندہ کو میزان کی طرف لے چلو، اعمال کا وزن کرو۔ فرشتے اسے میزان کی طرف لے چلیں گے اس کے اعمال دوبارہ تولے جائیں گے۔ امت کے غم خوار اپنی جیب سے کاغذ کا ایک نہایت سفید چھوٹا سا پرچہ نکال کے میزان کے داہنے پلے پر رکھ دیں گے اور فرمائیں گے بِسْمِ اللّٰہ اب ترازو اٹھاؤ۔

برادرانِ اسلام! اس پرچہ کے رکھتے ہی نیکیوں والا پلّہ بھاری ہو جائے گا اور برائیوں والا ہلکا فَيُنَادِيْ سَعُدًا فرشتہ پکار اٹھے گا مبارک ہو نجات ہوگئی اسے جنت میں لے چلو۔ وہ شخص اپنی نجات و بخشش کا سامان دیکھ کر عرض کریگا بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ آپ پر میرے ماں باپ پر قربان! اے نیک صورت وسیرت بزرگ و برتر آپ کون ہیں۔ سیّد الکونین ﷺ فرماتے ہیں۔ فَاَقُوْلُ اَنَا نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَهٰذَا صَلٰوتُكَ كُنْتَ تُصَلِّيْ عَلَيَّ تو میں کہوں گا میں تیرا نبی محمد رسول اللہ ہوں اور یہ دُرود ہے جو تو مجھ پر پڑھا کرتا تھا یہ آج تیرے کام آگیا۔ (زرقانی)

فائدہ: دُرود شریف سے ہی ہماری ابتدا ہے۔ مدارج النبوت روایت پڑھ کے معلوم کرلیں کہ حضرت حواء بھی آدم علیہ السلام پر حلال ہوئیں تو درود شرف کی برکت سے کہ حق مہر دُرود شریف ہی ٹھہرا۔ اور درود سے ہی ہماری انتہا کہ آخرت میں دُرود شریف کی برکت سے ہی نجات کی امید ہے۔ پتہ چلا! دنیا وآخرت دونوں جہانوں میں کام آنے والی چیز درود شریف ہی ہے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا   عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

قبر میں درود شریف کا فائدہ

حکایت نمبر۳: شیخ شبلی سے نقل کیا گیا ہے کہ میرے پڑوس میں ایک آدمی مرگیا۔ میں نے اس کو خواب میں دیکھا اس سے پوچھا کیسے گزری۔ اس نے جواب دیا بہت پریشانیاں آئیں منکر نکیرین کے سوال کا کوئی جواب نہ بنتا تھا، پریشان تھا۔

عرض کی! یا اللہ یہ مصیبت کہاں سے آئی، کیا میں اسلام پر نہیں مرا۔ آواز آئی یہ دنیا میں تیری زبان میں بے احتیاطی کی وجہ سے ہے۔ جب فرشتوں نے مجھے سزا دینے کا ارادہ کرلیا تو فوراً ایک انتہائی حسین وجمیل شخص میرے اور فرشتوں کے درمیان حائل ہوگیا اس میں سے بہترین قسم کی خوشبو آرہی تھی اس نے مجھ کو فرشتوں کے جوابات سکھا دیئے۔ میں نے جوابات دے دیئے عذابِ قبر سے نجات ہوگئی میں نے اس حسین شخص سے پوچھا من انت آپ کون صاحب ہیں انہوں نے جواب دیا میں ایک اللہ کا بندہ ہوں جو تیرے کثرتِ درود سے پیدا کیا گیا ہوں۔ جب تجھ پر مصیبت آئی تو مجھے حکم دیا گیا کہ میں تیرے کام آؤں۔ (جذب القلوب باب سترھواں)

فائدہ: یہ بات تحقیق شدہ ہے کہ مرے بعد اچھے اعمال اچھی صورت میں بُرے اعمال بُری صورت میں نظر آتے ہیں۔ چنانچہ اچھے اعمال اچھے لوگوں کے لئے سکون، چین، اطمینان کا باعث بنتے ہیں اور بُرے اعمال بُرے انسان کے لئے سخت پریشانی و گھبراہٹ کا سبب بنتے ہیں۔

اس حکایت سے یہ معلوم ہوگیا کہ دُرود شریف درود خوانوں کے لئے آرام، راحت، سکون، چین سے اور تکلیف کے دور ہونے کا سبب بنے گا، اور خوبصورت شکل و صورت میں آکر درود خوانوں کی مدد بھی کرے گا۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا   عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

آدھا درود شریف پڑھنے کا نقصان

حکایت نمبر۴: حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضور سرورِ دو عالم ﷺ کی زیارت کی اس حال میں کہ میں نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے آپ سے کچھ ناراض پایا۔ میں دوڑ کے آگے بڑھا سرکار ﷺ کے دستِ مبارک کو چوم لیا اور عرض کیا۔ یَارَسُول اللّٰہ فِدَاكَ ابی وامی صلی اللّٰہ علیك وَسَلَّم میں اہلسنت سے ہوں اور حدیثِ پاک پڑھتا پڑھاتا ہوں اور لکھتا ہوں۔ مجھ سے کونسا قصور ہوگیا اور یہ ناراضگی کیسی حضور انور ﷺ نے تبسم فرما کر ارشا فرمایا۔ مجھے تم پر افسوس یہ ہے کہ جب میرا نام آتا ہے تو تم دُرود لکھتے وقت صلّی اللہ علیہ لکھتے ہو اور وسلم چھوڑ دیتے ہو۔ ابراہیم کہتے ہیں میں نے اپنی غلطی کی معافی چاہی۔ اس کے بعد لفظ وسلّم درود کے ساتھ کبھی نہ چھوڑا۔

فائدہ: پتہ چلا حضور سیّد عالم ﷺ ہمارے درود وسلام سے ہر طرح باخبر ہیں۔ جن

الفاظ سے پڑھیں اور جن صیغوں سے پڑھیں حضور ﷺ پوری طرح باخبر ہیں۔ حیف ہے ان لوگوں پر جو یہ کہتے ہیں کہ حضور کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شانِ مصطفےٰ ﷺ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

درود شریف کی برکت سے قرض کی ادائیگی

حکایت نمبر۵: ایک عاشقِ رسول ﷺ جس پر ۳ ہزار دینار کا قرض تھا۔ قرض خواہوں نے اپنا قرض مانگا مقروض غربت کی وجہ سے قرض ادا نہ کرسکا۔ قرض خواہ نے اپنے قرض کی وصولی کے لئے قاضی کی عدالت میں دعویٰ دائر کردیا۔ چنانچہ قاضی صاحب نے یہ فیصلہ دیدیا کہ مقروض ایک ماہ کے اندر اندر قرض ادا کردے۔ مقروض جب واپس گھر پہنچا تو سخت پریشان تھا کہ ایک مہینہ کے اندر کہاں سے اتنی رقم جمع کروں گا اور ادا کرونگا۔ بڑی سوچ و بچار کے بعد ایک مسجد میں چلا گیا اور وہاں نہایت عاجزی اور انکساری سے حضور انور ﷺ کی بارگاہِ عالیشان میں درودِ پاک کا نذرانہ پیش کرنا شروع کردیا۔ جب مہینہ کی ستائیسویں رات آئی تو اس نے خواب میں دیکھا کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے اللہ تعالیٰ تیرا قرض ادا کردے گا تو فکر مت کر اور علی بن عیسیٰ کے پاس جا جو کہ وزیر ہے اور اس سے کہہ دے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اس شخص کو تین ہزار دینار دیدو تاکہ یہ اپنا قرض ادا کرسکے۔

مقروض مردِ صالح جب بیدار ہوا تو اس نے اپنے آپ کو خوشحال پایا اور اپنے خیال میں کہنے لگا وزیر اس حکم کی کوئی سچائی کی کوئی علامت پوچھے تو میں کیا جواب دوں

گا۔ لہٰذا وہ پھر وہاں ہی رُک گیا اور پھر درود شریف پڑھنے میں مصروف ہوگیا۔

جب دوسری رات آئی تو امام القبلتین نبی الحرمین وسیلتنا فی الدارین ﷺ بنفس نفیس خواب میں تشریف لائے اور مقروض کو فرمایا کہ تو وزیر کے پاس کیوں نہیں گیا مقروض مردِ صالح نے عرض کیا۔ یَارسول اللّٰہ فداك امّی وابی ﷺ اگر کوئی مجھ سے اس حکم کی سچائی کی علامت معلوم کرے تو میں کیا جواب دونگا، یہ سُن کر حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا اگر وہ علامت پوچھے تو اتنا کہہ دینا کہ تو ہر روز بعد نمازِ فجر طلوعِ آفتاب تک ۵ ہزار درود شریف کا تحفہ مجھے بھیجا کرتا ہے اور اس کا علم خدا تعالیٰ اور میرے سوا اور کسی کو نہیں۔ مقروض مردِ صالح جو کہ ایک عاشقِ رسول ﷺ تھے۔ فرماتے ہیں کہ جب میں وزیر کے پاس گیا اور اس کے سامنے اپنا خواب بیان کیا تو وزیر یہ سن کر بہت خوش ہوا اور کہنے لگا۔ مرحبا، مرحبا، صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰہ ﷺ پھر وزیر موصوف نے تین ہزار دینار مجھ کو دیئے اور کہا ان سے اپنا قرض ادا کرو۔ پھر تین ہزار اور دیئے اور کہا ان سے اپنے گھر بار کے اخراجات پورے کرو پھر تین ہزار اور دے کر کہا ان سے تجارت کرو۔ پھر قسم دے کر کہا کہ دوستی کے سلسلہ کو نہ توڑنا اور بوقت ضرورت تشریف لانا۔ تمھاری حاجت پوری کی جائے گی۔ جب مقروض وزیر موصوف سے اتنی رقم لیکر قاضی کی عدالت میں پہنچا اور تین ہزار کا قرض ادا کردیا تو یہ دیکھ کر قرض خواہ حیران رہ گیا کہ اس غریب شخص نے تھوڑی مدت میں اتنی رقم کہاں سے مہیا کرلی۔ وہ مردِ صالح (جن پر قرض تھا) فرماتے ہیں میں نے اس وقت اپنا تمام واقعہ بیان کردیا تو اس کا اثر یہ ہوا قاضی نے کہا کہ یہ کرامت وزیر کو کیوں دی جائے۔ اس قرضہ کو تیری طرف سے میں ادا کروں گا۔ قرض خواہ نے کہا کہ یہ بزرگی آپ کو کیوں دی جائے میں زیادہ مستحق ہوں کہ تیری

ذات کو اپنے قرضہ سے بری کردوں۔لہٰذا میں نے خدا اور رسول کیلئے تیرے قرضہ کو معاف کیا۔

قاضی صاحب نے کہا اے اللہ کے بندے اگر چہ قرض خواہ نے تیرا قرض معاف کردیا ہے مگر میں نے جو تین ہزار حضور ﷺ کی رضا کے لئے دے دیئے ہیں واپس نہیں لوں گا۔اب وہ نیک سیرت اور دیندار انسان اور اللہ کا پیارا بندہ وہ تمام مال لے کر اپنے گھر پہنچا اور اللہ جل جلالہ کی مزید نعمت اور نبی پاک ﷺ کی نگاہِ عنایت کا شکریہ ادا کیا۔ (جذب القلوب باب سترھواں)

فائدہ: حق ہے، سچ ہے

بندہ مٹ جائے نہ آقا پہ وہ بندہ کیا ہے
بے خبر ہو جو غلاموں سے وہ آقا کیا ہے

وہ بندہ، بندہ ہی نہیں جو آقائے نامدار ﷺ کی عزت وعظمت پر مَر مِٹ نہ جائے۔آقا اگر اپنے اُمتی کے دُکھ تکلیف سے بے خبر ہوں۔تو آقا، آقا کیسے!

آپ ﷺ وہ مہربان آقا ہیں کہ آپ کے کسی اُمتی کو کسی وقت کسی مقام پر کوئی تکلیف پہنچے تو آپ گنبدِ خضریٰ میں اس کی تکلیف محسوس فرماتے ہیں۔

ارشادِ ربّ العالمین ہے۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ الرَّحِيْمِ ۝

"بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان۔

سبحان اللہ! کیسے مہربان آقا ہیں۔اللہ جل جلالہ ایسے مہربان آقا کے دامنِ اقدس سے وابستہ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

میرا دل اور میری جان مدینے والے تجھ پہ سو جان سے قربان مدینے والے
یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا کا واقعہ

حکایت نمبر ۶: اسی نوع کا ایک واقعہ حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا کا ہے۔جس رات حضرت رابعہ بصریہ پیدا ہوئیں اس رات آپ کے والدِ گرامی کے ہاں اتنا کپڑا نہ تھا کہ جس سے آپ کو لپیٹا جاتا اور اتنا روغن بھی نہ تھا کہ آپ کی ناف مبارک پر چپڑ دیا جاتا گھر میں بالکل اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔چونکہ آپ چوتھی صاحبزادی تھیں اس لئے آپ کا اسمِ گرامی رابعہ تجویز ہوا۔آپ کے والد صاحب سے آپ کی پیدائش کی رات کو کہا گیا کہ ہمسایہ کے گھر سے روغن لے آئیں تاکہ چراغ جلائیں لیکن خودداری اتنی تھی کہ کسی سے کوئی چیز مانگنا پسند نہ کرتے تھے مگر گھر والوں کے کہنے کی وجہ سے ہمسایہ کے گھر گئے اور دروازہ پر ہاتھ لگا کر واپس تشریف لے آئے اور کہہ دیا کہ دروازہ بند ہے۔اسی غم میں نیند آ گئی خواب میں رسولِ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی زیارت سے مشرف ہوئے حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے رابعہ بصریہ کے والدِ گرامی کو خواب میں بشارت دی اور ارشاد فرمایا کہ اسی شہر بصرہ میں عیسیٰ زادان کو ایک کاغذ پر لکھ کر دو کہ تو ہر رات سو بار مجھ پر درود بھیجتا ہے اور جمعہ کو چار سو مرتبہ مگر گزشتہ جمعہ درود بھیجنا بھول گیا ہے اس کا کفارہ یہ ہے کہ حلال کمائی کے چار سو دینار اس پیغام پہنچانے والے شخص کو دے دیں۔

چنانچہ حضرت رابعہ بصریہ کے والدِ گرامی یہ خواب دیکھ کر صبح اٹھ کر رونے لگے اور خط لکھ کر ایک شخص کے ہاتھ بھیج دیا۔ امیر عیسیٰ زادان نے جب وہ خط دیکھا اور پڑھا تو کہا دس ہزار دینار اس شکرانے کے ہیں کہ جنابِ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یاد فرمایا ہے یہ فقیروں میں تقسیم کر دو اور چار سو دینار میری طرف سے ارشادِ نبوی ﷺ کی تعمیل میں اس شخص کو دیدو اور امیر عیسیٰ نے یہ لکھ بھیجا کہ اس بزرگی کے باعث کہ رسولِ پاک صاحبِ لولاک ﷺ کا پیغام آپ نے بھیجا ہے میں مناسب نہیں سمجھتا کہ میرے پاس آئیں اس لئے میں خود آپ کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا کروں گا۔ خدا کی قسم! جب آپ کو کسی قسم کی کوئی حاجت ہو تو مجھے اطلاع دیں میں آپ کی حاجت پوری کروں گا۔

چنانچہ آپ کے والدِ گرامی نے وہ روپیہ لے لیا اور ضرورت کے مطابق سب کچھ خرید لیا۔ (تذکرۃ الاولیاء)

فائدہ: کرم سب پر ہے کوئی ہو، کہیں ہو۔ ہمارے آقا ایسے رحمت للعالمین ہیں۔ اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ حضور سیدِ عالم ﷺ اپنی امت کے احوال سے باخبر ہیں اور آڑے وقت امداد بھی فرماتے ہیں۔

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا   عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

اُمت کے درود سے حضور ﷺ باخبر ہیں

حکایت نمبر7: محمد بن مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں بغداد گیا تا کہ قاری ابوبکر بن مجاہد کے پاس کچھ تعلیم حاصل کروں۔ ہماری کلاس ان کے پاس لگی ہوئی تھی اتنے میں ایک بزرگ آدمی ان کی محفل میں تشریف لائے جن کے سر پر بہت پُرانا عمامہ

تھا، ایک پرانا کُرتا اور ایک پرانی چادر۔ قاری ابوبکر ان کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور ان کو اپنی جگہ بٹھایا ان کے گھر کی خیروعافیت دریافت کی۔ انہوں نے جواب دیا کہ رات کو میرے گھر پر لڑکا پیدا ہوا ہے گھر والوں نے مجھے گھی اور شہد لانے کو بھیجا ہے۔ (لیکن میرے پاس ہے ہی کچھ نہیں یہ چیزیں کیسے خرید کر لے جاؤں) شیخ القراء ابوبکر کہتے ہیں میں یہ سُن کر بہت پریشان ہوا۔ اسی پریشانی میں میری آنکھ لگ گئی تو میں نے خواب میں ختم المرسلین ﷺ کی زیارت کی۔ حضور ﷺ نے فرمایا اتنا رنج کیوں ہے؟

علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جا اور اس کو میری طرف سے کہنا کہ تو ہر جمعہ کی رات کو اس وقت تک سوتا نہیں جب تک مجھ پر ہزار بار درود شریف نہ بھیج لے۔ چنانچہ اس جمعہ کو تو نے سات سو مرتبہ درود پڑھا تھا کہ بادشاہ وقت نے بلا بھیجا اور وہاں سے واپس آ کر مقدار کو پورا کیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ علامت (نشانی) بتانے کے بعد وزیر سے کہنا کہ اس نومولود کے والد کو سو دینار دیدو تا کہ یہ اپنی ضرورت پوری کر لے۔

(یہ خواب دیکھ کر) قاری ابوبکر اٹھے اور ان صاحب کو اپنے ساتھ لیا۔ پھر دونوں وزیر علی بن عیسیٰ کے پاس پہنچے۔ شیخ ابوبکر نے وزیر موصوف کو کہا ان کو حضور ﷺ نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ وزیر صاحب یہ سن کر اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور ان کو اپنی جگہ بٹھایا اور ان سے واقعہ دریافت کیا۔ شیخ ابوبکر نے سارا واقعہ کہہ سُنایا جس کو سن کر وزیر کو بڑی خوشی ہوئی اور اپنے غلام کو حکم دیا کہ ایک تھیلی دیناروں کی نکال کر لائے اور سو دینار شیخ ابوبکر کو دیئے اور کہا کہ اس بشارت کی وجہ سے ہے جو آپ نے مجھے دی۔ یہ واقعہ یعنی ایک ہزار والا درود ایک راز ہے جس کو اللہ و رسول اور میرے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر سو دینار اور نکالے اور کہا یہ اس خوشخبری کے بدلہ میں ہیں جو کہ آپ نے مجھے بشارت

سنائی کہ نبی پاک ﷺ میرے درود سے باخبر بھی ہیں اور توجہ بھی فرماتے ہیں، یاد بھی فرماتے ہیں۔ (زہے نصیب اس کے کہ جس کو سرکار ابد قرار ﷺ یاد فرمائیں) اور پھر سو اشرفیاں اور نکالیں اور کہا کہ یہ اس مشقت کے بدلہ میں ہیں جو آپ کو یہاں آنے میں اُٹھانی پڑی۔ اور اسی طرح سو اشرفیاں نکالتے رہے یہاں تک کہ ہزار اشرفیاں نکالیں مگر ان بزرگوں نے زیادہ رقم لینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ ہم اتنی رقم ہی لیں گے جتنی ہمارے آقا و مولا ﷺ نے اجازت مرحمت فرمائی۔

ہر دَم از ما صد دُرود و سلام — بر رسول و آل و اصحابش تمام

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا — عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

درود شریف کی برکت سے عذابِ قبر سے نجات

حکایت نمبر۸: ایک عورت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی حضور! میری لڑکی فوت ہوگئی ہے میری یہ تمنا ہے کہ میں اس کو خواب میں دیکھوں حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا عشاء کی نماز پڑھ کر چار رکعت نفل نماز پڑھ کر اور ہر رکعت میں سُورۃ فاتحہ کے بعد اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ پڑھ اس کے بعد لیٹ جا جب تک نیند نہ آئے حضور ﷺ پر درود شریف پڑھتی رہ۔ تو اس نے ایسا ہی کیا چنانچہ خواب میں اس نے اپنی لڑکی کو سخت عذاب میں دیکھا کہ جہنمی لباس اس پر ہے دونوں ہاتھ اس کے جکڑے ہوئے ہیں اور پاؤں اس کے آگ کی زنجیروں میں بندھے ہوئے ہیں۔

وہ عورت صبح اٹھ کر پریشان حال حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس دوبارہ گئی اور رات کی خواب عرض کی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس کی طرف سے صدقہ کر شاید اس

کی وجہ سے اللہ جل جلالہ تیری لڑکی کو معاف کر دے۔

دوسرے روز حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ جنت کا ایک باغ ہے اور اس میں بڑا اونچا ایک تخت ہے جس پر ایک حسین وجمیل لڑکی بیٹھی ہے اس کے سر پر نورانی تاج ہے۔ وہ کہنے لگی حسن بصری آپ نے مجھے پہچانا نہیں میں نے کہا نہیں۔ کہنے لگی، میں وہی لڑکی ہوں جس کی والدہ کو آپ نے درود شریف پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تیری ماں نے تو تیرا حال اس کے برعکس بتایا تھا اس نے جواباً عرض کیا یا حضرت میری حالت تو وہی تھی جو آپ کے سامنے میری والدہ نے عرض کی۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے پوچھا پھر مرتبہ کیسے حاصل ہوا اس نے عرض کی حضرت! ہم ستر ہزار آدمی اسی عذاب میں مبتلا تھے جو میری ماں نے آپ سے بیان کیا۔ بزرگانِ دین میں سے ایک بزرگ کا گزر ہمارے قبرستان سے ہوا انہوں نے دُرود شریف پڑھ کر اس کا ثواب ہم سب اہلِ قبرستان کو بخش دیا ان کا درود اللہ جل جلالہ کے ہاں ایسا مقبول ہوا کہ اس درود کی برکت سے ہم سب بخش دیئے گئے اور ہمیں مرتبہ نصیب ہوا۔ (القول البدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا — عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

درود خوان پر حضور اقدس ﷺ کی شفقت

حکایت نمبر۹: ایک دن حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوبکر مجاہد کے پاس تشریف لائے تو حضرت ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ ان کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور آگے بڑھ کر ان سے مصافحہ کیا اور معانقہ کیا اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ سوال

کیا گیا یا حضرت آپ شبلی کی اتنی تعظیم کرتے ہیں حالانکہ آپ خود اور اہلِ بغداد شبلی کو مجنوں کہتے ہیں۔حضرت ابوبکر نے فرمایا میں نے شبلی کے ساتھ وہی معاملہ کیا ہے جو رحمتِ دوجہاں ساقیِ بزمِ میکشاں ﷺ نے شبلی سے کیا ہے۔میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ شبلی بارگاہِ مصطفوی ﷺ میں حاضر ہوئے ہیں رسولِ خدا ان کو دیکھتے ہی اٹھ کھڑے ہوئے اور اسے اپنی بغلوں میں دبایا اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ، کیا وجہ ہے آپ شبلی کے ساتھ اس قدر پیار فرماتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ نماز کے بعد شبلی یہ آیت پڑھتا ہے:

لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ الرَّحِیْمٌ ٥ اور اس آیت کے بعد درود شریف پڑھتا ہے۔

اس روایت کو شیخ احمد بن ابی بکر بن رداد اور شیخ مجد الدین فیروز آبادی نے اقلنسی سے روایت کیا ہے۔ (جذب القلوب: باب ۱۷ واں)

فائدہ: لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ قرآنی نعت ہے۔شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ نماز کے بعد قرآنی نعت پڑھتے اور اس کے بعد درود شریف پڑھتے جس کی وجہ سے حضور ﷺ شبلی کے ساتھ پیار فرماتے۔معلوم ہوا، نعت اور درود کا جمع کرنا یہ عمل نبی کریم ﷺ کو بہت پسند ہے۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

بوقتِ مرگ درودخواں کے پاس حضور ﷺ کی تشریف آوری

حکایت نمبر ۱۰: امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے عبدالواحد زید بصری سے نقل کیا ہے۔

عبدالواحد کا بیان ہے کہ میں حج کو جارہا تھا۔اتفاق سے ایک شخص میرا رفیقِ سفر ہو گیا وہ شخص ہر وقت یعنی اٹھتے، بیٹھتے، چلتے، پھرتے، آتے، جاتے، سوتے، جاگتے، درُود ہی پڑھتا رہتا۔میں نے اس سے پوچھا اس کثرتِ درُود کی کیا وجہ ہے۔اس نے جواب دیا جب میں پہلی مرتبہ حج کو آیا تو میرے ساتھ میرا والد بھی تھا جب ہم حج کر کے واپس لوٹنے لگے تو ایک منزل پر سو گئے۔میں نے خواب میں سُنا کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے اُٹھ تیرا والد فوت ہو گیا ہے اور اس کا منہ کالا ہو گیا ہے۔میں گھبرایا ہوا اٹھا اپنے باپ کے منہ پر سے کپڑے کو اٹھا کر دیکھا تو واقعی میرے باپ کا انتقال بھی ہو چکا تھا اور منہ بھی کالا ہو چکا تھا۔اس واقعہ کی وجہ سے مجھے بے انداز وشمار پریشانی ہوئی سخت خوفزدہ ہو گیا۔سوچ میں پڑ گیا کہ والد کا منہ کالا ہو گیا اور اس شرم کے مارے نہ کسی کو کہہ سکتا ہوں نہ اکیلے تجہیز و تکفین کر سکتا ہوں۔اس رنج وغم میں بیٹھا تھا کہ آنکھ لگ گئی خواب میں دیکھا کہ میرے باپ کے سر پر سخت کالے کالے چہروں والے ہیبت ناک، خوفناک شکلوں والے مسلط ہیں جن کے ہاتھوں میں لوہے کے بڑے بڑے گرز ہیں۔ ناگہاں ایک انتہائی خوبصورت چہرے والے کالی زلفوں والے تشریف لائے انہوں نے تشریف لاتے ہی ان ہیبت ناک شکلوں کو دور کیا اور اپنے مبارک ہاتھ کو میرے باپ کے چہرے پر پھیرا۔ہاتھ پھیرنے کی ہی دیر تھی کہ کالا رنگ سفیدی میں بدل گیا، بدشکلی خوبصورتی میں بدل گئی۔

اور مجھے حکم دیا اُٹھو! تیرے باپ کے چہرے کو اللہ ﷻ نے خوبصورت بنا دیا ہے تو والد کے چمکتے چہرے کو دیکھ کر میں حیران رہ گیا کہ اس موقع پر جب کوئی یار و مددگار نہیں، کوئی محلّہ اور آبادی نہیں، کوئی یار واصحاب، کوئی دوست واحباب اور رشتہ دار نہیں۔اس

مصیبت کے عالم میں یہ کون صاحب ہیں جنہوں نے میری پریشانی کو ختم کیا ہے اور اس صحرا میں آکر میری مدد فرمائی۔ میں قدموں سے لپٹ گیا اور عرض کی مـــن انـــت آپ کون ہیں۔ آپ نے فرمایا اَنَا نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ میں تیرا نبی محمد مصطفےٰ ﷺ ہوں۔

واقعہ یہ ہے تیرا باپ مجھ پر بلا ناغہ درُود شریف بھیجا کرتا تھا۔ آج تیرے باپ کا درود نہیں پہنچا تو میں نے فرشتوں سے پوچھا، کیا بات ہے۔ آج فلاں بن فلاں کا درود نہیں پہنچا۔ فرشتوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ کے اس غلام کا انتقال ہو چکا ہے مگر اس کا چہرہ مسخ ہو گیا ہے اور فلاں جنگل میں اس کی لاش پڑی ہے۔ اس لئے میں آیا ہوں کہ اس مصیبت کے عالم میں تمہاری امداد کو پہنچوں۔

(راوی کا بیان ہے) کہ اس کے بعد میں نے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا کبھی نہیں چھوڑا۔ ہر ساعت، گھڑی، ہر مقام پر، ہر موقع پر درود شریف ہی پڑھتا رہتا ہوں۔

(احیاء العلوم)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا   عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

گنہگار اُمتی کی میت پر حضور ﷺ کی تشریف آوری

حکایت نمبر ۱۱: اسی قسم کا ایک اور واقعہ کتاب ''روض الفائق'' میں ہے کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حج شریف کے دوران میں نے ایک نوجوان کو دیکھا کہ وہ ہر رکن پر، ہر مقام پر درود شریف ہی پڑھتا ہے یعنی ارکان حج کی مقررّہ دعاؤں اور تسبیحات کی جگہ پر درود شریف ہی پڑھتا ہے۔ میں نے اس سے اس کا سبب پوچھا تو اس نے کہا میں نے معلوم کیا ہے کہ درود شریف کی بہت برکات ہیں یوں کہ ایک دفعہ میں اور

میرا باپ حج کو جا رہے تھے دورانِ سفر میرا باپ بیمار ہو گیا۔ چنانچہ اس بیماری میں میرے والد گرامی کا انتقال ہو گیا اور ساتھ والد صاحب کا منہ کالا ہو گیا والد کی وفات پر مجھے پریشانیوں نے آگھیرا۔ انتقال کی پریشانی، مسافری، والد کا چہرہ سیاہ ہو جانا، تنہائی، قریب کوئی بستی نہیں، دوست یار نہیں، کوئی غمگسار نہیں اور رشتہ دار نہیں۔ دِل غم سے بھرا ہوا تھا، آنکھیں پُرنم تھیں۔ اسی رنجیدگی کے عالم میں آنکھ لگ گئی خواب میں دیکھا کہ ایک چمکیلے چہرے والے، کالی زلفوں والے، گھونگریالے بالوں والے، پتلے پتلے ہونٹوں والے، چوڑی پیشانی والے، ایسے حسین، ایسے خوبصورت کہ ایسا خوبصورت دنیا بھر میں نہ ہو۔ وہ تشریف لائے اور تشریف لاتے ہی انہوں نے اپنا نورانی ہاتھ میرے باپ کے چہرے پر پھیرا۔ بس میرے باپ کا چہرہ پہلے سے بھی کہیں زیادہ خوبصورت ہو گیا۔

المختصر: میری قسمت چمکا کے، میرا نصیب جگا کے، میری بگڑی بنا کے، وہ نورعلیٰ نور چہرے والے واپس جانے لگے تو میں نے آگے بڑھ کر ان کا دامن پکڑ لیا اور عرض کی! یَرْحَمُكَ اللّٰهُ مَنْ اَنْتَ ؟ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے۔ آپ کون ہیں جنہوں نے اس مسافرت میں مجھ پر احسانِ عظیم فرمایا ہے۔ ارشاد ہوا۔ اَنَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

بات یوں ہے کہ تیرا والد تھا تو بڑا گنہگار لیکن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرتا تھا۔ جب اس پر یہ مصیبت پہنچی تو میں اس مصیبت کو پہنچا اور میں ہر اس شخص کی مصیبت کو پہنچتا ہوں جو کثرت سے مجھ پر درود بھیجتا ہے۔ راوی بیان کرتا ہے کہ یہ واقعہ پیش آنے کے بعد اب ہر جگہ اور ہر مقام پر میں درود شریف ہی پڑھتا ہوں۔ (روض الفائق)

فائدہ: اس واقعہ کے آخری حصہ میں ہے کہ حضور ﷺ نے اپنے گنہگار امتی کی میت

پر تشریف لا کر اس کے بیٹے کو فرمایا! تیرا باپ تھا تو بڑا گنہگار لیکن مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرتا تھا اس لئے میں اس کی فریاد کو پہنچا ہوں۔ معلوم ہوا گنہگار مسلمان بہتر ہے اس بدعقیدہ ملاں سے جو گستاخِ رسول ہو کیونکہ بدعملی سے پھر معافی کی امید اور نجات کی توقع ہے لیکن بدعقیدگی بالکل معاف نہیں۔

تجھ کو جنت سے کیا نسبت نجدی دور ہو
ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی
ہم بھکاری وُہ کریم ان کا خدا ان سے فزوں
اور ''نہ'' کہنا نہیں عادت رسول اللہ کی ﷺ

دوسرا فائدہ: حضور ﷺ کے غلام جہاں کہیں بھی ہوں حضور ﷺ کی نگاہ میں ہیں۔ ان کو کوئی دکھ تکلیف پہنچے حضور انور ﷺ ان کے دکھ تکلیف کو بتصرفِ الٰہی دور فرماتے ہیں اور دُکھ درد میں ان کے مداوا بنتے ہیں۔

ایسے مہربان آقا اور ایسے کریم، رحیم، شفیق داتا ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں کیوں نہ عشق ومحبت سے یہ نذرانہ عقیدت پیش کروں۔

میرا دِل اور میری جان مدینے والے
تجھ پہ سو جان سے قربان مدینے والے
بھر دے بھر دے میرے آقا میری جھولی بھر دے
اب نہ رکھ بے سروسامان مدینے والے
اب تمنائے زیارت نے کیا دِل بے چین
اَب تیرے ملنے کا ہے ارمان مدینے والے

سب کے مطلوب کا محبوب ہے مطلوب ہے تو
سب سے اعلیٰ ہے تیری شان مدینے والے
سبز گنبد کی فضاؤں میں بلا لو مجھ کو
تیرا عاشق ہے پریشان مدینے والے
لِکھ دے لِکھ دے میں قسمت میں مدینہ لِکھ دے
ہے تیری مِلک میں قلمدان مدینے والے
تیرا در چھوڑ کے جاؤں تو کہاں جاؤں میں
میرے آقا میرے سلطان مدینے والے
سگِ طیبہ مجھے سب کہہ کے پکاریں بیدم
یہی رکھیں میری پہچان مدینے والے

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا   عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

حکایت نمبر۱۲: بزرگانِ دین ''دلائل الخیرات'' کی تصنیف کی بڑی پیاری وجہ بیان فرماتے ہیں کہ دلائل الخیرات کے مصنف کہیں تشریف لے جا رہے تھے کہ دورانِ سفر وضو کے لئے پانی کی ضرورت پڑی۔ ایک کنواں نظر آیا مگر ڈول و رسی نہیں تھی۔ اس وجہ سے پریشان تھے کہ پانی کیسے نکالیں۔ ایک لڑکی نے یہ حال دیکھ کر مصنف دلائل الخیرات سے دریافت کیا۔ کیا بات ہے فرمایا، بیٹی پانی تو کنویں میں موجود ہے لیکن ڈول رسی نہیں، پانی کیسے نکالیں۔

یہ سنتے ہی اس لڑکی نے کنویں میں تھوک دیا پس پانی کنارے تک اُبل آیا۔ پوچھا اے بیٹی یہ کمال تو نے کہاں سے حاصل کیا۔ عرض کی یہ میرا تو کوئی کمال

نہیں یہ سارا کمال اور برکت درود شریف کی ہے۔

مصنف نے یہ واقعہ پیش آنے کے بعد ''دلائل الخیرات'' تصنیف کی جس کی سات منزلیں رکھیں۔ بعض بزرگانِ دین بطورِ وظیفہ اس کتاب کے پڑھنے کو فرماتے ہیں۔ ہر روز ایک منزل ساتویں روز کتاب ختم۔

درود خوان کیلئے فرشتوں کی دعائے مغفرت

حکایت نمبر۱۳: حبیبِ کبریا احمدِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا ہے کہ اللہ عزوجل نے ایک فرشتہ ایسا پیدا فرمایا ہے جس کے دو بازو ہیں اتنے بڑے کہ ایک مشرق اور ایک مغرب میں، سر اس کا عرش کے نیچے اور دونوں پاؤں ساتویں زمین کے نیچے اور مخلوقات کی کل تعداد کے برابر اس کے پر ہیں۔ جب میری امت میں سے کوئی مرد وعورت مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اللہ عزوجل کے حکم سے وہ فرشتہ دریائے نور میں غوطہ لگاتا ہے جو عرش کے نیچے ہے۔ پھر نکل کر دونوں بازوؤں کو جھارتا ہے تو ہر پر سے ایک ایک قطرہ ٹپکتا ہے، اللہ عزوجل ہر ہر قطرہ سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے، ان قطرات سے پیدا شدہ مخلوقات کی تعداد کے برابر فرشتے درود بھیجنے والوں کیلئے تا قیامت دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ سُبحان اللہ! کیا عظمت وشان ہے دُرود وسلام پڑھنے والوں کی۔

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

درود شریف کی برکت سے غیر مسلم مسلمان ہوئے

حکایت نمبر۱۴: ایک روز ابو جہل اور چند کفار ایک جگہ اپنی مجلس لگائے بیٹھے تھے کہ ایک سائل نے آکر سوال کیا۔ کفار سائل سے بطورِ مذاق کہنے لگے کہ حرم میں جاؤ

وہاں علی بیٹھے ہیں بڑے مالدار آدمی ہیں ان سے مانگو بہت مال دیں گے۔ (چونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سیّد المساکین تھے) مقصد ان کا یہ تھا کہ علی کے پاس سائل جائے گا تو ان کے پاس ہے کیا کہ دیں۔ بس خالی ہاتھ واپس لوٹے گا تو ہم مذاق اڑائیں گے۔ کافروں کی یہ گفتار سن کر سائل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ سوال کیا لِلّٰہ مجھے کچھ عطا فرمائیے۔ اس وقت آپ کے پاس کوئی ایسی چیز نہ تھی جو آپ اس سائل کو عطا فرماتے۔

بزرگو اور دوستو! اس موقعہ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کچھ سوچا اور کچھ پڑھ کر سائل کے دونوں ہاتھوں پر دم کر دیا اور فرمایا مٹھی بند کر لے اور اس کو کافروں کے سامنے جا کر کھولنا۔ تو سائل نے جب کافروں کے پاس آکر ہاتھ کھولے تو کفارِ مکہ نے سائل کے ہاتھ میں ایک قیمتی قسم کا موتی موجود پایا جس کی قیمت ہزار دینار تھی۔ کافروں نے سائل سے پوچھا یہ گوہر تجھے علی نے کہاں سے دیا۔ سائل نے جواب دیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے میرے ہاتھ پکڑ کے ان پر کچھ پڑھ کر دم کیا اس کی برکت سے یہ گوہر (موتی) بن گیا۔ کفار نے جاکر آپ سے دریافت کیا یہ اس قدر قیمتی گوہر آپ کے پاس کہاں سے آیا۔ آپ نے فرمایا جب سائل نے آکر سوال کیا تو میرے پاس دینے کیلئے کچھ نہ تھا مگر مجھے شرم آئی کہ دیئے بغیر سائل کو واپس کیسے کروں لہٰذا سائل کے ہاتھ پر درود شریف پڑھ کے دَم کر دیا۔ درود پاک کی برکت سے اللہ عزوجل نے سائل کے ہاتھوں پر گوہر بنا دیا میری عزت رکھ لی اور تمہارے منصوبے کو خاک میں ملا دیا۔ کفار حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کا یہ فرمانِ عالیشان سن کر حیران رہ گئے بلکہ درودِ پاک کی برکت اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ کرامت دیکھ کر تین آدمی اسی وقت مُسلمان ہو گئے۔

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

ان دونوں حکایتوں سے معلوم ہوگیا کہ درود وسلام شریف کی بڑی برکات ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں درودِ پاک کی برکات سے مالا مال فرمائے۔

یاد رکھیے! احادیثِ پاک سے یہ ثابت ہے کہ درود شریف دنیا میں خیر و برکات کا وسیلہ ہے اور آخرت میں بخشش ونجات کا ذریعہ ہے۔ اس میں شک نہیں کہ درود شریف بیماروں کو شفا دیتا ہے، غمزدوں کو غم سے چھڑا دیتا ہے، خدا کا قرب اور نبی علیہ السلام سے مِلا دیتا ہے، اس کی کثرت سے مال وکاروبار میں برکت ہوتی ہے، حق تو یہ ہے کہ ہر مصیبت دکھ درد میں درود کام آتا ہے۔

ہر دکھ کی دوا ہے صلِ علیٰ محمد ﷺ   تعویذ ہر بَلا ہے صلِ علیٰ محمد ﷺ
محبوبِ کبریا ہے صلِ علیٰ محمد ﷺ   کیا نقشِ خوشنما ہے صلِ علیٰ محمد ﷺ
قربِ خدا ہو حاصل جنت میں ہو وہ داخل   جس نے پڑھا لکھا ہے صلِ علیٰ محمد ﷺ
اسکی نجات ہوگی، رحمت بھی ساتھ ہوگی   بوقتِ مرگ جس نے پڑھا ہے صلِ علیٰ محمد ﷺ
جنت مقام ہوگا دوزخ حرام ہوگا   دِل پہ جس نے لکھا ہے صلِ علیٰ محمد ﷺ
جو درد لا دوا ہو یہ گھول کر پلا دو   کیا نُسخۂ شفا ہے صلِ علیٰ محمد ﷺ
کاندھا بدلنے والو ہمراہ چلنے والو   پڑھتے چلو رَوا ہے صلِ علیٰ محمد ﷺ

محبّتِ رسول ﷺ پر ایمان افروز گفتگو

سب سے پیاری بات تو یہ ہے کہ درود شریف پڑھنے والوں کو پیارے مصطفیٰ ﷺ کی محبت نصیب ہوتی ہے۔ درود شریف کی جس قدر کثرت کرے گا اسی قدر رسولِ پاک ﷺ کی محبت بڑھے گی۔ اس میں شک نہیں کہ حضور ﷺ کی محبت خدا کی محبت ہے

آپ کی فرمانبرداری خدا کی فرمانبرداری ہے۔ آپ کی نافرمانی خدا کی نافرمانی ہے۔ آپ سرکار سے دشمنی خدا سے دشمنی ہے۔ جو بدبخت حضور ﷺ سے پھرا وہ خدا سے پھرا۔ اور جو خوش نصیب حضور ﷺ کے دامن سے وابستہ ہوگیا وہ رحمتِ خداوندی کی آغوش میں آ گیا۔ واللہ، تاللہ، باللہ حضور انور ﷺ کی محبت سے بڑھ کر اور کوئی نعمت نہیں۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

اور ہاں ہاں میں یہ کہونگا کہ حضور سرورِ عالم ﷺ کی محبت ایمان ہے اور ایمان کی جان ہے۔

محمد کی محبت دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

حقیت تو یہ ہے کہ آپ ﷺ کی رسالت، رسالتِ عامہ ہے۔

- آپ ﷺ کی محبوبیت، محبوبیتِ عامہ ہے۔
- آپ ﷺ وہ محبوبِ دوجہاں ہیں جن کی تشریف آوری کی دعائیں حضرتِ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام بھی کرتے رہے۔ قرآن حکیم۔
- آپ ﷺ کی تشریف آوری کی خوشخبری حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی۔
- آپ ﷺ کی امّت میں پیدا ہونے کی دعائیں جلیل القدر نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کرتے رہے۔
- آپ ﷺ کی ہیبت وجلالت سے داؤد علیہ السلام نے دشمنوں پر فتح پائی۔
- آپ ﷺ کے حسن وجمال کا قصیدہ سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس میں پڑھا۔
- آپ ﷺ کے اسمِ پاک کا وسیلہ جلیلہ سے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی۔

- آپ ﷺ کی وہ مقدس ذات ہے کہ اگر آپ نہ ہوتے تو ہرگز کوئی آدمی پیدا نہ ہوتا اور نہ کوئی مخلوق ہوتی۔
- آپ ﷺ وہ ہیں کہ آپ کے نور سے چاند کو روشنی اور سورج آپ کے نورِ زیبا سے چمک رہا ہے۔
- آپ ﷺ کے روشن نور سے خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر آگ گلزار ہوئی۔
- آپ ﷺ ہی کو ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مصیبت میں پکارا تو اس پکارنے پر ان کی مصیبت دور ہوگئی۔
- آپ ﷺ کا وہ بلند مقام ہے کہ بروزِ قیامت انبیاء، اولیاء اور مخلوقات میں ہر مخلوق اور ملائکہ آپ ہی کے جھنڈے تلے جمع ہوں گے۔

مولینا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا۔

وصلی اللہ علیٰ نورٍ کزو شد نور ہا پیدا
زمین از حُبِّ اوساکن فلک از عشقِ اوشیدا
محمد ﷺ احمد ﷺ محمود ﷺ وے راخلقش بستود
کزو شد بود ہر موجود زوشد ودید ہا بینا
اگر نامِ محمد ﷺ رانیا وُردے شفیع آدم
نہ آدم از یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا
نہ ایوب از بلا راحت تو یوسف حشمت وجاہت
نہ عیسیٰ آں مسیحا دم نہ موسیٰ آں ید بیضا

- آپ ﷺ ہی کا نام شریف حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرشِ الٰہی کے کنگروں پر

جنت کے ہر درخت کے پتے پتے پر، جنت کے دروازے پر، حورانِ بہشت کی پلکوں پر لکھا ہوا پایا۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا — عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

اس پیارے محبوب طالب ومطلوب ﷺ کا نامِ مقدس کہاں کہاں لکھا ہوا ہے۔ آیئے پیارے مسلمانو! اس جان سے عزیز محبوب ﷺ کی رفعتِ شان معلوم کرنے کے لئے چند روایات پڑھیے اور اپنے ایمان کو تازہ کیجئے۔

محبوبِ دوجہاں ﷺ کا اسمِ گرامی

حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کندھے پر

(۱) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَ كَتِفَيْ اٰدَمَ مَكْتُوْبٌ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ النَّبِيّٖنَ (ﷺ) (خصائص کبریٰ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دونوں کندھوں کے درمیان محمد رسول اللہ وخاتم النبیین لکھا ہوا تھا۔

خاتم الانبیاء محمد ﷺ ہیں — شہہ ہر دوسرا محمد ﷺ ہیں

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا — عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

مالکِ جنت کا نام جنت کے دروازے پر

(۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكْتُوْبٌ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (خصائص کبریٰ)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ فرمایا رسولِ خدا ﷺ نے کہ جنت کے دروازے پر لکھا ہوا ہے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه

فائدہ: مکان کے مین گیٹ پر اسی کا نام لکھا ہوتا ہے جو اس مکان کا مالک ہو۔ اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا!

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محبّ میں نہیں میرا تیرا
مالکِ کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دونوں جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

سرورِ کائنات فخرِ موجودات ﷺ کا اسم شریف عرش وسمٰوٰت پر

(۳) عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَامَرَرْتُ بِسَمَاءٍ اِلَّاوَجَدْتُّ اِسْمِیْ فِیْهَا وَرَاَیْتُ عَلَى الْعَرْشِ مَكْتُوْبًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

(خصائص کبریٰ)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ شبِ معراج میں جس آسمان سے گزرا اس پر میں نے اپنا نام لکھا ہوا پایا۔ اور میں نے عرش پر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (ﷺ) لکھا ہوا دیکھا۔

اللہ اللہ شہہ کونین جلالت تیری فرش کیا عرش پہ جاری ہے حکومت تیری

رب کے پیارے محبوب ﷺ کا نامِ اقدس جنت کی ہر چیز پر

(۴) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَافِی الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ وَّلَا وَرَقَةٌ اِلَّا مَكْتُوْبٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

(خصائص کُبریٰ)

روایت ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہتے ہیں۔ فرمایا رسول پاک ﷺ نے کہ جنت میں کوئی درخت اور کوئی پتا ایسا نہیں مگر اس پر لکھا ہوا ہے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

فائدہ: سبحان اللہ! کیا شان ہے محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کی۔ ایسے دلائل ظاہرہ باہرہ ہونے کے باوجود بعض عقل کے دشمنوں کو پھر بھی شان مصطفےٰ (ﷺ) نظر نہیں آتی ان کی بدنصیبی پر افسوس ہے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

امام الانبیاء ﷺ کا اسمِ مبارک حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی پر

(۵) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ سُلَیْمَانَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (ﷺ) (خصائص کبریٰ)

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا حضور ﷺ نے! کہ حضرت سلیمان

علیہ السلام کی انگوٹھی پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ منقش / منقوش تھا۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا   عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

نورِ مجسم باعثِ تخلیقِ آدم ﷺ کا اسم مبارک

جنت کے گوشہ گوشہ پر

(٦) نورِ مجسم باعثِ تخلیقِ آدم ﷺ کا اسم مبارک آدم علیہ السلام نے آسمان اور جنت کے گوشہ گوشہ پر لکھا ہوا دیکھا اور حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے فرزندِ ارجمند کو یہ وصیّت فرمائی کہ میرے بعد تم میرے خلیفہ بنو گے لہٰذا ذکر خدا کے ساتھ ساتھ ذکرِ مصطفٰے ﷺ لازم پکڑنا کیونکہ جب میں نے آسمانوں کا طواف کیا محمد مصطفٰے ﷺ کے نامِ مقدس کو آسمان وجنت کے گوشے گوشے، کونے کونے پر لکھا ہوا پایا۔

حدیث ملاحظہ فرمایئے!

وَاِنَّ رَبِّیْ اَسْكَنَنِیَ الْجَنَّةَ فَلَمْ اَرٰی فِی الْجَنَّةِ قَصْرًا وَلَا غُرْفَةً اِلَّا اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ عَلَيْهِ وَلَقَدْ رَاَيْتُ مُحَمَّدًا مَكْتُوْبٌ عَلَى الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَعَلٰى وَرَقِ اٰجَامِ الْجَنَّةِ وَعَلٰى شَجَرَةِ طُوْبٰى وَعَلٰى وَرَقِ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَعَلٰى اَطْرَافِ الْحُجُبِ وَبَيْنَ اَعْيُنِ الْمَلٰئِكَةِ فَاَكْثِرْ ذِكْرَهٗ فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَذْكُرُوْنَهٗ فِیْ كُلِّ سَاعَاتِهَا

ترجمہ: حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا! اے میرے بیٹے جب میرے رب نے مجھے جنت میں سکونت بخشی تو جنت کے ہر محل اور بالاخانے پر اسمِ گرامی محمد مصطفٰے (ﷺ) کا لکھا ہوا پایا اور بے شک حورانِ بہشتی کی پیشانیوں پر اور جنت کے ہر درخت کے پتے پتے پر، طوبٰی اور سدرۃ المنتہٰی کے پتوں پر، حجب کے اطراف پر اور

فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان اسمِ گرامی (محمد ﷺ) لکھا ہوا پایا۔ تو اے میرے بیٹے! اس شان والے محبوب کا ذکر کرتے رہنا کیونکہ فرشتے بھی ہر گھڑی، ہر ساعت عظمتِ مصطفٰے (ﷺ) کے ڈنکے بجاتے رہتے ہیں۔ (خصائص کُبریٰ)

ایسے مصطفٰے، ایسے مجتبٰی، ایسے مرتضٰی، ایسے محمود، ایسے محبوبِ دلربا، ایسے صدر العلیٰ، نور الہدیٰ، کہف الوریٰ، ایسے احمد ﷺ، ایسے محمد ﷺ نبی ذیشان، جامع الصفات، جامع المعجزات سے کیوں نہ محبت کی جائے۔

- جس کے حسن کی رب قسم کھائے۔ وَالضُّحٰی
- جس کی زلفوں کی رب قسم کھائے۔ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰی
- جس کی آنکھوں کی خداوند کریم تعریف کرے۔ مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی
- جس کے کانوں کی خالقِ کائنات تعریف فرمائے۔ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ
- جس کے قدموں کی اللہ کریم تعریف فرمائے۔ وَقَابَ قَوْسَيْنِ اَوْاَدْنٰی
- جس کے ہاتھوں کو رب تعالیٰ اپنا ہاتھ کہے۔

مَارَمَيْتَ اِذْرَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰی

- جس کی زبانِ حق ترجمان کی اللہ جل جلالہ تعریف فرمائے، تو فرمائے۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ٥ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُّوْحٰی

- جس کے سینے کے رب کریم تعریف کرے۔ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ
- جس کی پشتِ پاک کا اللہ ذکر کرے، تو فرمائے۔

وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ

- جس کی عمر کی رب تعالیٰ قسم کھائے، تو فرمائے۔

لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ

✿ جس کے شہر کی خدائے پاک قسم کھائے، تو فرمائے۔

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ

✿ جس پیارے محبوب کی جائیداد کا ذکر فرمائے۔ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ o

ارے! کیوں نہ اس محبوبِ حقیقی ﷺ سے محبت کی جائے جو زهد فی الدنیا، اخلاق عظیم، عفو و درگزر، شرم وحیا، جود وسخا، عدل وانصاف، اعلیٰ درجہ کی تواضع، عزم واستقلال، رحمت وشفقت، کرم نوازی، دستگیری، شجاعت وبہادری جیسی بے شمار خوبیوں اور بے انداز صفات کا مالک ہو۔

جس کا حسن اللہ کو بھی بھا گیا۔ اس پیارے سے الفت کیجئے۔

الغرض! ایسے فضائل جلیلہ، اوصاف حمیدہ، محاسنِ جمیلہ کا جو مالک ہے وہ اس کا اہل ہے کہ اس عظمت وشان والے سے محبت کی جائے۔ آقائے نامدار ﷺ نے خود ارشاد فرمایا، لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ o

”تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اسے اس کے والدین اور اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں“۔ قرآنِ کریم میں سینکڑوں ایسی آیاتِ بینات ہیں جن میں محبتِ رسول کی تلقین کی گئی ہے۔

حق تو یہ ہے کہ اس سرکار کی محبت ہی مدارِ ایمان ہے۔ آؤ مسلمانو! ہم اس عظمت والے محبوب سے محبت کریں۔ اور محبت کرنا ان نفوسِ قدسیہ سے سیکھیں کہ جن کو خلاق عالم نے اپنے پیارے محبوب کی محبت وصحبت کے لئے چن لیا تھا۔

عاشقانِ رسول ﷺ کے چند ایمان افروز واقعات

عاشقِ رسول ﷺ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا واقعہ

(۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے ایسے دیوانے پروانے تھے کہ آپ کے بغیر انہیں چین نہیں آتا تھا۔ ایک روز بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہوئے رنگ اڑا ہوا، چہرہ اترا ہوا، انتہائی مغموم و پریشان۔ حضور ﷺ نے پوچھا ثوبان کیا حال ہے پریشان نظر آتے ہو۔ عرض کیا سرکار! بیمارِ عشق ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے اور کیا بیماری ہے۔ میرے آقا آپ کے بغیر کہیں چین نہیں آتا، آپ کو چھوڑ کر گھر جانے کو دل نہیں کرتا، اگر جائیں تو دل نہیں لگتا، فوراً حاضرِ بارگاہ ہو جاتا ہوں، ایک لمحہ کی جدائی برداشت سے باہر ہے۔

سوچتا ہوں کہ بروزِ قیامت کیا حال ہوگا اگر ربِ کریم نے اپنے فضل سے بخش دیا اور مجھے جنت بھی دی تو جنت میں آپ سرکار کا مقام بلند وبالا ہوگا اور میں کسی ادنیٰ مقام میں ہوں گا اور وہاں میں حضور کا دیدار نہ کرسکوں گا۔ اس خیال نے بہت پریشان کر رکھا ہے۔ اس پر یہ آیت کریمہ اتری۔

مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا۔

”اور جو اللہ اور رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا انبیاء اور صدیقین اور شہید لوگ اور نیک وکار اور یہ کیا ہی اچھا ساتھ ہے“۔ حضور ﷺ نے یہ آیت کریمہ سنا کر اپنے عاشقِ زار کا غم ہلکا فرما دیا۔

(تفسیر خازن جلد اول: پ ۵)

عشقِ رسول ﷺ کا دوسرا واقعہ

(۲) ایک اور صحابی کا ذکر ہے کہ وہ نبی پاک ﷺ کی خدمت میں آتے تو حضور ہی کی طرف نظر جمائے دیکھتے رہتے۔ایک مرتبہ حضور ﷺ سے یوں عرض گزار ہوئے۔ وَاَنْتَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فِی الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی وَنَحْنُ اَسْفَلَ مِنْکَ فَکَیْفَ نَرَاکَ "اے میرے آقا و مولیٰ بروزِ قیامت کیا حال ہوگا جب آپ بلند و بالا درجوں میں ہوں گے اور ہم نچلے درجہ میں تو ہمیں آپ کا دیدار کیسے نصیب ہوگا"۔ چنانچہ اس واقعہ پر آیت بالشان نازل ہوئی۔ وَمن یطع اللّٰہ والرسول ......

اور ساتھ ہی حضور سرورِ کائنات ﷺ نے اپنے عاشقوں کی اس فرمان عالیشان سے تسکین فرمادی۔ مَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جو کوئی مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوں گا۔ سبحان اللہ۔

عاشقو! تمہیں مبارک ہو، حضور کے دیوانوں، مستانوں تمہیں مبارک ہو، کتنی حوصلہ افزا یہ حدیث ہے

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

ایک حجام کے خون پینے کا واقعہ

(۳) ایک روایت میں ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان آپ کے بول مبارک کو اور خون مبارک کو متبرک جانتے تھے۔خون شریف کا پی جانا صحابہ کرام سے متعدد بار واقع ہوا ہے۔ چنانچہ حضور ﷺ نے اس حجام سے پوچھا (جس نے آپ کے پچھنے لگائے تھے وہ سنگھی یا چسکی سے جتنا خون نکلتا تھا وہ اسے اپنے پیٹ میں اتارتا جاتا تھا) کہ تم خون کا

کیا کرتے ہو اس نے عرض کی میں خون نکال کر اپنے پیٹ میں پنہاں کرتا جاتا ہوں۔ میں نہیں چاہتا کہ آپ کا خون مبارک زمین پر بہے۔ حضور ﷺ نے اسے جھڑکا نہیں کہ تم نے یہ کیا کیا۔ بلکہ فرمایا بلاشبہ تم نے اپنی پناہ گاہ تلاش کرلی اپنے آپ کو محفوظ کرلیا۔ یعنی جملہ بلاؤں اور بیماریوں سے بچ گئے۔ (مدارج النبوّت جلد اوّل)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

مالک بن سنان رضی اللہ عنہ کا واقعہ

(٤) یہ روایت پڑھ کر میں جھوم گیا اور میری آنکھیں آنسوؤں سے پُرنم ہوگئیں کہ غزوۂ احد کے روز جب حضورِ اکرم ﷺ مجروح ہوئے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے والدِ گرامی مالک بن سنان رضی اللہ عنہ نے آپ کے زخموں کو اپنے منہ سے چوس کر زبان سے زخموں کو صاف کیا۔لوگوں نے ان کو کہا کہ اپنے منہ سے خون کو باہر نکالو انہوں نے کہا نہیں قسم بخدا! آپ کا خون زمین پر ہرگز نہ گرنے دونگا۔ وہ خون کو نگل گئے۔اس پر حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی ھٰذَا "جو شخص یہ خواہش رکھتا ہو کہ جنتی شخص کو دیکھے تو وہ اس شخص کو دیکھ لے" سبحان اللہ۔

فائدہ: پتہ چلا حضور ﷺ کا خون پی جانا جنتی ہونے کی علامت ہے۔ کس قدر اونچے بخت ہیں ان خوش نصیبوں کے جن کو یہ مواقع میسّر آئے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا واقعہ

(۵) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن حضور ﷺ نے پچھنے

لگوائے اور اپنا خون مجھے دے کر ارشاد فرمایا اسے کسی جگہ غائب کردو کہ کسی کی نظر نہ پڑے۔ میں نے اسے پی لیا کیونکہ اس سے زیادہ پوشیدہ جگہ میں نہ پاتا تھا۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا وائے تمہیں لوگوں سے، اور لوگوں کو تم سے۔ یہ اشارہ تھا ان کی قوت مردانگی، شجاعت، بہادری کی طرف جو انہیں اس خون کے پی لینے سے حاصل ہوئی۔ جس کا ظہور یزید پلید کے عہدِ حکومت میں ہوا۔ یہی وہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے یزید پلید کی بیعت نہ فرمائی اور مکہ مکرمہ میں ہی اقامت رکھی اور ان کے حلقہ میں حجاز، یمن، خراسان کے لوگ جمع ہوئے۔ عبدالملک بن مروان کے عہدِ امارات میں حجاج بن یوسف نے اس بزرگ ترین ہستی کو شہید کیا۔ تاریخ کا طویل واقع ہے جس کو بیان کرنے کی یہاں گنجائش نہیں ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے جب خون مبارک پی لیا تو حضور انور ﷺ نے فرمایا۔ لَا تَمَسُّكَ النَّارُ یعنی تمہیں اس عاشقانہ عمل کی بدولت، دوزخ کی آگ نہ چھوئے گی۔ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَسُوْلِهٖ خَيْرِ خَلْقِهٖ وَنُوْرِ عَرْشِهٖ وَقَاسِمِ رِزْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کا واقعہ

(٦) منقول ہے کہ رات کے وقت حضور ﷺ کے تخت کے نیچے پیالہ رکھا جاتا تھا کہ رات کو اس میں پیشاب مبارک فرمالیں چنانچہ ایک رات جب آپ سرکار ﷺ نے اس میں پیشاب مبارک فرمایا اور صبح ہوئی تو حضور نے اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا کو فرمایا کہ اس تخت

کے نیچے ایک پیالہ ہے اسے زمین کے سپرد کردو مگر انہوں نے کچھ نہ پایا۔ اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا نے عرض کی میرے آقا ﷺ مجھے رات کو پیاس محسوس ہوئی میں نے اسے پی لیا۔ یہ سُن کر حضور ﷺ نے تبسّم فرمایا اور فرمایا اب تمہیں کبھی پیٹ درد نہ ہوگا۔ خوشا نصیب۔

(مدارج النبوّت جلد اوّل)

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

حضرت برکہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ

(٧) ایک صحابیہ جن کا نام برکہ (رضی اللہ عنہا) تھا وہ آپ ﷺ کی خدمت میں رہا کرتی تھیں۔ انہوں نے آپ سرکار ﷺ کا بول مبارک پی لیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پتہ چلا تو آپ نے فرمایا اَصْحَمْتِ یَا ام یوسف اے ام یوسف اب تم ہمیشہ کیلئے تندرست ہوگئی ہو کبھی بیمار نہ ہوؤ گی۔ چنانچہ وہ عورت اس کے بعد کبھی بیمار نہ ہوئی۔

(مدارج النبوّت جلد اوّل)

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(٨) بعض روایتوں میں آیا ہے ایک شخص نے آپ کا بول مبارک پی لیا تھا۔ تو اس کے جسم سے ہمیشہ خوشبو مہکتی رہی حتیٰ کہ اس کی اولاد میں کئی نسلوں تک یہ خوشبو رہی۔

(مدارج النبوّت جلد اوّل)

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

حضرت عفیفہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ

(٩) غزوۂ احد میں شیطان لعین نے یہ اعلان کردیا۔ اَلَا اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ سن لو

بیشک محمد شہید کر دیئے گئے۔ یہ شیطانی آواز مدینہ منورہ تک پہنچی اور یہ خبر دلسوز ہر کس وناکس مرد وعورت، اپنے پرائے، دوست دشمن کے گوش مسموع کی۔ دشمن اس خبر سے شادمان، اور مسلمان اس خبر سے انتہائی پریشان۔ اس پریشان کن خبر کی وجہ سے جنگ کے اندر بعض صحابہ حواس باختہ ہوگئے اور اُدھر مدینہ شریف سے حضرت خاتونِ جنت فاطمۃ الزہری رضی اللہ عنہا اس خبر کی تصدیق کیلئے پریشان حال میدانِ جنگ کی طرف چل نکلیں۔ ایک اور صحابیہ جس کا نام عفیفہ رضی اللہ عنہا تھا وہ نالاں وگریاں غزوہ کی طرف چل پڑیں میدانِ جنگ میں پہنچیں لوگوں نے بتایا تیرا بیٹا، بھائی، شوہر اور باپ شہید ہوگئے۔ اُنہوں نے کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن اور دریافت کیا یہ بتاؤ میرے پیارے مصطفےٰ ﷺ کا کیا حال ہے۔ لوگوں نے بتایا وہ بخیریت ہیں بولی مجھے میرے آقا ومولا کے پاس لے چلو کہ میں سرکارِ دوعالم ﷺ کو دیکھ سکوں۔ چنانچہ جب وہ رسولِ کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس کی نظر چہرۂ پُر جلال وجمال پر پڑی تو جوشِ محبت سے پکار اٹھی۔

كُلُّ مُصِيْبَةٍ بَعْدَكَ حَلَلٌ يَارَسُوْلَ اللهِ فِدَاكَ اُمِّيْ وَاَبِيْ وَرَمِيْ۔

اس میں شک نہیں کہ میرا بیٹا، بھائی، شوہر، باپ شہید ہوگئے مگر پریشانی فقط آپ کی تھی۔ بِحَمْدِ اللهِ آپ سلامت ہیں جب آپ سلامت ہیں تو ہر مشکل ہیچ ہے۔

اس عفیفہ نے بڑھ کر رُخِ روشن دیکھا تو کہا
تو سلامت ہے تو سب ہیچ ہیں یہ رنج وغم
میں قرباں میرا بیٹا قرباں بھائی و شوہر قرباں
تیرے ہوتے ہوئے اے جانِ جاں کیا چیز ہیں ہم

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ

(۱۰) غزوۂ احد میں کفار نے ہر طرف سے حضور انور ﷺ کو گھیرا ہوا تھا اور چاروں طرف سے حضور ﷺ پر تیر برسائے جا رہے تھے۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے جسم کو نبی پاک ﷺ کے لئے ڈھال بنا دیا تھا۔ اس مردِ مجاہد نے کفار کے سارے وار اپنے اوپر لئے۔ اَسّی (۸۰) زخم کھائے مگر اس کے باوجود نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے ارد گرد اس طرح گھومتے تھے جیسے حاجی طوافِ کعبہ میں کعبہ کے گرد گھومتا ہے اور ہر طرف سے حملے اپنے اوپر لیتے تھے اچانک دو تلواریں آپ کے سر پر لگیں بیہوش ہو کر زمین پر آگرے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر آپ پر پانی چھڑکا۔ ہوش آنے پر پوچھا ابوبکر بتاؤ رسول اللہ ﷺ بخیریت ہیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا بحمد اللہ بخیریت ہیں اور تمہیں دعائیں دے رہے ہیں۔ یہ سن کر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا جب حضور ﷺ بسلامت ہیں تو ہر تکلیف رفع اور ہر مشکل آسان ہے۔ سبحان اللہ۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حضورِ اقدس ﷺ سے دنیا ومافیہا سے زیادہ محبت تھی اور سب محبتِ رسول ﷺ کی علامتیں تھیں۔

میرا دل اور میری جان مدینے والے تجھ پہ سو جان سے قربان مدینے والے

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا واقعہ

(۱۱) غزوۂ اُحد میں جب خالد بن ولید نے پچھلی جانب سے اچانک حملہ کر دیا تو مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے۔ اس وقت آٹھ مہاجر اور سات انصار یعنی پندرہ اصحاب

پروانوں کی مانند حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ جن میں سے حضرت صدیق اکبر، حضرت عمر فاروق، حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہم بھی نبیٔ پاک سرورِ کائنات ﷺ کے پہلو بہ پہلو تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا علی کافروں کو مجھ سے دور رکھو، کمر ہمت باندھو، ذوالفقار حیدری نکالو۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بہت سے کفار کو قتل کر کے جہنم رسید کر کے ان کی جماعت کو حضور ﷺ سے دُور کیا۔

اس مقابلہ میں اسد اللہ الغالب نے سولہ زخم کھائے۔ چار زخموں میں تو بالکل زمین پر آ گرے۔ پھر اٹھے اور کافروں کو حضور سے دُور کیا۔

شاہِ مرداں شیرِ یزداں قوتِ پروردگار
لافتی اِلا علی لا سیف اِلا ذوالفقار

(مدارج النبوّت جلد دوم)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

عاشقِ رسول یارِ غار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا واقعہ

(۱۲) عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا چشم دید بیان ہے کہ ایک روز حضور نبی کریم ﷺ کعبہ شریف میں نماز پڑھ رہے تھے۔ عقبہ بن ابی معیط آیا اس نے اپنی چادر کو بل دے کر رسی کی مانند بنایا حضور ﷺ سجدے میں گئے تو اس نے اپنی چادر کو اللہ کے محبوب ﷺ کے گلے میں ڈال دیا۔ بل پر بل دینے شروع کئے گردن مبارک بھینچ گئی مگر اللہ اکبر! اس اعبد و اسجد محبوب ﷺ نے سر سجدہ سے نہ اٹھایا پورے اطمینان سے سجدے میں پڑے رہے۔ سُبحان اللہ! آپ سرکار ﷺ کے ایک سجدہ پر تمام ساجدین کے سجدے قربان۔

چنانچہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے۔ انہوں نے عقبہ کو دھکے دے کر پرے ہٹایا اس کو جھڑکا اور الفاظِ قرآنی سے اور زبانِ صدیقی سے ان لوگوں کو فرمایا۔ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ

(سورۃ المؤمن:۲۸)

"کیا تم ایک ایسے بزرگ و برتر آدمی کو مارتے ہو (تمہارے گمان میں صرف اس جُرم پر) یہ کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور تشریف لایا ہے تمہاری طرف روشن دلیلوں کے ساتھ تمہارے رب کی طرف سے"۔

اس پر چند شر پسندوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پکڑ لیا مارنا شروع کیا اور اس قدر زدوکوب کیا کہ آپ بے ہوش ہو گئے۔

بعض مؤرخین نے لکھا ہے کہ آپ کو بے ہوشی کے عالم میں اٹھا کر گھر میں لایا گیا سب اہلِ خانہ اکٹھے ہو گئے دوست یار بھی آ گئے۔ آپ جب ہوش میں آئے تو آپ کو شربت پیش کیا گیا۔ فرمایا یہ کیا ہے؟ عرض کی گئی شربت۔ فرمایا یہ واپس لے جاؤ مجھے تو شربتِ دیدارِ مصطفٰے ﷺ چاہئے، میں مریضِ عشقِ مصطفٰے ہوں میرے معالج بھی مصطفٰے (ﷺ) ہی ہیں۔ مجھے میرے آقا کے پاس لے چلو دیدارِ مصطفٰے ﷺ کا ایک ہی جام پینے سے میرا سارا دُکھ درد جاتا رہے گا۔

مسلمانو! مِلّت کے جوانو! سچ پوچھو! تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فنا فی الرسول ﷺ کے اعلیٰ درجہ پر فائز تھے۔ جب انسان فنا فی اللہ اور فنا فی الرسول کی منزلیں طے کر لیتا ہے تو پھر "ہم"، "تم" کا جھگڑا ختم ہو جاتا ہے دوئی مِٹ جاتی ہے اور حال یہ ہو جاتا ہے کہ

پوچھا تیرا نام کیا ہے، میں نے کہا شیدا تیرا
پوچھا کہ تیرا کام کیا ہے، میں نے کہا سودا تیرا
پوچھا رہتا ہے کہاں، میں نے کہا کوئے یار میں
پوچھا پتہ کیا ہے تیرا، میں نے کہا رستہ تیرا
یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

عاشقِ رسول حضرت حبیب بن زید رضی اللہ عنہ کا واقعہ

(۱۳) ملک یمامہ کا باشندہ مسیلمہ کذاب نے یمامہ سے نبی کریم ﷺ کے مقابل دعویٰ نبوّت کیا چنانچہ اس نے حضورِ انور ﷺ کی طرف ایک خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا۔ مِنْ مُّسَیْلَمَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اِلٰی مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ اَمَّا بَعْدُ۔ فَاِنَّ لَنَا نِصْفُ الْاَرْضِ لِقُرَیْشٍ نِصْفًا وَلٰکِنَّ الْقُرَیْشَ لَایَنْصِفُوْنَ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ۔

"خدا کے رسول مسیلمہ کی طرف سے خدا کے رسول محمد ﷺ کی طرف واضح ہو کہ آدھی زمین ہماری اور آدھی قریش کی ہے اور لیکن قریش انصاف نہیں کرتے اور آپ پر سلام ہو"۔

مالکِ کون ومکان سرورِ دوجہاں ﷺ نے اس خط کو پڑھا، فوراً اس کا جواب لکھوایا جس کا مضمون یہ تھا۔ بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم مِنْ مُحَمَّدِ النَّبِیِّ اِلٰی مُسَیْلَمَۃَ الْکَذَّابِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰہِ یُوْرِثُھَا مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَ السَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

"اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم کرنے والا ہے۔ محمد نبی (ﷺ)

کی طرف سے بہت بڑے جھوٹے مسیلمہ کی طرف۔ امابعد۔ زمین خدا کی ہے وارث بناتا ہے وہ اپنے میں سے جسے چاہے اور عاقبت پرہیزگاروں کے لئے ہے اور سلام ہو اس پر جو ہدایت کو اپنائے۔

چنانچہ یہ گرامی نامہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت حبیب بن زید رضی اللہ عنہ کو دے کر یمامہ کو روانہ کیا۔ حضرت حبیب رضی اللہ عنہ یہ گرامی نامہ لے کر مسیلمہ دربار میں پہنچے اور سرکارِ دوعالم ﷺ کا خط شریف پیش کیا۔ یہ پڑھتے ہی مسیلمہ کذاب کے تیور بدل گئے غصّے کی آگ میں جلنے لگا بڑے غصّے میں آکر حبیب بن زید سے بولا۔ اَتَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہِ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ حضرت حبیب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کیوں نہیں۔ بیشک محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر بولا اَتَشْھَدُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ یہ سن کر حضرت حبیب رضی اللہ عنہ کانپ گئے اور جواب دیا۔ لَااِنِّیْ اَصَمٌّ وَلَا اَسْمَعُ۔ تیرا یہ کلام سننے سے میں بہرا اور گواہی دینے سے گونگا ہوں۔ مسیلمہ کذاب نے ان کو اپنی نبوّت کے اقرار کرنے پر مجبور کیا۔ آپ نے بھرے دربار میں گج کر یہی جواب دیا۔ اِنِّیْ اَصَمٌّ لَا اَسْمَعُ۔ بالآخر اس مردود نے حضرت حبیب رضی اللہ عنہ کے سر سے پاؤں تک کل اعضاء الگ الگ کرادیئے اور آپ نے جامِ شہادت نوش کرلیا۔ اللہ اکبر۔ مگر پائے استقلال میں لغزش نہ آئی۔

فائدہ: حضورِ انور ﷺ کے یار اصحاب رضی اللہ عنہم اجمعین آیت کریمہ اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا کی مکمل تفسیر تھے۔

دنیا کی کوئی طاقت ان کو راہِ حق سے نہ ہٹا سکی محبت النبی ﷺ کا جو حق تھا وہ ادا کر کے دکھایا اور مسلمانوں کو یہ سبق دیا کہ جیو تو حضور کی محبت اور مرو تو حضور کی محبت پر۔

ان نفوس قدسیہ کے دل کی یہ آواز تھی۔

موت آجائے مگر آئے نہ دل کو آرام

دم نکل جائے مگر نکلے نہ الفت تیری

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

حضرت عبداللہ (ذوالبجادین) رضی اللہ عنہ کا ایمان افروز واقعہ

(۱۴) کتبِ سیر میں مذکور و مسطور ہے کہ حضور ﷺ کے اصحاب میں ایک شخص (نام عبداللہ لقب ذوالبجادین) غزوۂ تبوک کے سفر میں حضور اقدس ﷺ کے ہمراہ تھے۔ تبوک میں ہی انہوں نے وفات پائی۔ ان کا تذکرہ نہایت ہی ذوق افزا ہے۔

اربابِ سیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ قبیلۂ مزنیہ کے باشندوں میں سے تھے عبداللہ ابھی بچہ ہی تھا کہ سایۂ پدری سے محروم ہوگیا۔ چچا نے پرورش کی جب جوان ہوا تو چچا نے مال مویشی دے کر انکی حیثیت درست کردی۔ عبداللہ نے آیاتِ قرآنی سنی تو اسلام کی خوبیوں سے آگاہ ہوا۔ دل میں توحیدِ خداوندی اور عظمتِ رسالت کا ذوق پیدا ہوا چاہتا تھا کہ مسلمان ہوجائے مگر چچا مشرک تھا اسکے ڈر سے اسلام کا اظہار نہ کرسکا۔

جب نبی کریم ﷺ فتح مکہ سے واپس مدینہ کو روانہ ہوئے۔ دِل میں عشقِ رسول ﷺ کی آگ بھڑک اٹھی۔ اپنے چچا کے پاس بیساختہ پکار اٹھا، چچا! عرصہ دراز گزر گیا ہے میں اس بات کے انتظار میں رہا کہ تیرے دل میں کب اسلام لانے کی تڑپ اور حضور ﷺ کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ انتظار انتظار میں اتنا وقت کھودیا مگر تیرا دل وہی کا وہی رہا میں اپنی زندگی پر بھروسہ نہیں کرسکتا مجھے اجازت دیجئے کہ میں مسلمان ہو

جاؤں۔ چچا نے جواب دیا ذرا ہوش کر اگر تو محمد ﷺ کا دین قبول کریگا تو میں تجھ سے اپنا مال چھین لوں گا۔ یہاں تک کہ تیرے بدن پر قمیض تہبند تک نہ رہنے دوں گا۔

عبداللہ نے جواب دیا چچا سن لے میں حضور ﷺ کی غلامی ضرور اختیار کروں گا میں کفروشرک سے بیزار ہوچکا ہوں اس لئے مسلمان ضرور ہوں گا۔ اب تیرے دل میں جو آئے ''کرگزر'' میرے پاس تیرا جو مال اسباب ہے سب لے لے۔ مجھے ان چیزوں سے غرض نہیں۔ اس دنیوی اسباب کی خاطر میں دینِ حق کو نہیں چھوڑ سکتا۔

عبداللہ نے یہ کہہ کر چچا کے عطا کردہ بدن کے کپڑے اتار پھینکے۔ اس پلید کا احسان بھی اپنے اوپر روانہ رکھا۔ مادر زاد برہنہ ہوکے ماں کے پاس گیا ماں یہ حالت دیکھ کر تڑپ اُٹھی۔ بولی یہ کیا معاملہ ہے؟ عبداللہ اپنا ستر چھپاتے ہوئے بیٹھ گیا۔ کہا، امی جان! بت پرستی اور دنیا طلبی سے بیزار ہوں۔ دینِ حق کو قبول کرچکا ہوں حضور ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہونے کے لئے مدینہ طیبہ جانا چاہتا ہوں براہِ مہربانی ستر پوشی کیلئے کوئی کپڑا عنایت فرمایئے۔ ماں نے کمبل دیا عبداللہ نے اس کمبل کو پھاڑا اور اس کے دو حصے کئے ایک کا تہبند بنایا اور دوسرے حصے کی چادر۔ اس سبب سے ان کا لقب ''ذوالبجادین'' ہوا۔ (بجاد واحد بجادین تثنیہ ذوالبجادین دوموٹی چادروں والے) بجاد کے معنیٰ گلیم درشت موٹی چادر کے ہیں۔ صرف دو چادروں کا لباس بدن پر اوڑھے تین سو میل کا طویل سفر کرتے ہوئے سحری کے وقت مدینہ طیبہ محبوب ﷺ کے قدموں میں جا پہنچے۔ لوگوں کو کیا معلوم تھا یہ مسافر کمبل پوش کون ہے۔

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں سے ارادت ہوتو دیکھ ان کو

یدِ بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

ارے! یہ تو وہ نوجوان تھا جس کے سینے میں عشقِ رسول ﷺ کی آگ بھڑک رہی تھی۔ جس کے سینے میں عشقِ رسول ﷺ کی نورانی آگ ہے وُہ سینہ رحمتوں برکتوں کا خزینہ ہے اور جو عشقِ رسول سے محروم ہے وہ مسلمان کاہے کا؟

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے   مسلماں نہیں خاک کا ڈھیر ہے
تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے   دلِ مرتضےٰ سوزِ صدیق دے

الغرض! عبداللہ مسجدِ نبوی کی دیوار سے ٹیک لگا کے منتظرانہ بیٹھ گیا کہ آقا ﷺ کس وقت تشریف لاتے ہیں۔ چنانچہ حضورِ اکرم ﷺ نماز کے لئے تشریف لائے تو حضور ﷺ نے اس کمبل پوش دیوانے کو دیکھ کر فرمایا۔ مَنْ اَنْتَ؟ عرض کی اَنَا فَقِیْرٌ مُسَافِرٌ وَاِسْمِیْ عَبْدُ الْعُزّٰی۔ میرے آقا میں ایک فقیر و مسافر ہوں میرا نام عبدالعزیٰ ہے۔ آپ کا عاشقِ جمال ہوں۔ دور دراز کا سفر کرکے طالبِ ہدایت ہوکر درِ دولت پر حاضر ہوا ہوں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا زمانہ جہالت میں تمہارا نام عبدالعزیٰ تھا اور اب زمانہ ہدایت میں تمہارا نام عبداللہ لقب ذوالبجادین۔ حضور ﷺ نے فرمایا تم ہمارے قریب ٹھہرو اور مسجد میں رہا کرو۔ اس فرمانِ عالیشان پر عبداللہ رضی اللہ عنہ اصحابِ صفہ میں شامل ہوگئے پیارے مصطفےٰ ﷺ سے قرآن سیکھتے، شب و روز عجب ذوق وشوق میں رہتے۔ محبت النبی ﷺ سے مخمور رہتے۔

طیبہ سے منگائی جاتی ہے سینے میں چھپائی جاتی ہے
یہ مے پیالوں سے نہیں آنکھوں سے پلائی جاتی ہے

حضور نبی کریم ﷺ عبداللہ رضی اللہ عنہ کی دلجوئی فرماتے۔ ایک روز حضرت عمرِ

فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ لوگ نماز پڑھ رہے ہیں اور یہ اعرابی اسقدر باوازِ بلند قرآن پڑھ رہا ہے۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں جھڑکا۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو منع فرمایا۔ عمر اسے کچھ نہ کہو اس کو اس کے حال پر چھوڑ دو اس لئے کہ یہ نکلا ہوا ہے خدا اور رسول کے لئے۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ صاحبِ حال سے جو کچھ صادر ہو وہ ادب کے خلاف نہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ غایتِ آدب میں بعض صحابہ معذور ہیں۔

عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سامنے غزوۂ تبوک کی تیاری ہونے لگی تو یہ بھی حضورِ اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کرنے لگے یارسول اللہ ﷺ دعا فرمایئے کہ راہِ خدا میں میں بھی شہید ہو جاؤں۔ مختارِ کل ختم الرسل ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کسی درخت کا چھلکا لاؤ جب عبداللہ چھلکا اتار لائے تو حضور ﷺ نے وہ چھلکا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بازو پر باندھ دیا اور زبانِ حق ترجمان سے فرمایا الٰہی میں کفار پر عبداللہ کا خون حرام کرتا ہوں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں تو شہادت کا طلبگار ہوں اور آپ میرا خون کافروں پر حرام فرما رہے ہیں تو پھر شہادت کیسے۔ میرے آقا ﷺ نے مسکرا کر ارشاد فرمایا تمہیں شہادت ملے گی اور ضرور ملے گی جب تم جہاد کی نیت سے نکلو پھر بخار آئے اُسی بخار سے تم دنیا سے چلے جاؤ تو تم شہید ہی ہوؤ گے۔ سبحان اللہ! دینے والے کی دین کے انداز بھی نرالے ہیں۔ چنانچہ تبوک پہنچ کر یہی ہوا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بخار آیا اور اسی بخار میں عالمِ بقا کو سدھار گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔

بزرگو اور دوستو! میرا یہ یقین ہے کہ مختارِ عرب وعجم ﷺ نے عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بازو پر جو کیکر کا چھلکا باندھ دیا تھا کل قیامت کو لوگ جب اپنی اپنی قبروں سے اٹھائے جائیں گے ان میں عبداللہ رضی اللہ عنہ جب اٹھیں گے تو ان کے بازو پر وہ چھلکا موجود ہوگا جو

حضور علیہ السلام نے اُن کو باندھا تھا۔

نکتہ: بروزِ قیامت شہداء بارگاہِ رب العالمین میں آئیں گے کسی کا سر پھٹا ہوگا، کسی کی گردن کٹی ہوگی، کسی کا بازو کٹا ہوگا، کسی کی ٹانگ ٹوٹی ہوگی، کسی کی آنکھ نکلی ہوگی، کسی کا پیٹ چاک ہوگا، کسی کے جسم کو گھوڑے کی ٹاپوں سے پامال کیا ہوگا، کسی کے جسم پر ٹینک دوڑے ہونگے، کسی کو بم سے اڑادیا ہوگا، کسی کے جسم پر تیر پیوست ہوں گے ان میں شہیدِ کربلا سید الشہداء امام حسین رضی اللہ عنہ جب تشریف لائیں گے تو ان کا سارا جسم زخمی ہوگا۔ ٹانگیں زخمی، کلائیاں زخمی، سینہ مبارک تیروں سے چھلنی، چہرہ مبارک لہولہان غرضیکہ زخموں سے چور۔

اور پھر ان میں حضرت عبداللہ ذوالبجادین رضی اللہ عنہ کی شہادت انوکھی اور نرالی ہوگی۔ نہ سر پھٹا، نہ بازو کٹا ہوگا، نہ ٹانگ ٹوٹی ہوگی، نہ آنکھ نکلی ہوگی، نہ سینہ چاک اور نہ گردن کٹی، نہ کسی کافر کے ہاتھوں مرے، نہ کسی دشمن سے مزاحمت ہوئی مگر چونکہ شہنشاہِ کونین ﷺ نے عبداللہ رضی اللہ عنہ کو اپنی خصوصی عطا سے شہادت کا درجہ عنایت فرمادیا ہے۔ اس لئے وہ بروزِ قیامت شہداء کی جماعت میں اٹھائے جائینگے بازو پر خصوصی عطا کی نشانی درخت کا چھلکا بندھا ہوگا۔ تا کہ بالفرض اگر کوئی کہے یہ کیسا شہید ہے۔ نہ کسی کافر سے لڑا، نہ کسی دشمن کے ہاتھوں مرا مگر ہے شہید۔ جواب دیا جائیگا یہ شہنشاہی عطا سے شہید ہے بطورِ ثبوت شہنشاہی عطا کی یہ نشانی دیکھ لو۔

آمدم برسرِ مطلب۔ بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ ذوالبجادین رضی اللہ عنہ کے دفن کی کیفیت دیکھی ہے۔ بلال حبشی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں چراغ تھا ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما ان کی لاش کو لحد میں رکھ رہے تھے رحمت للعالمین ﷺ خود لاش

کے ساتھ قبر میں نیچے اترے اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما سے فرمارہے تھے۔ "اَدِّبَا اَخَاکُمَا" اپنے بھائی کا ادب ملحوظِ خاطر رکھو۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قبر پر اینٹیں بھی اپنے ہاتھ سے رکھیں اور بعد میں دعا فرمائی۔ الٰہی! آج شام تک میں اس سے راضی رہا تو بھی اس سے راضی ہوجا۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کاش "میں اس قبر میں دبا دیا جاتا" سبحان اللہ۔ کتنا بلند نصیبہ ہے ذوالبجادین کا کہ جس کو مالکِ چنین وچناں مختارِ زمین وآسماں ﷺ نے اپنے نورانی ومبارک ہاتھوں سے دفن فرمایا۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان عبداللہ ذوالبجادین رضی اللہ عنہ کی قسمت پر ناز کررہے تھے۔ (مدارج النبوّت جلد دوم: ۵۹۱)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمت اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا:

جو ہم بھی وہاں ہوتے خاکِ گلشن ۔۔۔ لپٹ کے لیتے قدموں کی اُترن
مگر کیا کریں نصیب میں تو ۔۔۔ یہ نامرادی کے دن لکھے تھے
یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔۔۔ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

مسلمانو! یہ ۱۴ واقعات جو آپ نے پڑھے ان کے علاوہ اور سینکڑوں واقعات ہیں ان کا ایک ایک لفظ اس حقیقت کو ظاہر کرتا ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کو محبوب رب العالمین ﷺ کے ساتھ والہانہ محبت تھی۔ حضور ﷺ کی محبت میں جیتے اور حضور ﷺ کی محبت میں ہی مرتے۔ جان ومال، اولاد حضور ﷺ کی محبت پر قربان کرتے تھے۔ واضح رہے کہ محبت النبی ﷺ کا ایک اہم تقاضہ یہ ہے کہ حضور امام الانبیاء خاتم الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی زیادہ سے زیادہ تعریف کی جائے۔ آپ سرکار ﷺ کا ذکرِ خیر

اکثر زبان پر جاری رہے۔اس لئے کہ " قَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ
فرمایا نبی کریم ﷺ نے جس کو جس سے محبت ہوتی ہے وہ اس کا اکثر ذکر کرتا ہے۔

غلامانِ رسول ﷺ کو چونکہ حضور ﷺ سے زیادہ محبت ہے اِس لئے غلامانِ رسول کی زبان پر پیارے مصطفےٰ ﷺ کا زیادہ سے زیادہ ذکر جاری رہنا چاہئے۔

محبت کے اس قاعدے کے پیشِ نظر "جس کو جس سے محبت ہوتی ہے وہ اسی کا زیادہ تر ذکر کرتا ہے"۔صحابہ کرام چونکہ نبی اعظم محبوبِ اعظم ﷺ کے متوالے تھے اسلئے اپنی محفلوں مجلسوں کو ذکرِ مصطفےٰ ﷺ سے رونق بخشا کرتے تھے اور انکی زبانیں ذکرِ مصطفےٰ ﷺ سے رطب اللّسان رہتیں۔اس مناسبت سے چند روایات پیشِ خدمت ہیں۔

ذکرِ مصطفےٰ ﷺ بزبانِ صحابہ کرام علیہم الرضوان

نہ اُن کے جیسا کوئی ہوا ہے اور نہ ہوگا

(۱) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔مَنْ رَّاٰہُ بَدِیْھَۃً ھَالَہٗ وَمَنْ خَالَطَہٗ مَعْرِفَۃً اَحَبَّہٗ یَقُوْلُ فَاعِتَہٗ مَنْ اَرَ قَبْلَہٗ وَلَابَعْدَہٗ مِثْلَہٗ (رواہ الترمذی)

جو کوئی اچانک حضور ﷺ کے سامنے آجاتا وہ دہل جاتا (رعب میں بھر جاتا) اور جو کوئی پہچان کر پاس آبیٹھتا وہ شیدا ہوجاتا۔کہا کرتا میں نے حضور ﷺ جیسا کہیں دیکھا ہی نہیں نہ ان سے پہلے نہ ان کے بعد۔

حضور ﷺ کے چہرۂ اقدس کی تعریف

(۲) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ نبی پاک ﷺ کا چہرہ تلوار جیسا چمکیلا

تھا۔تو بولے،لَابَلْ کَانَ مِثْلُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ نہیں بلکہ حضور ﷺ کا چہرہ مبارک تو آفتاب وماہتاب جیسا تھا۔ (رواہ مسلم)

پسینہ مبارک کی بوند جیسے موتی

(۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَهَرَ اللَّوْنِ كَانَ عُرْقُهٗ اَلْوُلُوْءَ

(رواہ البخاری ومسلم)

نبی کریم ﷺ کا رنگ سفید روشن تھا پسینہ مبارک کی بوند حضور ﷺ کے چہرہ شریف پر ایسی نظر آتی تھی جیسے موتی۔سبحان اللہ۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

رُخِ مصطفےٰ ﷺ کو سورج سے تشبیہ

(٤) ربیع بن معوذ صحابیہ سے عمار بن یاسر کے پوتے نے کہا۔کہ نبی کریم ﷺ کا کچھ حلیہ شریف بیان کرو۔انہوں نے کہا۔

لَوْ رَاَیْتَہٗ وَرَاَیْتَ الشَّمْسَ طَالِعًا

اگر تو حضور کو دیکھتا تو سمجھتا کہ سورج نکل آیا ہے۔

چہرۂ مصطفےٰ ﷺ چاند سے بھی زیادہ حسین

(۵) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ایک مرتبہ چاندنی رات تھی نبی کریم ﷺ حلہ حمراء (سرخ چادر) اوڑھے ہوئے لیٹے تھے۔میں کبھی چاند کو دیکھتا کبھی حضور انور ﷺ

کے چہرۂ مبارک پر نگاہ ڈالتا۔فَاِذَا هُوَ اَحْسَنُ عِنْدِیْ مِنَ الْقَمَرِ۔(رواہ الترمذی)

بالآخر میرے دل نے یہ فیصلہ کیا کہ حضور ﷺ تو چاند سے بھی زیادہ حسین ہیں۔

چاند سے تشبیہ دینا بھی کیا انصاف ہے
چاند کے منہ پر ہیں چھائیاں مَدنی کا چہرہ صاف ہے

(٦) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خَلْقًا مَسَسْتُ خَزًّا اَلْيَنَ حَرِيْرًا وَلَا شَيْئًا كَانَ اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَلَا شَمَمْتُ مِسْكًا قَطُّ وَلَا عِطْرًا كَانَ اَطْيَبَ مِنْ عِرْقِ النَّبِيِّ (ﷺ)

رسول خدا ﷺ خوش خلقی میں سب لوگوں سے بڑھے ہوئے تھے میں نے ریشم کا باریک کپڑا یا کوئی اور چیز ایسی نہیں چھوئی جو رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو میں نے کبھی کستوری یا کوئی عطر ایسا نہیں سونگھا۔ جو نبی کریم ﷺ کے پسینہ سے زیادہ خوشبودار ہو۔

ایسی خوشبو نہ سُونگھی کسی پھول میں — جیسی میرے نبی کے پسینے میں ہے

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا — عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

حضور ﷺ کا دستِ مبارک لگنے سے خوشبو پیدا ہوگئی

(٧) ام عاصم زوجہ عتبہ بن فدقہ سلمی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم عتبہ کی چار بیویاں تھیں عتبہ ہر وقت خوشبو میں مہکے مہکے رہتے ہم میں سے ہر ایک کی یہ کوشش ہوتی اتنی خوشبو استعمال کریں کہ عتبہ کی خوشبو پر غالب رہے لیکن ہم میں سے کسی کی خوشبو عتبہ کی

خوشبو تک نہ پہنچتی حالانکہ عتبہ خوشبو اتنی استعمال بھی نہ کرتے جب عتبہ باہر جاتے تو لوگ کہتے ہم بھی خوشبو تو استعمال کرتے ہیں لیکن حیرانگی کی بات ہے کہ کوئی خوشبو عتبہ کی خوشبو سے تیز نہیں۔

ام عاصم کہتی ہیں میں نے ایک دن عتبہ سے کہا ہم سب خوشبو کے استعمال میں خوب کوشش کرتی ہیں لیکن تمہاری خوشبو تک ہماری خوشبو نہیں پہنچتی اس کی کیا وجہ؟ انہوں نے جواب دیا کہ رسولِ خدا ﷺ کی حیاتِ طیبہ طاہرہ (ظاہری) کے زمانے میں ایک مرتبہ مجھے ''شریٰ'' یعنی گرمی کے دانے جسے ''پت'' کہتے ہیں نکل آئے۔اس مرض میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے جسم میں چنگاریاں لگی ہوں تو میں نے حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کی خدمت میں جا کر اپنے مرض کی شکایت کی تا کہ سرکار علاج فرمادیں۔اس پر حضور ﷺ نے فرمایا اپنے بدن سے کپڑا اتار دو تو میں کپڑے اتار کر آپ کے سامنے بیٹھ گیا (یعنی کُرتہ اُتار کر) پھر آپ نے اپنا دستِ مبارک میری پشت پر اور شکم پر ملا۔چنانچہ اس وقت سے یہ خوشبو مجھ میں پیدا ہوگئی۔سبحان اللہ۔زہے نصیب۔

(طِبرانی و مدارج النبوۃ ج اوّل:٤٧)

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا — عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

آقا ﷺ کے پسینے کی بوندوں کی عظمت

(٨) ام سلیم رضی اللہ عنہا جو انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں۔ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کبھی کبھی دوپہر کو ان کے ہاں آرام فرماتے بستر چمڑے کا تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پسینہ بہت آیا کرتا تھا۔ام سلیم رضی اللہ عنہا پسینے کی بوندیں جمع کر لیا کرتیں اور شیشی میں ڈال لیا

کرتیں تھیں۔ایک دفعہ طاہر مطہر نبی ﷺ نے ان کو ایسا کرتے دیکھ لیا۔ارشاد فرمایا،ام سلیم یہ کیا؟عرض کی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فِدَاکَ اُمِّیْ وَاَبِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ عِرْقُکَ نَجْعَلُہٗ فِیْ طِیْبِنَا وَھُوَ مِنْ اَطْیَبِ الطِّیْبِ (رواہ بخاری ومسلم)

یہ حضور کا پسینہ مبارک ہے ہم اسے عطر میں ملا لیں گے اور یہ تو سب عطروں سے بڑھ کر عطر ہے۔سبحان اللہ۔آقا کے پسینے کی بوندوں کی عظمت پہ قربان ام سلیم رضی اللہ عنہا کی عقیدت پہ نثار۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

نکل جائے جان تیرے قدموں کے نیچے

(۹) غزوۂ اُحد میں حضرت عمار بن زیاد رضی اللہ عنہ کے دل میں ایک کافر کا تیر لگا حضرت عمار لڑکھڑا کر گر گئے اور دل پر ہاتھ رکھ کر عرض کی۔الٰہی! مجھے اپنے محبوب کے قدموں میں پہنچا دے تاکہ میں ان کی زیارت کرلوں۔

چنانچہ زمین پر گرے ہوئے ہی آپ نے اپنی نظروں سے حضور ﷺ کی تلاش کی اور آپ نے دیکھا کہ حضورِ اقدس ﷺ تھوڑی دور تشریف فرما ہیں چنانچہ آپ زمین پر گھسٹتے ہوئے آہستہ آہستہ حضور ﷺ تک پہنچ گئے اور پھر اپنا منہ حضور علیہ السلام کے قدموں پر رکھ دیا اور اپنے رخسار حضور ﷺ کے تلووں پر ملتے جاتے اور یہ کہتے جاتے۔

فُزْتُ بِرَبِّ الْکَعْبَۃِ فُزْتُ بِرَبِّ الْکَعْبَۃِ

رب کعبہ کی قسم میں اپنی مراد کو پہنچ گیا،ربِ کعبہ کی قسم میں اپنی مراد کو پہنچ گیا۔اور پھر اپنی قسمت پر ناز کرتے ہوئے حضور ﷺ کے قدموں پر ہی جان دیدی۔

اور جامِ شہادت نوش فرمالیا۔

فائدہ: حضراتِ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی سب سے بڑی تمنا یہ ہوتی تھی کہ محبوبِ کبریا محمدِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کے قدموں پر جان نکلے۔

نکل جائے جان تیرے قدموں کے نیچے
یہی دِل کی حسرت یہی آرزو ہے
گروقت اجل سر تیری چوکھٹ پہ رکھا ہو
جتنی ہو قضا ایک سجدے میں ادا ہو

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا کلیجہ عشق رسول ﷺ میں جل کر کباب ہوا

(۱۰) ''طبقاتِ کبریٰ'' میں سیّد عبدالوہاب شعرانی ارشاد فرماتے ہیں کہ محبوبِ خدا ﷺ کے یارِ غار اور شمعِ نبوت کے جاں نثار حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قلب میں رسول اللہ ﷺ کی جدائی کا غم (جب نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے انتقال فرمایا) اس قدر غالب تھا کہ آپ کا کلیجہ عشقِ رسول کی آگ میں جل کر کباب ہوا تھا جس کی وجہ سے آپ کے منہ سے ہر وقت کبابوں کے بُھننے کی بُو آتی تھی۔سوائے فراقِ محبوب کے اور کوئی آپ کو نہ صدمہ تھا نہ غم تھا۔

غَلَبَ عَلَیْہِ الْحُزْنُ حَتّٰی کَادَ یَشُمُّ مِنْ فَمِہٖ رَائِحَۃُ الْکِبْرِی الْمَشْوِیّ

اور باوجود اس کے کہ آپ بڑے مستقل مزاج تھے مگر پھر بھی فراقِ محبوب کے

صدمہ نے آپ کے اعمال افعال میں اختلال پیدا کر دیا تھا۔ ایک دفعہ یوں ہوا کہ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ مسجدِ نبوی میں بیٹھے ہوئے تھے اور امورِ سلطنت کے اہم معاملات میں مصروفِ عمل تھے کہ اچانک تمام کام چھوڑ کر ملکِ شام کے رستہ پر چل پڑے اور کچھ دور جا کر پھر واپس آ گئے۔ لوگوں نے عرض کیا یا حضرت آپ کہاں تشریف لے گئے تھے فرمایا ایک دفعہ یہ ہوا کہ حضور نبیٔ رحمت ﷺ ملکِ شام کی طرف تشریف لے گئے بہت روز تک مدینہ شریف سے باہر رہے اور پھر ایک دن اسی راستہ سے واپس تشریف لائے۔ اب بھی ایک عرصہ ہوا ہے کہ آپ مدینہ میں نظر نہیں آتے۔ خیال ہوا کہ شائد حضور ﷺ ملک شام کی طرف تشریف لے گئے ہوں اور ادھر سے آپ اکیلے تشریف لا رہے ہوں۔ اس لئے میں حضور ﷺ کو لینے کے لئے ادھر گیا تھا۔ مگر افسوس! کہ حضور ﷺ ابھی تک واپس تشریف نہیں لائے۔

مولینا جامی رحمۃ اللہ علیہ عاشقانِ رسول ﷺ کے حالات کی ترجمانی فرماتے ہیں۔

✿ زِ مہجوری برآمد جانِ عالم   ترحّم یا نبی اللہ ترحّم

یا رسول اللہ یا حبیب اللہ ﷺ آپ کے فراق سے کائناتِ عالم کی جان نکلی جا رہی ہے۔ اے اللہ کے پیارے نبی نگاہِ کرم فرمائیے، اے میرے دل کے چین رحم فرمائیے۔

✿ نہ آخر رحمۃ اللعالمینی   زِ محروماں چرا فارغ نشینی

آپ یقیناً بالیقین رحمۃ اللعالمین ہیں۔ ہم محرومانِ قسمت سے آپ کیسے تغافل فرما سکتے ہیں۔

✿ برتن در پوش عنبر بوئے جامہ   بسر بر بند کافوری عمامہ

جسم نازنین پر حسبِ عادت خوشبودار لباس آراستہ فرمائیے اور سفید کافوری عمامہ زیب سر فرمائیے۔

✿ جہان دیدہ کردہ فرش رہ اند   چوں فرش اقبال پابوسی خواہند

تمام جہان اپنے دیدۂ دل کو فرشِ راہ کئے ہوئے ہے۔ مثل فرشِ زمین کے قدم بوسی کا خواہشمند ہے۔

✿ زحجرہ پائے در صحن حرم نہ   بفرقِ خاک رہ بوساں قدم نہ

حجرہ شریف یعنی گنبدِ خضراء سے باہر تشریف لائیے۔ راہِ عشق کے خاک بوسوں کے سر پر قدم مبارک رکھیے۔

✿ بدہ دستی زبا افتادگاں را   بکن دلداریے دل دادگاں را

بے کسوں بے بسوں کی مدد فرمائیے۔ عاجزوں کی دستگیری فرمائیے۔ عاشقوں کی دلداری و دلجوئی فرمائیے۔

✿ خوشا کز گردِ رہ سویت رسیدیم   بدیدہ گرد از کویت کشیدیم

ہمارے لئے کیا ہی اچھا ہوتا کہ ہم گرد راہ آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتے۔ آپ کے کوچہ مبارک کی خاک کا سرمہ آنکھوں میں لگاتے۔

✿ کنوں گر تن نہ خاک آں حریم است   بحمد اللہ کہ جاں آں جا مقیم است

اب اگرچہ میرا جسم اس حرم پاک میں نہیں ہے لیکن اللہ جل جلالہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ روح وہی ہے۔

حب احمد ازل ہی سے سینے میں ہے   میں یہاں ہوں میرا دل مدینے میں ہے
بے سہارا نہ سمجھے زمانہ ہمیں   ہم غریبوں کا آقا مدینے میں ہے

الغرض! عشقِ رسول کی آگ برداشت سے باہر ہوئی اور آپ آتشِ عشق میں سوختہ جان ہوکر بیمار ہوئے ایامِ مرض میں آپ کے علاج کے لئے ایک طبیب بلایا گیا۔طبیب نے بہت غور سے دیکھنے کے بعد کہا کہ یہ مریضِ عشق ہیں اِن کا محبوب ان سے جدا ہے بس ان کا علاج دیدارِ محبوب کے سوا اور کوئی نہیں۔اسی اثنا میں آپ کو شدید بخار ہوا لوگوں نے عرض کی اجازت ہو تو علاج کرایا جائے آپ نے فرمایا میرے طبیب نے مجھ سے کہہ دیا ہے۔فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ۔

''وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے''

اس جواب باثواب سے جو سمجھنا تھا سب نے سمجھ لیا اور خاموش ہو گئے۔

حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ محبوب کے دیدار کے اشتیاق میں تھے محبوبِ کریم ﷺ نے ایک دفعہ کرم نوازی فرمائی۔تو حضورِ انور ﷺ خواب میں تشریف لائے آپ کے بدن پر دو سفید کپڑے تھے تھوڑی دیر میں وہ دونوں کپڑے سبز رنگ کے ہو گئے اور اس قدر چمکنے لگے کہ ان پر نگاہ نہ ٹھہرتی تھی۔پھر حضورِ انور ﷺ نے اپنے یارِ غار کو السلام علیکم فرمایا اور مصافحہ فرمایا اور اپنا نورانی ہاتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سینے پر رکھا جس کے سبب قلب کی اور سینہ کی ساری تکلیف اور بیقراری جاتی رہی۔پھر فرمایا اے ابوبکر! کیا ملنے کا ابھی وقت نہیں آیا۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس ﷺ سے یہ ارشاد سن کر اس قدر روئے کہ آواز بلند ہوئی اور سارے گھر والوں کو خبر ہو گئی۔عرض کی! واشرفا یا رسول اللّٰہ ''یارسول اللہ آپ کی ملاقات کا شرف مجھے کب حاصل ہوگا''۔حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے یارِ غار کا رونا سُن کر فرمایا گھبراؤ نہیں اب ہماری تمہاری ملاقات کا وقت قریب آ گیا ہے۔ (سیرت الصالحین:۹۲)

بعد از وفات دیارِ نبی پر عاشقِ نبی کی حاضری

علامہ شعرانی ''طبقات کبریٰ'' میں فرماتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو بلایا......قَالَ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ لَمَّا حَضَرَتْ اَبَا بَکْرٍ الْوَفَاتُ فَقَالَ یَا عَلِیُّ اِغْسِلْنِیْ بِالْکَفِّ الَّذِیْ غَسَلْتَ بِھَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَفِّنِیْ بِثَوْبِیْ وَاْتِ بَابَ الْبَیْتِ الَّذِیْ فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنِ انْفَتَحَتِ الْاَقْفَالُ بِغَیْرِ مَفَاتِیْحَ تَدْفِنُنِیْ فِیْہِ (الخ)

ترجمہ: حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تب آپ نے مجھے بلا کر فرمایا اے علی (جب میری وفات ہو جائے) تب مجھے اپنے ہاتھوں سے غسل دینا کیونکہ آپ نے ان ہاتھوں سے رسول اللہ ﷺ کو غسل دیا ہے۔

بندۂ ناچیز ثبت اللہ علی طریق الحق والیقین عرض کرتا ہے کہ حق ہے۔ارے جس کے عشق میں، جس کے فراق میں، جس کی یاد میں جان دے رہے ہیں انہی کے غسل دینے والے ہاتھ یارِ غار کے لئے تجویز ہونے مناسب تھے۔اور فرمایا مجھے پرانے کپڑوں میں کفن دیکر اس حجرہ شریف کے سامنے رکھ دینا جس میں اللہ کا پیارا حبیب ﷺ تشریف فرما ہے اور عرض کرنا یارسول اللہ ﷺ آپ کا یارِ غار حاضر ہے۔تو اگر قفل بغیر چابی کھل جائے (وہ اس بات کی علامت ہوگی کہ سرکار کی طرف سے اجازت ہے) تب مجھے اندر دفن کر دینا ورنہ جیسے حکم ہو۔حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ نے بموجب آپ کی وصیّت کے غسل وکفن دیکر جنازہ روضۂ اقدس کے سامنے رکھ کر عرض کی۔اَلسَّلَامُ

عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ اے اللہ کے حبیب! یہ ابوبکر آپ کے درِاقدس پر حاضر ہے۔ چنانچہ یہ کہنے کی دیر ہی تھی۔فَوَ اللّٰہِ لَقَدْ رَاَیْتُ الْاَقْفَالَ اِنْفَتَحَتْ مِنْ غَیْرِ مَفَاتِیْحَ وَسَمِعْتُ قَائِلًا یَقُوْلُ اُدْخُلُوا الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ فَاِنَّ الْحَبِیْبَ مُشْتَاقٌ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔قسم بخدا! میں نے دیکھا بغیر کسی کھولنے والے کے، بغیر کسی چابی کے قفل کھلا اور دروازہ کھلا قبر انور سے آواز آئی۔ ''حبیب کو حبیب سے ملا دو کیونکہ حبیب کو حبیب سے ملنے کا اشتیاق ہے''۔

جب مزارِ اقدس سے مزار شریف میں دفن کی اجازت مل گئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حضورِ انور ﷺ کی قبرِ انور کے ساتھ دفن کر دیا گیا۔

کیا مقدّر ہے صدیق و فاروق کا جن کا گھر رحمتوں کے خزینے میں ہے

حضرات شان دیکھو! سیّدنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ مکّہ میں حضور ﷺ کے ساتھ، اُحد میں ساتھ، خیبر میں ساتھ، صلح حدیبیہ میں ساتھ، فتح مکہ میں ساتھ، غزوہ حنین و طائف میں ساتھ، تبوک میں ساتھ، حجۃ الوداع میں ساتھ، سفر میں حضر میں ساتھ، ثانی اثنین اذھما فی الغار، ثانی اثنین از ھما فی المزار، ثانی اثنین از ھما فی الحشر۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ غار میں حضور ﷺ کے ساتھ، مزار میں حضور ﷺ کے ساتھ، اس معیت کی انتہا یہ ہے کہ بروزِ قیامت بھی حضور ﷺ کیساتھ ہی ہوں گے۔

صدیق تو یہ ہے ذیشان، ریساں کون کرے
تیریاں صفتاں وچ قرآن ،ریساں کون کرے

سایۂ مصطفٰے مایۂ اصطفا
عزو نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام

یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل
ثانی اثنین ہجرت پر لاکھوں سلام

یارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

یہ سب واقعات حضور ﷺ کے ساتھ والہانہ محبت کا ثبوت ہیں۔

محبتِ رسول اللہ ﷺ کی علامات

پہلی علامت:

محبتِ رسول ﷺ کی ایک علامت یہ ہے کہ آپ سرکار ﷺ کے والدین ماجدین کو عزت واحترام سے جانا جائے۔ان کی نجات کے متعلق بال برابر بھی شبہ نہ کیا جائے جیسے سیّد الانبیاء ﷺ بے مثل، ایسے ہی ان کے والدین کریمین بھی بے مثل۔

دوسری علامت:

محبتِ رسول ﷺ کی ایک علامت یہ ہے کہ اہلِ بیتِ اطہار سے محبت کی جائے کیونکہ ان کی محبت مدارِ ایمان ہے۔ارشاد فرمایا:

اَنَا تَارِكٌ فِیْكُمُ الثَّقَلَیْنِ اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِیْهِ الْهُدٰی وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِالْكِتَابِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ فَحَثَّ عَلٰی كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِیْهِ ثُمَّ قَالَ وَاَهْلُ بَیْتِیْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِیْ اَهْلِ بَیْتِیْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِیْ اَهْلِ بَیْتِیْ۔

(رواہ مسلم، بحوالہ مشکوٰۃ:٥٦٨)

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ خطبہ ارشاد فرمایا اور اللہ جل جلالہ کی حمد وثنا بیان فرمائی۔آخر میں ارشاد فرمایا۔

اے لوگو! میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ رہا ہوں ان دونوں میں سے پہلی چیز تو اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت ہے، نور ہے۔ تم اللہ کی کتاب کو مضبوط پکڑ لو پھر حضور ﷺ نے کتاب اللہ پر ابھارا اور اس کی ترغیب دی۔ (یعنی قرآن پاک پر عمل نہ کرنے سے ڈرایا اور عمل کرنے کی ترغیب دی) پھر فرمایا (دوسری چیز) میرے اہلِ بیت ہیں میں تم کو اپنے اہلِ بیت کے متعلق اللہ سے ڈراتا ہوں یعنی ان کی نافرمانی نہ کرنا، ان کو ایذا نہ دینا، ان کو دکھ نہ پہنچانا، ان کی بے ادبی کو بھول کر بھی نہ کرنا ورنہ دین کھو بیٹھو گے۔

اور فرمایا: یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا کِتَابُ اللّٰهِ وَعِتْرَتِیْ اَهْلُ بَیْتِیْ۔

(رواہ مسلم بحوالہ مشکوٰۃ:۵۶۹)

فرمایا رسولِ خدا ﷺ نے اے لوگو! میں تم میں دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں جب تک تم ان کو تھامے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہوؤ گے۔ اللہ کی کتاب (قرآن مجید فرقان حمید) اور میری عترت یعنی اہلِ بیت"۔ قرآن پکڑنے سے مراد یہ ہے کہ اس کو پڑھنا، اس پر عمل کرنا، اسے دوسروں تک پہنچانا۔ عترت کو پکڑنے سے مراد یہ ہے کہ ان کا احترام کرنا، ان کے فرمانوں پر عمل کرنا۔

❁ اِنِّیْ تَارِکٌ مِّنْکُمْ مَا اِنْ تَمَسَّکْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِیْ اَحَدُهُمَا اَعْظَمُ مِنَ الْاٰخِرِ کِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَّمْدُوْدٌ مِّنَ السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ وَعِتْرَتِیْ اَهْلُ بَیْتِیْ وَلَنْ یَّتَفَرَّقَا یُرَدَّ عَلَی الْحَوْضِ (رواہ الترمذی بحوالہ مشکوٰۃ:۵۶۹)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں تم میں دو چیزیں چھوڑتا ہوں اگر تم اسے تھامے رہو گے ہرگز ہرگز گمراہ نہ ہوؤ گے ان میں سے

ایک چیز دوسری سے بڑی ہے۔

نمبر۱: کتاب اللہ جو آسمان سے زمین تک دراز رسی ہے۔

نمبر۲: میری عترت۔ قرآن اور اہلِ بیت دونوں جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض پر آجائیں۔

مطلب یہ کہ قرآن کے ذریعے سے مسلمان ترقی کرسکتا ہے قرآن کو چھوڑ کر مسلمان سراسر نقصان میں، گھاٹے میں ہے۔ اگر ترقی چاہتے ہو تو اسی رسی (یعنی قرآن) کو تھام لو۔ ترقی تمہارے قدم چومے گی۔

گر تو می خواہی مُسلمان زیستن نیست ممکن جز بہ قرآن زیستن

اہلِ بیت ہمیشہ قرآن پر عامل رہیں گے اور وہ اُن کے دماغ کو معطّر کرے گا ان کی آنکھوں کا نُور دل کا سُرور رہے گا۔

تیسری علامت:

محبت النبی ﷺ کی ایک علامت یہ ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان سے اور چہار یار کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین سے محبت کی جائے۔

شانِ صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق چند ہدایات
خُوب ذہن میں رکھیے

ہدایت(۱): جیسے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام وصفِ نبوت میں تمام یکساں لیکن درجات میں فرق۔ پھر ان میں سے بعض نبیوں کے کچھ خصوصی فضائل قرآن وحدیث میں بیان ہوئے بعض کے صرف نام۔ اور اکثر کے نام بھی وارد نہیں ہوئے مگر ایمان لانا

سب پر ضروری ولازم، کسی ایک کی بھی توہین کفر۔ ایسے ہی وصفِ صحابیت میں تمام صحابہ یکساں وبرابر لیکن درجات میں فرق۔ مگر پھر ان میں سے بعض کے خصوصی فضائل قرآن وحدیث میں آئے۔ بعض کے صرف نام اور اکثر وہ ہیں کہ قرآن وحدیث تاریخ وتفسیر کی کتابوں میں نام بھی ان کے نہ مل سکے مگر سب کی تعظیم کرنا واجب۔ کسی ایک کی بھی توہین کرنا ایمان کے لئے خسارہ۔

ھدایت (۲): جیسے تمام دنیا میں سے نبی کی شان بلند وبالا اور انبیاء میں سے حضور سرورِ کائنات ﷺ سب سے افضل واعلیٰ ہیں ایسے ہی نبی کے بعد صحابی کا درجہ سب سے اونچا اور صحابہ میں سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مقام سب سے اونچا گویا نبی کے بعد درجہ ہے تو حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا۔

ھدایت (۳): جیسے فرشتوں میں سے اولوالعزم فرشتے چار اور سارے نبیوں میں جلیل القدر رُسُل چار۔ ایسے ہی صحابہ کرام میں سے بہت اونچی شان والے چہار یار رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ قرآنِ حکیم میں سینکڑوں آیات فضیلتِ صحابہ پر موجود ہیں لیکن خصوصاً حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حق میں ۲۷ آیات نازل ہوئیں، عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حق میں ۲۳ آیات، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے متعلق کم از کم ۶، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے متعلق ۱۸ آیات نازل ہوئیں۔ فضیلتِ صحابہ پر انفرادی واجتماعی بہت سی حدیثیں وارد ہیں۔

چنانچہ حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں (۱۸۱) حدیثیں مروی ہیں، (۸۸) احادیث شریفہ ایسی ہیں جن میں ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما دونوں کا ذکر ہے، (۱۷) ایسی ہیں جن میں خلفاءِ ثلاثہ یعنی حضرت ابوبکر، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کا تذکرہ ہے، (۱۴) احادیثِ مبارکہ ایسی ہیں جن میں خلفاءِ راشدین یعنی

چاروں خلفاء رضی اللہ عنہم کے فضائل بیان کئے گئے ہیں۔ (۱۶) احادیثِ مبارکہ ایسی ہیں جن میں خلفاءِ راشدین کے ساتھ ساتھ جمیع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل حضور سرورِ عالم ﷺ نے بیان فرمائے۔

آیئے! جمیع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت میں چند احادیث ملاحظہ فرمایئے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاتَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَلَوْاَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِھِمْ وَلَا نَصِیْفَہٗ

(رواہ البخاری والمسلم ومشکوٰۃ:۵۵۳)

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں۔ فرمایا نبی کریم ﷺ نے میرے صحابہ کو گالی مت دو (قسم بخدا ان کا مقام یہ ہے) اگر تم سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو وہ صحابہ کے ایک مُدّ کے ثواب کو نہ پہنچے گا اور نہ اسکے آدھے کو۔

وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَاتَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِیْ اَوْرَاٰی مَنْ رَاٰنِیْ (رواہ البخاری والمسلم، مشکوٰۃ:۵۵۴)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے نقل کیا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کو آگ نہیں چھوئے گی جس نے مجھ کو دیکھا یا مجھے دیکھنے والے کو دیکھا (یعنی صحابی کو)۔

قسم بخدا! اب دنیا میں انسان ہر درجہ حاصل کرسکتا ہے مگر صحابی کوئی نہیں بن سکتا محنت کرنے سے یا اللہ جل جلالہ کی خصوصی کرم نوازی سے یا کسی اللہ والے کی نظر عنایت سے انسان حافظ و قاری، عالم، فاضل، عابد، زاہد، مجاہد، غازی، مفسّرِ قرآن، محدّث اعظم، غوث، قطب، ولی باکرامت غرضیکہ دنیا کا ہر درجہ دینی ودنیاوی

انسان حاصل کرسکتا ہے مگر صحابی نہیں بن سکتا کیوں؟اس لئے کہ صحابی بنتا ہے بحالتِ ایمان دیدارِ مصطفےٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے۔سرکارِ دوعالم ﷺ سب کچھ دے گئے مگر دیدارشریف کی دولت اپنے ساتھ لے گئے۔اس لئے یادرکھنا چاہیے کہ صحابی کا بہت مقام ہے۔اللہ تعالیٰ سمجھنے کی توفیق دے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ اَصْحَابِيْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ

(رواه البخاری والمسلم ومشکوٰۃ:۵۵۴)

ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسولِ خدا ﷺ نے جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو صحابہ کو گالی دیتے ہیں تم کہو،تمہارے اس فعلِ بد پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

یادرکھیے! فرمایا حضورِ انور ﷺ نے کہ جو کسی پر لعنت کرے مگر وہ لعنت کے لائق نہ ہو تو لعنت خود اس کرنے والے پر پڑتی ہے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو خود مغفور،محفوظ اور خیر ہی خیر ہیں۔جو ان کو بُرا کہے گا وہ بُرائی کہنے والے کی طرف لوٹتی ہے۔جیسے آسمان کی طرف اگر کوئی تھوکے تو وہ تھوک اس کے منہ پر پڑتی ہے ایسے ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آسمانِ نبوت کے ستارے ہیں جو ان کو بُرا کہے گا وہ برائی اس کی طرف لوٹے گی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُغْفَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ لَاتَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِيْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ اٰذَاهُمْ فَقَدْ اٰذَانِيْ وَمَنْ اٰذَانِيْ فَقَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَمَنْ اٰذَى اللّٰهَ فَيُوْشِكُ اَنْ يَّاْخُذَهٗ (رواه الترمذی مشکوٰۃ:۵۵۴)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں،فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میرے

صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔تم ان کو نشانہ نہ بناؤ کیونکہ جس نے ان سے محبت کی اس نے میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا تو میرے بغض کی وجہ سے بغض رکھا۔اور جس نے ان کو ستایا اس نے مجھے ستایا اور جس نے مجھے ستایا اس نے اللہ کو ایذادی اور جس نے اللہ کو ایذادی تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی گرفت فرمائے۔

سبحان اللہ! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت کی کیسی واضح حدیث ہے یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم سے بغض حضور ﷺ سے بغض ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت حضور ﷺ سے محبت ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو ستانا حضور کو ستانا۔حضور ﷺ کو ستانا خدا کو ستانا اور جس نے خدا کو ستایا ایذادی وہ اپنا انجام سوچ لے۔افسوس! کہ بعض لوگوں کے عقیدے کی بنیاد ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بُرائی کا بیان کرنا ہے۔افسوس!افسوس!

حدیثِ مرفوع میں ہے کہ فرمایا حضورِ اقدس ﷺ نے آخر زمانہ میں ایک قوم پیدا ہوگی جسے رافضی کہا جائے گا کیونکہ اسلام سے رفض کر چکے ہوں گے (چھوڑ چکے ہوں گے) وہ لوگ مشرکین ہیں۔وہ اپنے آپ کو محبانِ اہلِ بیت کہیں گے مگر ہوں گے جھوٹے کیونکہ ابوبکر صدیق،عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو گالیاں دیں گے۔روافض دشمنانِ صحابہ ہیں،خوارج دشمنانِ اہلِ بیت حضرت علی کرم اللہ وجہہ' کا قاتل خارجی ہی تھا۔ان لوگوں کی دشمنی سے صحابہ کرام اور اہلِ بیتِ عظام رضی اللہ عنہم کے درجات تا قیامت بڑھتے ہی رہیں گے۔

الغرض! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے عداوت،حضور ﷺ سے عداوت اور ان سے محبت حضور ﷺ سے محبت،نتیجہ یہ نکلا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان سے محبت حضور

اقدس ﷺ سے محبت کی علامت ہے۔

یارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

چوتھی علامت:

رسول اللہ ﷺ کی محبت کی ایک علامت یہ ہے کہ آپ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کو قدر واحترام کی نگاہ سے دیکھا جائے کیونکہ وہ ہماری روحانی مائیں ہیں۔قرآنِ پاک ارشاد فرماتا ہے۔اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ

(سورۃ الاحزاب:٦)

جسمانی ماں کے حقوق کیا ہیں اور اس کا ادب بجالانا کس قدر ضروری ہے۔ قرآن وحدیث سے پوچھو۔ازواجِ پاک رضی اللہ عنہن کا مقام تو جسمانی ماؤں سے کہیں زیادہ ہے ان کی فضیلت دنیا کی تمام عورتوں سے زیادہ ہے۔

پانچویں علامت:

رسولِ کریم رؤف الرحیم علیہ التحیۃ والتسلیم سے محبت کی ایک علامت یہ ہے کہ آپ سرکار ﷺ کے ارشاداتِ عالیہ کو قدر واحترام،تکریم وتحریم سے،محبت وخلوص سے، پیار اور عشق سے پڑھا جائے ان کو سُنا جائے اور ان پر عمل کیا جائے۔

چھٹی علامت:

محبت النبی ﷺ کی ایک نشانی یہ ہے کہ ہر وہ چیز کہ جس کو سرکار ﷺ سے نسبت ہے اس چیز کی محبت دل میں سما جائے۔آپ پر نازل کی گئی کتاب قرآنِ مجید سے محبت کی جائے،قرآن کو سینے سے لگایا جائے،دل میں بٹھایا جائے،اس کو آنکھوں کا نور بنایا جائے،دل کا سرور بنایا جائے۔غرض کہ آپ کی شریعتِ مطہرہ سے،آپ کے دین سے

محبت کی جائے،نظامِ مصطفےٰ ﷺ سے محبت کی جائے،مقامِ مصطفےٰ ﷺ کو سمجھا جائے، تحفظ ناموسِ رسالت ﷺ کی خاطر کسی بھی قربانی کی ضرورت پڑ جائے جان کی،مال کی،آل کی،کسی قسم کی قربانی دینے سے دریغ نہ کیا جائے۔یہاں تک کہ آپ سرکار ﷺ کے شہرِ اقدس سے اس کے در ودیوار سے محبت کی جائے کیونکہ ان کو رسول اللہ ﷺ کے شہر مقدسہ سے نسبت ہے۔

وہ دِن خدا کرے مدینہ کو جائیں ہم
خاکِ درِ رسول کا سرمہ لگائیں ہم

یاد رکھیے! حضورِ اقدس ﷺ کے یار اصحاب رضی اللہ عنہم سے،ازواجِ پاک رضی اللہ عنہن سے، آلِ اطہار رضی اللہ عنہم سے،والدین کریمین رضی اللہ عنہما سے، مدینہ طیبہ کے در ودیوار سے محبت،عینِ محبتِ رسول ہے(ﷺ)ان سے نفرت نبی ﷺ سے نفرت ہے۔

ثمامہ بن اثال سردار نجد کا حسین واقعہ

اِس ضمن میں مجھے ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ کا واقعہ یاد آ گیا۔آئیے پڑھیے اور محبت والوں کی محبت کا اندازہ لگائیے۔اور پھر محبت کرنا ان سے سیکھیے!

حضورِ پاک سرورِ کائنات علیہ التحیۃ والتسلیمات نے کچھ سردار نجد کی طرف روانہ فرمائے۔وہ واپسی پر ثمامہ بن اثال سردارِ نجد کو گرفتار کر لائے فوجیوں نے ثمامہ کو مدینہ میں لا کر مسجدِ نبوی کے ستون کے ساتھ باندھ دیا۔حضور ﷺ وہاں تشریف لائے فرمایا،ثمامہ کیا حال ہے۔عرض کی ''محمد'' میرا حال اچھا ہے اگر آپ میرے قتل کرنے کا حکم فرمائیں گے تو ایک خونی حکم ہوگا اور اگر مال کی ضرورت ہے تو جس قدر چاہیے بس بتا

دیجئے۔ یہ سن کر حضور ﷺ وہاں سے تشریف لے گئے۔

دوسرے روز حضور سیّد عالم ﷺ نے تشریف لا کر پھر وہی سوال فرمایا ثمامہ نے عرض کی میں کہہ چکا جو کہنا تھا۔ اگر آپ احسان فرمائیں گے تو ایک شکر گزار پر احسانِ عظیم ہوگا۔ اگر قتل کریں گے تو بڑے بھاری خون والے کو قتل فرمائیں گے اور اگر مال چاہتے ہیں تو طلب فرمایئے پیش کیا جائے گا۔

اسے حضورِ اقدس ﷺ نے پھر چھوڑ دیا حتیٰ کہ تیسرا دن آیا حضور انور ﷺ نے تشریف لا کر پھر وہی سوال دھرایا اس نے عرض کیا میرے پاس وہی جواب ہے جو میں پہلے عرض کر چکا ہوں۔ آپ کے قبضہ میں ہوں قتل فرمائیں گے تو آپ کی رضا، اگر چھوڑیں گے تو کرم نوازی اور احسان مندی ہوگی اور اگر مال چاہتے ہیں تو ارشاد فرمایئے جو آپ چاہیں گے حاضر کیا جائے گا۔ دریائے رحمت جوش میں آیا۔ رحمۃ اللعالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا۔ اَطْلِقُوْا ثُمَامَۃَ ثمامہ کو کھول دو۔ ثمامہ کو کھول دیا گیا۔

اب دیکھیے! حضور رحمتِ عالم ﷺ کے اخلاقِ کریمانہ کا کیا نتیجہ نکلا ثمامہ رہائی پا کر ایک کھجور کے باغ میں گیا جو مسجدِ نبوی کے قریب ہی تھا۔ وہاں جا کر غسل کیا اور پھر واپس لوٹ آیا اور آتے ہی سرکارِ دو عالم ﷺ کے قدموں پر گر گیا اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ کو پہلے صحابہ کرام قید کر کے لائے اور اب خود تا زندگی قید ہو گئے۔

گر کے قدموں پر وہ مسلمان ہو گیا   پڑھ لیا کلمہ مسلمان ہو گیا

یہ ایسی قید ہے جو نہ ٹوٹے، نہ چھوٹے۔ یہ قیدِ محبت تھی۔ خداوند کریم ہمیں بھی

ان کا قیدی بنائے۔ الغرض! عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ

واللّٰه ما کان علی وجه الارض وجه ابغض الی من وجهك فقد اصبح وجهك احب الوجوه کلها الی واللّٰه ما کان من دین ابغض الی من دینك فاصبح دینك احب الذی کله الی وواللّٰه ما کان من بلد ابغض الی من بلدك فاصبح بلدك احب البلاد کلها الی (رواه المسلم والبخاری ومشکوٰۃ: ۳۴۵)

''اللہ کی قسم! مجھے روئے زمین پر کوئی چہرہ آپ کے چہرہ سے زیادہ ناپسند نہ تھا اب آپ کا رُخِ انور مجھے تمام چہروں سے زیادہ پیارا ہو گیا ہے۔ قسم بخدا! مجھے کوئی دین آپ کے دین سے زیادہ ناپسند نہ تھا مگر اب آپ کا دین مجھے تمام دینوں سے زیادہ پیارا ہو گیا ہے۔ معبودِ حقیقی کی قسم! آپ کے شہر سے کوئی شہر مجھے زیادہ ناپسند نہ تھا مگر اب آپ کا شہرِ مقدس مجھے تمام شہروں سے پیارا لگنے لگا ہے۔

چند فوائد

(۱) جب ایمان آتا ہے تو محبتِ رسول ﷺ بھی آجاتی ہے۔ محبتِ رسول ﷺ ہی اصلی ایمان ہے۔ محبتِ رسول نہیں تو ایمان بھی نہیں۔

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ

(۲) ثمامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی میرے آقا ﷺ جب آپ کی محبت ہوگئی تو آپ سرکار ﷺ کی محبت کی وجہ سے مجھے ان تمام سے محبت ہو گئی۔ گھر میں جب گھر والا آتا ہے تو مع سامان کے آتا ہے۔ محبت رسول ﷺ دلوں کی مکین ہے اور یہ ساری محبتیں اس محبت

کا سامان۔

(۳) عرض گزار ہوئے یا حبیب اللہ ﷺ اب مجھے مدینہ پاک کے گلی کوچے دنیا کے ہر مقام سے زیادہ پیارے ہیں۔

خاک طیبہ از دوعالم خوشتر است   اے خنک چہرے کہ وے دلبر است

کہاں یہ مرتبے اللہ اکبر سنگِ اسود کے   یہاں کے پتھروں نے پاؤں چومے ہیں محمد کے

یہ محبتِ مدینہ علامتِ ایمان اور ذریعۂ فلاحِ دارین ہے۔ اللہ نصیب فرمائے۔

دیکھا دے یا الٰہی مدینہ کیسی بستی ہے

جہاں پر رات دن مولیٰ تیری رحمت برستی ہے

(۴) ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ کے الفاظ پر غور فرمائیں کہ انہوں نے اپنے آپ کو واجب القتل تسلیم کیا مگر رحمت للعالمین علیہ التحیۃ والتسلیم نے بلا کسی شرط اور بلا کسی معاوضہ کے آزاد فرمایا تو اس کے دل پر حضور ﷺ کے اخلاقِ کریمانہ اور کرم احسان نے وہ کام کیا کہ یہی چیز ان کے لئے ہدایت کا سبب بن گئی اور وہ ایمان وعرفان وایقان کی دولت سے مالا مال ہو گئے۔ ''خوشا نصیب''

(۵) کیا وجہ تھی کہ ان کو مدینہ کے درودیوار بھی پیارے ہو گئے؟ وجہ یہ تھی کہ ان کو محبوبِ کریم ﷺ سے پیار ہو گیا تھا۔ جب حضور ﷺ سے پیار ہو گیا تو ہر وہ چیز جس کو حضور ﷺ سے نسبت تھی وہ بھی ان کو محبوب تر، پسندیدہ تر نظر آنے لگی۔ تو ثابت ہوا وہ اشیاء جن کو میرے آقا ﷺ سے نسبت ہو جائے جاندار ہوں یا غیر جاندار، انسان ہوں یا دوسری مخلوقات ان سے محبت عینِ ایمان اور عینِ محبت النبی ﷺ ہے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا   عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

ساتویں علامت:

شہنشاہِ کون ومکان ساقی بزمِ میکشاں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محبت کی ایک علامت یہ ہے کہ حضورِ انور ﷺ کی بارگاہِ عالیشان کے آداب کا لحاظ رکھا جائے اور ان کو رکنِ ایمان سمجھا جائے۔ بارگاہِ مصطفےٰ ﷺ کے آداب بجالانے میں اس قدر خیال رکھا جائے کہ سرِ مو فرق نہ آنے پائے۔

آیئے! ہم قرآنِ حکیم سے پوچھیں کہ قرآنِ کریم نے بارگاہِ نبوت کے آداب کس کس رنگ میں بیان فرمائے۔ چند آیات بیّنات بمع شانِ نزول اور تفسیر کے پیش کی جاتی ہیں پڑھیے! اور آدابِ بارگاہِ امام الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء قرآن سے سیکھئے۔

ادبِ رسول ﷺ کی پہلی آیت

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ وَلِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ (سورۃ البقرۃ:۱۰۴)

''اے ایمان والو! راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے''۔

جب حضورِ اقدس ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کچھ تعلیم وتلقین فرماتے تو وہ کبھی درمیان میں کہا کرتے راعنا یا رسول اللہ۔ اس کے معنی یہ تھے کہ یارسول اللہ ﷺ ہمارے حال کی رعایت فرمایئے یعنی کلام اقدس کو اچھی طرح سمجھ لینے کا موقع دیجئے۔ یہود کی اصطلاح میں یہ کلمہ سوءِ ادب کے لئے تھا انہوں نے اس نیت سے کہنا شروع کیا کہ بے ادبی کی جائے۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ یہود کی اصطلاح سے واقف تھے۔

آپ نے ایک روز یہ کلمہ ان کی زبان سے سن کر فرمایا اے دشمنانِ خدا تم پر اللہ کی لعنت اگر میں نے اب کسی کی زبان سے یہ کلمہ سنا اس کی گردن مار دونگا۔ یہود نے کہا ہم پر تو آپ برہم ہوتے ہیں مسلمان بھی تو یہی کہتے ہیں۔ اس پر آپ رنجیدہ خاطر ہو کر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے ہی تھے کہ یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی جس میں یہ فرمایا گیا۔ لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوْا انْظُرْنَا یعنی راعنا کہنے کی ممانعت فرمادی گئی اور اس معنیٰ کا دوسرا لفظ ''انظرنا'' کہنے کا حکم ہوا۔

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کی تعظیم وتوقیر اور ان کی جناب میں کلماتِ ادب بجا لانا فرض ہے۔ اور جس کلمہ میں ترکِ ادب کا شائبہ بھی ہو وہ زبان پر لانا ممنوع۔ فرمایا گیا اے مسلمانوں راعنا نہ کہو انظرنا کہو کہ یارسول اللہ ﷺ ہم پر نگاہِ کرم فرمائیے۔ واسمعوا یعنی ہمہ تن گوش ہو جاؤ تاکہ عرض کرنے کی ضرورت ہی نہ رہے کہ حضور توجہ فرمائیں کیونکہ آدابِ نبوت کا یہی مقام ہے۔

مسئلہ: دربارِ انبیاء میں آدمی کو ادب کا اور اعلیٰ مراتب کا لحاظ رکھنا لازم ہے۔

(خزائن العرفان)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا   عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

ادبِ رسول ﷺ کی دوسری آیت

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ ۔

(سورۃ الانفال:۲۴)

''اے ایمان والو! اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس

چیز کیلئے بلائیں تو تمہیں زندگی بخشے گی''۔

بخاری شریف میں ہے کہ سعید بن معلّیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ مجھے رسولِ اکرم ﷺ نے بلایا۔ میں نے جواب نہ دیا نماز کے بعد حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللّٰہ فداك امی وابی! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کیا اللہ عزوجل نے یہ نہیں فرمایا: اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ کہ اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو جاؤ۔

دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت ابیؓ بن کعب رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے حضور ﷺ نے انہیں بلایا انہوں نے جلدی نماز ختم کر کے سلام عرض کیا حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا تمہیں جلدی جواب دینے میں کون سی چیز مانع تھی۔ عرض کی میرے آقا ﷺ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کیا تم نے قرآن میں یہ نہیں پایا اِسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ عرض کی بیشک یارسول اللہ ﷺ ایسا ہی ہے۔ آئندہ غلطی نہیں ہوگی۔

مطلب حدیثِ پاک یہ ہے کہ اگر آدمی نماز پڑھ رہا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اُسے بلایا تو نماز پوری مت کرے بلکہ نماز چھوڑ کر حاضر ہو جائے۔ اس جگہ فقہاء اور شارحینِ حدیث نے بڑی پیاری بات کہی ہے وہ یہ کہ نمازی بحالتِ نماز ہی حضورِ اقدس ﷺ کی خدمتِ عالیشان میں بلانے پر حاضر ہو جائے۔ جو ڈیوٹی لگادیں پوری کرے، جو خدمت سپرد کریں ادا کرے، بازار بھیجیں بازار جائے سودا خریدے، کسی کو پیغام دینا ہے تو دے۔ غرض ہر کام کرے بات کسی سے کرنی ہے تو کرے، سینہ کعبہ سے پھرتا ہے تو پھرے مگر اس کے باوجود وہ نماز ہی میں رہے گا نماز اس کی نہیں ٹوٹے گی۔ جب ڈیوٹی پوری کر کے واپس لوٹے تو نماز وہاں سے شروع کردے جہاں اس نے چھوڑی

تھی۔ سبحان اللہ! حق بھی یہی ہے کہ نماز اس کی نہ ٹوٹے کیوں؟ اس لئے کہ فرمانبرداری کی تو کس کی اس کی جس کی اطاعت فرمانبرداری، خدا کی اطاعت و فرمانبرداری ہے۔ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ۔ کعبہ سے سینہ پھرا تو کدھر، اُدھر جو کعبہ کا بھی کعبہ ہے۔

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو　　کعبہ تو دیکھ چکے اب کعبے کا کعبہ دیکھو

صوفیاء فرماتے ہیں کعبہ شریف کا پرنالہ عین روضہ شریف کے مقابل ہے۔ یہ اشارہ ہے اس طرف کہ جس کی دکان گلی میں ہو اس کا پتہ والا سائن بورڈ سڑک پر ہوتا ہے جو انگلی سے ادھر رہنمائی کرتا ہے۔ تو گویا کعبہ شریف کا پرنالہ کعبۂ عرفان کا سائن بورڈ ہے جو اپنے رخ کے اشارہ سے بتا رہا ہے کہ حاجیو آؤ دیکھو! کعبۂ ایمان، کعبۂ عرفان، کعبۂ ایقان وہ ہرے گنبد میں ہے۔

غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھو

ارے! کلام کی تو کس سے، اس سے جس کی ہستی کو نماز کے اندر (یعنی التحیات میں) سلام کرنا واجب ہے اگر سلام نہ کیا تو نماز مکمل نہ ہوگی۔ دیکھو نماز کے دوران کسی اور کو سلام کیا یا سلام کا جواب دیا (خواہ کتنی ہی بزرگ ہستی کیوں نہ ہو) نماز ٹوٹ جائے گی جیسا کہ فقہ کی کتب میں مفسداتِ نماز میں موجود ہے۔

مسئلہ: نماز میں کسی شخص کو سلام کیا عمداً یا سہواً نماز فاسد ہوگئی اور اگر بھول کر سلام کیا اور علیکم نہ کہنے پایا تھا کہ یاد آ گیا کہ نماز میں سلام نہ کرنا چاہئے اور خاموش ہو گیا تب بھی نماز فاسد ہوگئی۔

(کتب فقہ)

مگر حضور پیارے مصطفےٰ ﷺ اس قاعدے اور قانون سے مستثنیٰ ہیں آپ سرکار کو ہر نماز میں التحیات میں سلام کرنا واجب ہے۔ بایں الفاظ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اس نبی بالشان حبیبِ رحمان سائرِ لامکاں مختارِ دوجہاں ﷺ کی یہ شان نرالی ہے کہ مثلاً ایک امام نماز پڑھا رہا ہے دورانِ جماعت کوئی بڑی سے بڑی ہستی (خواہ استاذ العلماء ہو، محدّثِ اعظم ہو، مفتیٔ اعظم ہو، مفسّرِ قرآن ہو یا ولی باکرامت ہو) آ جائے تو امام کی امامت منسوخ نہیں ہوتی برقرار رہتی ہے اور اس آنے والے کو اس موجودہ امام کی اقتدا کرنی ہوتی ہے۔ مگر سیّد الاوّلین والآخرین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ امامت کا معاملہ اس کے برعکس ہے حضورِ انور ﷺ وہ امامِ اعظم ہیں کہ ان کی تشریف آوری سے سابقہ امام کی امامت منسوخ۔ بلکہ وہ تو امام الانبیاء ٹھہرے ان کی تو شان یہ ہے کہ ان کی آمد پر تو انبیاء کی امامت کبریٰ یعنی نبوت بھی منسوخ ہوگئی تو امام کی امامتِ صغریٰ منسوخ کیوں نہ ہو۔ حضرت عائشۃ الصدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے۔

لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم جَاءَ بِلَالٌ یُؤْذِنُہٗ بِالصَّلٰوۃِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ اَنْ یُّصَلِّیَ بِالنَّاسِ فَصَلّٰی اَبُوْبَکْرٍ تِلْکَ الْاَیَّامَ ثُمَّ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَجَدَ فِیْ نَفْسِہٖ خِفَّۃً فَقَامَ یُھَادٰی بَیْنَ رَجُلَیْنِ وَرِجْلَاہُ تَخُطَّانِ فِی الْاَرْضِ حَتّٰی دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا سَمِعَ اَبُوْبَکْرٍ حِسَّہٗ ذَھَبَ یَتَاَخَّرُ فَاَوْمٰی اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ لَّا یَتَاَخَّرَ فَجَاءَ حَتّٰی جَلَسَ عَنْ یَّسَارِ اَبِیْ بَکْرٍ فَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ یُّصَلِّیْ قَائِمًا وَّکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یُصَلِّیْ قَاعِدًا یَقْتَدِیْ اَبُوْبَکْرٍ بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

وَالنَّاسُ يَقْتَدُوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ (بخاری ومسلم ومشکوٰۃ:۱۰۲)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب رسولِ خدا ﷺ سخت بیمار ہوئے تو حضرت بلال آپ کو نماز کی اطلاع دینے آئے تو حضور ﷺ نے فرمایا ابوبکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو ان دِنوں میں ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھاتے رہے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے اپنی طبیعت میں ہلکا پن محسوس کیا تو کھڑے ہوئے اور دو شخصوں کے درمیان ٹیک لگائے ہوئے مسجد کی طرف تشریف لائے آپ کے قدم زمین پر گھسٹتے تھے یہاں تک آپ مسجد میں تشریف لائے۔ جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آپ کی آہٹ محسوس کی تو آپ پیچھے ہٹنے لگے حضور سیّد عالم ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ نہ ہٹو پس آپ تشریف لائے حتیٰ کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بائیں طرف بیٹھ گئے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوکر نماز پڑھا رہے تھے اور نبی کریم ﷺ بیٹھ کر۔ صدیق اکبر حضور کی اقتداء کررہے تھے اور لوگ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اقتداء کررہے تھے۔

تشریح: اس حدیثِ مبارکہ کے الفاظ ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا، مروا ابا بکر ان یصلی بالناس ابوبکر کو کہو لوگوں کو نماز پڑھائے اس سے چند فوائد حاصِل ہوئے۔

(۱) یہ کہ بعد انبیاء تمام مخلوق سے افضل واعلیٰ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں کیونکہ امام افضل ہی کو بنایا جاتا ہے۔

(۲) یہ کہ بعد رسولِ پاک ﷺ خلافت کے آپ ہی حقدار ہیں کیونکہ یہ امامتِ صغریٰ امامتِ کبریٰ کی دلیل ہے۔ خیال رہے کہ حضرت سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضور سرورِ دوعالم ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں سترہ نمازوں کی امامت فرمائی ہے۔ یہ اشارہ تھا اس طرف کہ میرے بعد میرے جانشین اور میرے مصلّے کے مالک ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

ہیں۔ حضور ﷺ نے یارِ غار کو امام مقرر فرما کر عملی طور پر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیفہ بنا دیا تھا۔ خلافت صرف قول سے ہی نہیں ہوا کرتی عمل سے بھی دی جاسکتی ہے۔

(۳) سرکارِ دوعالم ﷺ جب مسجد میں تشریف لائے تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پیچھے ہٹنا چاہا۔ فاومی الیہ رسول اللہ ﷺ ان لا یتاخر حضور ﷺ نے اشارہ فرمایا پیچھے نہ ہٹو۔ یہ جملہ عاشقوں کو بڑا لطف دیتا ہے۔

(۴) ان تمام نمازوں میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور بالخصوص صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا منہ کعبہ کی طرف ہوتا مگر دل کعبہ کے کعبہ حضور سرورِ کونین ﷺ کی طرف ہوتا۔

(۵) یہ کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زبان پر تلاوتِ قرآن جاری تھی مگر کان صاحبِ قرآن حبیبِ رحمان ﷺ کی طرف۔ اس عمل سے ان کی نماز اور بھی کامل ہوئی۔

(۶) حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اتنے مؤدب تھے کہ عین نماز میں بھی حضور ﷺ کا ادب کرتے تھے کہ ادب کی وجہ سے نماز کی حالت میں پیچھے ہٹ کر مقتدی بننے لگے یہ ادب شرک نہ تھا بلکہ کمال توحید اور عینِ ایمان تھا۔ ادب کرنے والوں نے نماز کے اندر بھی پیارے نبی ﷺ کا ادب کیا۔

بے ادباں مقصود نہ حاصل نہ درگاہِ ڈھوئی
باجھ ادب دے منزل مقصود نہ پہنچیا کوئی

بارگاہِ نبوت کا ادب اور تعظیم بجالانے کیلئے اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ اور رسولِ مقبول ﷺ کی تعظیم وتوقیر کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جیسے کی اسطرح کوئی کر سکتا ہی نہیں۔ مگر افسوس! اس پُرفتن دور میں بعض لوگوں نے تعظیم کو شرک قرار دیا۔

مولوی اسمٰعیل دہلوی نے ''صراط مستقیم:۱۶۹'' میں لکھا۔

''شیخ یا انہی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے زیادہ برا ہے''۔

حضور سرورِ کونین ﷺ کا خیال نماز میں آنا مولوی اسمٰعیل صاحب کے نزدیک گدھے بیل سے بھی زیادہ بُرا ہے۔ اس کی وجہ بھی اس عبارت کے ساتھ ہی لکھی ہے کہ

''شیخ یا حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا خیال تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چمٹ جاتا ہے اور بیل اور گدھے کو نہ اس طرح چپیدگی ہوتی ہے اور نہ تعظیم بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے اور غیر کی تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ لے جاتی ہے۔ (صراط مستقیم: ۱۶۹ تا ۱۷۰)

العیاذ باللہ العیاذ باللہ۔ بھائیو! جس کے دل میں حُبِ رسول ﷺ ہے اور جو ایماندار ہے اس کی زبان وقلم سے ایسے گستاخانہ کلمات کیسے اور کس طرح نکل سکتے ہیں جنہیں سن کر اور پڑھ کر دل کانپ جاتا ہے۔ نماز میں حضور پرنور شافعِ یوم النشور، رب کے لاڈلے محبوب ﷺ کی طرف خیال لے جانے کو مولوی صاحب نے گدھے بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدتر بتایا ہے۔ اس بدمذہب نے یہ نہ سوچا کہ خیال کیسے نہ آئے گا۔ تشہد میں حضور سرورِ کائنات ﷺ پر سلام عرض کرنے کی تعلیم ہے اور پھر تشہد ہے بھی واجب۔ شریعتِ مطہرہ میں تو نبی کریم ﷺ پر سلام عرض کرنے سے نماز مکمل ہوتی ہے، عبادت اپنے کمال کو پہنچتی ہے مگر مولوی اسمٰعیل نے کہا کہ حضور کا خیال نماز میں گدھے بیل سے بھی بُرا ہے۔ افسوس ہے ایسے دین پر اور افسوس ہے ایسے علم پر۔

آؤ عاشقوں سے پوچھیں، حضور کے دیوانوں سے پوچھیں، عشق کے متوالوں سے پوچھیں، کہ نماز کے اندر حضور ﷺ کا خیال آنا اور آپ سرکار کو سلام کرنا کیسا

ہے۔ عاشقِ رسول شیخ المحققین حضرت علامہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں۔

''ونیز آنحضرت ہمیشہ نصب العین مومناں وقرۃ العین عابدانست درجمیع احوال واوقات خصوصاً درحالت عبادت وآخر آں کہ وجود نورانیت وانکشاف دریں محل بیشتر قوی تر است۔

وبعضے از عرفاء گفتہ اند کہ ایں خطاب بجہت سَریانِ حقیقتِ محمدیہ است در ذرائر موجودات وافراد ممکنات، پس مصلی باید کہ ازیں معنی آگاہ باشد وازیں شہود غافل نبود تا بانوار قرب و اسرار معرفت متنور فائز گردد''

یعنی حضورِ انور ﷺ ہمیشہ ایمانداروں کے پیشِ نظر اور عبادت کرنے والوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔ تمام احوال واوقات میں خصوصاً حالتِ عبادت میں اور اس کے آخر میں کہ نورانیت وانکشاف زیادہ قوی تر ہوتا ہے۔ بلکہ بعض عرفاء فرماتے ہیں کہ ایھا النبی کا خطاب اس جہت سے ہے کہ حقیقتِ محمدیہ موجودات کے ذرّے ذرّے میں اور ممکنات کے افراد میں سرایت کئے ہوئے ہے۔ حضورِ اکرم ﷺ نمازیوں کی ذاتوں میں موجود اور حاضر ہیں نمازی کو چاہئے کہ اس سے باخبر رہے اور اس شہود سے غافل نہ ہوتا کہ انوارِ قرب اور اسرارِ معرفت کے ساتھ متنوّر و فائز ہو۔

اکابر علماء محدثین اور عرفاء کاملین اور عاشقانِ نبی الاوّلین والآخرین ﷺ تو یہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نمازیوں کی ذاتوں میں موجود ہیں لہٰذا جب التحیات میں سلام عرض کریں تو حضور ﷺ کو اپنے قریب سے قریب تر سمجھیں۔ یہاں تک کہ عرفاء کاملین مقتدائے واصلین حقیقتِ محمدیہ کو کائنات کے ذرے ذرے میں جاری وساری

جانتے ہیں۔

نہاں میں عیاں میں غرض دو جہاں میں

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوہ ہے کون و مکاں میں

وہ جن وبشر میں وہ حور وملک میں — وہ روحِ رواں ہیں زمین وفلک میں

وہ ذروں وتاروں کی نوری چمک میں — حسینوں کے چہروں کی تاب وجھلک میں

نہاں میں عیاں میں غرض دو جہاں میں

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوہ ہے کون و مکاں میں

کلی میں گلی میں نبی و ولی میں — صدیق وعمر عثمان وعلی میں

وہ ظاہروباطن خفی وجلی میں — اٹھاراں اکاسی [1] لکھے ہر تلی میں

نہاں میں عیاں میں غرض دو جہاں میں

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوہ ہے کون و مکاں میں

سفر میں حضر میں وہ بیم وخطر میں — شجر میں حجر میں قلب ونظر میں

وہ جینے میں مرنے میں وہ ساتھی قبر میں — بجز اس کے کون ہوگا ساقی حشر میں

نہاں میں عیاں میں غرض دو جہاں میں

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوہ ہے کون و مکاں میں

نمازوں میں اذانوں میں ہر اک امر میں — پیشوں میں جزموں میں زیروزبر میں

وہ میٹھا محمد جو ہے ہر ثمر میں — وہ چمکتا دمکتا ہے شمس وقمر میں

نہاں میں عیاں میں غرض دو جہاں میں

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوہ ہے کون و مکاں میں

[1] یعنی داہنے ہاتھ کی ہتھیلی میں جو قدرتی لکیریں کھچی ہیں دو بڑی لکیریں ان سے ۱۸ کا ہندسہ بنتا ہے اور بائیں ہاتھ کی تلی میں (۸۱) کا ہندسہ بنتا ہے دونوں کو جمع کرنے سے ننانوے (۹۹) کا ہندسہ بنتا ہے اور ۹۹ ہی اللہ جل جلالہ کے اور حضور علیہ السلام کے اسمائے گرامی ہیں۔

احیاء العلوم میں محی السنۃ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

واحضر فی قلبك النبی صلی اللہ علیہ وسلم وشخصه الكريم وقل السلام عليك ايها النبی ورحمة الله وبركاته......

"یعنی جب التحیات پڑھنے بیٹھے تو اپنے دل میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی صورتِ مبارکہ کو حاضر کرے اور حضور کا تصور دل میں جما کر السّلام علیك ایها النبی عرض کرے اور یقین کرے کہ یہ سلام حضور کو پہنچا ہے۔ یہ ہے خلاصہ "اشعۃ للمعات" اور "احیاء الاسلام" کی عبارتوں کا اور یہ ہے عقیدہ سلف صالحین اور بزرگانِ دین اور علمائے محققین کا جسے مولوی اسماعیل نے شرک بتایا ہے۔ تعظیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو شرک کہنا ظلمِ عظیم ہے۔ انہی حالات کو دیکھتے ہوئے اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت رحمۃ اللہ علیہ تڑپ اٹھے اور فرمایا۔

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب — اس بُرے مذہب پہ لعنت کیجئے

ظالموں محبوب کا حق تھا یہی — عشق کے بدلے عداوت کیجئے

یاد رکھیے! انسان، جن، حیوان، چرند، پرند بھی بارگاہِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب بجالاتے ہیں۔ ملائکہ، یہاں تک کہ سیّد الملائکہ جبریل علیہ السلام بھی سر جھکائے آنکھیں بچھائے حاضرِ بارگاہ ہوتے ہیں۔ اس نیلے آسمان تلے سب درباروں سے نازک تر

دربارِ دربارِ نبی ﷺ ہے۔ کسی کو دم مارنے کی مجال نہیں۔

ادب گاہیست آسماں ازعرش نازک تر

نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

الغرض! محبتِ رسول ﷺ کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ بارگاہِ نبوی کے آداب بجالائے جائیں۔ اس بارگاہِ اقدس کے آداب بجالانے سے ہی مسلمان کمال کے درجہ تک پہنچتا ہے ورنہ جہالت کے گڑھے میں نہیں بلکہ جہنم کے گڑھے میں جاگرتا ہے۔

اے دِل ذرا سنبھل کے چل یہ کوئے نبی ہے

آنکھوں سے بھی تو یہاں چلنا بے ادبی ہے

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا   عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

ادبِ بارگاہِ رسالت مآب ﷺ کی تیسری آیت

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ط اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ط (سورۃ الاحزاب:۵۳)

"اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں نہ داخل ہو جب تک اِذن نہ پاؤ مثلاً کھانے کے لئے بلائے جاؤ نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ نہ یہ کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ بے شک

اس میں نبی کو ایذا ہوتی ہے تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے ہیں اور اللہ عزوجل حق بیان فرمانے سے نہیں شرماتا"۔ (کنزالایمان)

جب سیدِ عالم ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا تو دعوتِ ولیمہ عام فرمائی جماعتوں کی جماعتیں آتی تھیں اور کھانے سے فارغ ہو کر چلی جاتی تھیں چنانچہ آخر میں تین اصحاب ایسے تھے جو کھانے سے فارغ ہو کر بیٹھ رہے اور انہوں نے گفتگو کا طویل سلسلہ شروع کر دیا اور بہت دیر تک ٹھہرے رہے۔ مکان شریف تنگ تھا اس لئے گھر والوں کو تکلیف ہوئی اور حرج ہوا کہ ان کی وجہ سے اپنا کام کاج وغیرہ نہ کر سکے۔ رسولِ کریم ﷺ اٹھے اور ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے حجروں میں تشریف لے گئے اور دورہ فرما کر تشریف لائے اس وقت یہ اپنی باتوں میں لگے ہوئے تھے۔ حضور سرورِ کونین ﷺ پھر واپس ہو گئے یہ دیکھ کر ان لوگوں کو خیال گزرا اور وہ تینوں اصحاب اٹھ کر روانہ ہوئے۔ حضورِ اقدس ﷺ ان کے جانے کے بعد دولت کدہ میں داخل ہوئے اور دروازہ پر پردہ ڈال دیا۔ اس موقع پر آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

اس آیت پاک میں ہمارے لئے چند فوائد ہیں۔

(۱) یہ آیتِ کریمہ حضورِ اکرم الاولین والآخرین ﷺ کی عظیم الشان نعت ہے۔

(۲) اس میں صاف اور واضح الفاظ میں یہ حکم اور قانون موجود ہے کہ بے اجازت نبی ﷺ کے دولت خانہ میں داخل نہ ہو۔

(۳) اس میں مسلمانوں کو حضورِ اکرم ﷺ کی بارگاہِ عالیشان کا ادب و احترام سکھایا گیا ہے۔

(٤) اگر تمہاری دعوت کی جائے تو کھانا پکنے سے پہلے مت آؤ کہ وہاں بیٹھ کر کھانا

پکنے کا انتظار کرنے لگو۔

(۵) کھانا کھانے کے بعد اب بلاوجہ مت بیٹھو کہ باتوں میں جی بہلاؤ کیونکہ اس سے رسولِ کریم ﷺ کو ایذا پہنچتی ہے۔

(٦) اس میں نبی کریم ﷺ کے خلقِ عظیم کا ذکر ہے اور کمال حیا اور شانِ کرم نظر آتی ہے کہ باوجود ضرورت شدیدہ کے اصحاب سے یہ نہ فرمایا کہ آپ لوگ چلے جائیے بلکہ خاموشی اختیار فرمائی تا کہ ان کی دل شکنی نہ ہو۔ سبحان اللہ! کیا شانِ کریمانہ ہے۔ حضور ﷺ اپنی امت کا کس قدر لحاظ فرماتے ہیں۔ اسی لئے رب کریم نے رسولِ کریم ﷺ کے خلقِ عظیم کا ذکر فرماتے ہوئے فرمایا: اِنَّ ذَالِکُمْ کَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیٖ مِنْکُمْ وَاللّٰہُ لَایَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَق

(۷) اس فرمانِ عالیشان یا ایھا الذین آمنو میں انسانوں کے ساتھ ساتھ جن اور ملائکہ بھی داخل ہوں تو تعجب کی بات نہیں کہ ملائکہ اور سیّد الملائکہ جبریل علیہ السلام بھی دولت خانہ میں حاضر ہوں تو اجازت سے۔ یہاں تک کہ ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السلام بھی بوقت وفات النبی ﷺ حاضر ہوئے تو اجازت طلب کی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ کے انتقال کے وقت حق تعالیٰ نے ملک الموت کو حکم دیا کہ زمین پر میرے حبیب محمد مصطفےٰ ﷺ کے پاس جا...... خبردار! بے اجازت داخل نہ ہونا اور بے اجازت آپ کی روح قبض نہ کرنا تو قابضِ ارواح نے دروازے کے باہر اعرابی کی صورت میں کھڑے ہو کر عرض کیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَآ اَھْلَ بَیْتِ النُّبُوَّۃِ وَمَعْدَنِ الرِّسَالَۃِ۔ ''اے اہلِ بیت نبوت اور معدنِ رسالت آپ کو سلام ہو۔ مجھے اجازت دیجئے! تا کہ میں داخل ہوؤں۔ تم پر خدا

کی رحمت ہو۔ اس وقت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی بالین پر موجود تھیں۔ انہوں نے جواباً کہا نبی کریم (ﷺ) کی طبیعت مبارک ناساز ہے اس وقت ملاقات نہیں ہو سکتی۔ دوسری بار اجازت مانگی یہی جواب پایا۔ تیسری بار اجازت مانگی آواز بلند ہوئی آواز کی بلندی سن کر فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا گھبرا گئیں اور حاضرین پر آواز کی ہیبت سے لرزہ طاری ہو گیا۔

حضورِ انور ﷺ نے فرمایا، کیا بات ہے۔ سیّدہ فاطمہ نے عرض کیا۔ حضور! ایک عجیب مہیب الصوت ہے دروازہ پر کھڑا اجازت طلب کرتا ہے میں نے تین بار جواب دیا مگر وہ جواب سنتا ہی نہیں۔ فرمایا، بیٹی! تم جانتی نہیں ہو یہ کون ہے؟ یہ لذتوں کو مٹانے والا، خواہشوں اور تمناؤں کو کچلنے والا، اجتماعی بندھنوں کو کھولنے والا، بیویوں کو بیوہ بنانے والا، بچوں کو یتیم بنانے والا عزرائیل ہے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جب یہ جواب سُنا تو رونے لگیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا! پیاری بیٹی نہ روؤ کیونکہ تمہارے رونے سے حاملینِ عرش روتے ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ ملک الموت نے حاضر ہونے کی اجازت چاہی (اسے اجازت دی گئی) وہ حضور ﷺ کے پاس آئے اور آپ کے سامنے کھڑے ہو گئے اور عرض کرنے لگے۔ یارسول اللہ! حق تعالیٰ نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے اور حکم دیا ہے کہ میں آپ کی اطاعت کروں۔ اگر اجازت دیں تو روح قبض کروں ورنہ نہ کروں اس میں حق تعالیٰ نے آپ کو اختیار مرحمت فرمایا ہے۔ سبحان اللہ۔ (دنیا بھر میں یہ مثال نہیں مل سکتی کہ فرشتہ کسی سے مکان میں داخل ہونے کی یا روح قبض کرنے کی اجازت طلب کرے۔ اِذَا جَآءَ اَجَلُھُمْ لَایَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَۃً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْن

جب وقت آجاتا ہے فرشتہ چپکے سے گھنڈی دبوچ لیتا ہے مگر سرکارِ دوعالم ﷺ اس سے مستثنیٰ ہیں۔ملک الموت نے حاضر ہونے کی بھی اجازت طلب کی اور روح قبض کرنے کی بھی۔اجازت طلب کرنے پر حضور اقدس ﷺ نے فرمایا "جو حکم دیا گیا ہے کر گزرو۔

اہلِ سیر بیان فرماتے ہیں کہ جب ملک الموت علیہ السّلام اعرابی کی صورت میں حاضرِ بارگاہ ہوئے اور اِذن طلب کیا اور عرض کیا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ

اللہ تعالیٰ آپ پر سلام بھیجتا ہے اور مجھے حکم فرماتا ہے کہ آپ کی اجازت سے روح قبض کرو۔حضور ﷺ نے فرمایا، اے ملک الموت! اس وقت تک میری روح قبض نہ کرنا جب تک میرے بھائی جبریل نہ آجائیں اس کے بعد جبریل علیہ السلام روتے ہوئے حاضر ہوئے حضورِ انور ﷺ نے فرمایا، یا حبیبی! تم مجھے اس حال میں چھوڑتے ہو۔جبریل علیہ السلام نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم بشارت ہو کہ میں حق تعالیٰ کی جانب سے خبر لایا ہوں کہ داروغہ دوزخ کو حکم دیا گیا ہے کہ میرے حبیب کی روح مطہرہ آسمان پر آرہی ہے آتشِ دوزخ کو سرد کردو اور حورین کو حکم دیا گیا ہے کہ خود کو آراستہ کریں اور فرشتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ صف بصف کھڑے ہو کر روحِ محمدی کا استقبال کرو اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ زمین پر جاؤ اور میرے حبیب کو بتاؤ کہ تمام انبیاء اور ان کی اُمتیں جنت میں اس وقت تک داخل نہ ہونگے جب تک آپ اور آپ کی اُمت جنت میں داخل نہ ہو جائے اور کل بروزِ قیامت آپ کو آپ کی امت اتنی دی جائے گی کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔ولسوف یعطیك ربك فترضی

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم　　خدا چاہتا ہے رضائے محمد (ﷺ)

پھر ملک الموت کو حضور ﷺ نے فرمایا، "آؤ! جو تمہیں حکم دیا گیا ہے اس پر عمل

کرو"۔چنانچہ حضور اکرم الاولین والآخرین ﷺ کی روحِ مطہرہ ملک الموت نے قبض کی اور اعلیٰ عِلّیین لے گئے اور کہا "یا محمداہ یارسول رب اللعالمین" حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ "میں آسمان کی جانب سے فرشتوں کی "وامحمداہ" کی آواز سنتا تھا"۔ یعنی فرشتے "وامحمداہ" کہہ کر روحِ مصطفےٰ ﷺ کا استقبال کرتے تھے۔

حضرت عائشۃ الصدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضورِ اقدس ﷺ کی رُوحِ پاک جدا ہوئی تو آپ سے ایسی خوشبو آتی تھی کہ اس سے پہلے میں نے ایسی خوشبو کہیں نہ سونگھی تھی۔حضرت امِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے فرماتی تھیں! جس دن رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی میں نے اپنا ہاتھ حضور سیّد عالم ﷺ کے سینہ مُبارک پر رکھ دیا تھا۔اس کے بعد کئی جمعہ گزر گئے میں کھانا کھاتی وضو کرتی مگر میرے ہاتھ سے اس دن کی خوشبو نہ گئی۔سبحان اللہ۔

اطیب الاطیبین ﷺ کی تو وہ شان نرالی ہے کہ فرشتے بھی اور سیّد الملائکہ جبریل اور ملک الموت عزرائیل بھی بے اجازت نہ گھر میں داخل ہوتے ہیں اور نہ عزرائیل بے اجازت روح قبض کرتے ہیں اور اس بارگاہ کے آداب بجالاتے ہیں۔

خلاصہ اس طویل گفتگو کا یہ ہوا کہ حضور ﷺ کی بارگاہِ اقدس کے آداب بجالانا محبتِ رسول ﷺ کی علامت ہے۔اگر بارگاہِ اقدس کے آداب کا لحاظ نہ رکھا جائے تو آدمی محبت رسول ﷺ میں کھوٹا ہے اور اس کے بغیر ایمان کی تکمیل نہیں ہوسکتی۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا　　عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّھِمِ

ادبِ رسول ﷺ کی چوتھی آیت

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ

(سورة الحجرات:٢)

''اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلاّ کر نہ کرو، جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاّتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو''۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہ آیت ثابت بن قیس کے متعلق نازل ہوئی۔ انہیں اونچا سننے کا عارضہ تھا اور آواز بھی قدرے اونچی تھی جب بات کرتے بلند آواز سے کرتے (چنانچہ یہ آیت کریمہ اتری اس میں انہیں رسول اللہ ﷺ کے مقابل اونچی آواز سے گفتگو کرنے سے منع کیا گیا۔ اس میں بظاہر حکم ان کو ہے سنانا مقصود تمام مسلمانوں کو ہے)۔

مفسرین فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی تو ثابت مسجد میں آنے سے رُک گئے۔ گھر میں ہی بیٹھ رہے اور کہنے لگے میں اہلِ نار سے ہوں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے ان کے متعلق دریافت فرمایا۔ انہوں نے عرض کی وہ میرے پڑوسی ہیں اور میرے علم کے مطابق انہیں کوئی بیماری تو نہیں پھر خبر نہیں کیا وجہ ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے کہا جب سے یہ آیت کریمہ یَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ...... نازل

ہوئی اس دن سے میں فکرمند ہوں کہ میں تو جہنمی ہوں۔ کیونکہ بارگاہِ رسالت میں آواز پست کرنے کا حکم ہے اور میری آواز تم سب کی آوازوں سے بلند ہے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے خدمت اقدس میں ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے حاضر نہ ہونے کی وجہ بیان کی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں بلایا۔ آیت بالا نازل ہونے کے بعد ان کے دل میں جو ادب پیدا ہوا اس کے بدلے ان کو جنت کا مژدہ سنایا اور شہادت کا بھی۔ ارشاد فرمایا اما ترضی ان تعیش حمید اوتقتل شھید

کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم قابلِ تعریف زندگی گزارو اور تم شہید کئے جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔ عرض کی رضیتُ آپ کی عطا اور اپنے رب کی کرم نوازی پر راضی ہوں۔

حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی شہادت کا عجیب واقعہ

آؤ مسلمانوں! حضرت ثابت بن قیس کی شہادت کا واقعہ معلوم کرو۔ اور حضور ﷺ کے علمِ غیب کا اعتراف کرو۔ مسیلمہ کذاب کے خلاف یمامہ مقام پر شدید جنگ ہوئی اور مسلمانوں کے قدم ڈگمگانے لگے۔ حضرت ثابت اور حضرت سالم رضی اللہ عنہما نے اپنے لئے گڑھا کھودا اور اس میں جم کر دشمن پر تیر برسانے لگے۔ دشمن کا عظیم نقصان کیا لیکن بالآخر دشمن کے ہاتھوں شدید زخمی ہوئے۔ دونوں کو شہادت نے گلے لگایا اور دنیا فانی سے رخصت ہوئے اس روز حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے ایک نفیس اور قیمتی زرہ پہنی ہوئی تھی ایک شخص آپ کی نعش کے پاس سے گزرا تو اس نے آپ کی زرہ اتار لی اور لے جا کر چھپا لی۔ اسی رات کو حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو فرمایا کہ میں تمہیں ایک وصیت کرتا

ہوں۔خبردار! یہ مت سمجھنا کہ یہ محض ایک خواب ہے اوراس کی کوئی اہمیت نہیں۔

سنو! میں کل مقتول ہوا تو ایک آدمی میرے قریب سے گزرا اس نے میری زرہ اتار لی۔اس کی رہائش گاہ پڑاؤ کے آخری کنارے پر ہے۔نشانی اس کی یہ ہے کہ اس کے نزدیک ایک گھوڑا چر رہا ہے اس کے اوپر اونٹ کا ایک کجاوہ ہے تم صبح سپہ سالار حضرت خالد بن ولید کے پاس جاؤ اورانہیں کہو کہ میری زرہ اس سے لے لیں اور دوسری بات یہ ہے کہ جب تم مدینہ جاؤ تو امیر المومنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جا کر عرض کرنا کہ ثابت پر اس قدر قرض ہے۔وہ ادا کردیں اور دوسرے فلاں فلاں غلام کو آزاد کردیں۔جب وہ شخص بیدار ہوا تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور اپنا خواب سنایا حضرت خالد رضی اللہ عنہ موقع پر پہنچے تو ثابت رضی اللہ عنہ نے جیسے جیسے خواب بتایا تھا ویسے حالات کو اور جگہ کو پایا۔معلوم ہوا مرنے کے بعد بھی اللہ والے دنیا کے حالات سے باخبر رہتے ہیں۔سلطان العارفین نے فرمایا:

میں قربان تناں دے باھُو   قبر جنہاں دی جیوے ھُو

المختصر: حضرت خالد بن ولید بتائی ہوئی نشانیوں کے مطابق وہاں سے زرہ حاصل کی اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت ثابت کی وصیت کو پورا کیا۔

فائدہ: عاشقانِ رسولِ مقبول ﷺ کی رفعتِ شان کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔حضرت مولینا صدرالافاضل سیّد نعیم الدین مرادآبادی نوراللہ مرقدہٗ "تفسیر خزائن العرفان" میں رقم طراز ہیں۔

"اس آیت میں حضور (ﷺ) کا اجلال واکرام وادب واحترام تعلیم فرمایا گیا ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ ندا کرنے میں ادب کا پورا لحاظ رکھیں جیسے آپس میں ایک

دوسرے کو نام لے کر پکارتے ہیں اس طرح نہ پکاریں بلکہ کلماتِ ادب وتعظیم وتوصیف وتکریم والقاب وعظمت کے ساتھ عرض کریں جو عرض کرنا ہو کہ ترکِ ادب سے نیکیوں کے برباد ہونے کا اندیشہ ہے۔

ادبِ رسول ﷺ کی پانچویں آیت

إِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ط لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّأَجْرٌ عَظِيْمٌ۔ (سورۃ الحجرات:۳)

"بے شک وہ لوگ جو اپنی آوازوں کو رسول اللہ کے پاس پست کرلیتے ہیں وہ ہیں جن کے دل اللہ تعالیٰ نے تقویٰ وپرہیزگاری کیلئے پرکھ لئے ہیں ان کے لئے بخشش اوراجرِ عظیم ہے"۔

جب آیت کریمہ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ الخ نازل ہوئی تو بارگاہِ رسالت کے پروانے حضرت صدیق اکبر، فاروق اعظم اور بعض دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے بہت احتیاط لازم کرلی اور خدمتِ اقدس میں بہت پست آواز میں عرض معروض کرنے لگے۔ان کے حق میں یہ آیتِ شریفہ نازل ہوئی۔

"مدارج النبوۃ" میں بابِ آدابِ بارگاہِ رسالت میں ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ کے سامنے امرونہی، اجازت وپلٹنے میں آگے نہ بڑھو جب تک خود حکم نہ فرمادیں یا ممانعت نہ کریں یا اجازت نہ دیں۔جیسا کہ ارشاد ہوا، تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اور یہ حکم تاقیامت باقی رہے گا اور آپ سرکار ﷺ کے احکام سے تجاوز کرنا بعد وفات بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ آپ کی حیاتِ ظاہرہ طیبہ میں تھا۔ارشاد ہوا، وَتُعَزِّرُوْهُ

وَتُوَقِّرُوْهُ۔ ای لا تبخلوہ وتبالغوہ وتعظیمہ وتنصروہ یعنی ان کی عزت کرو، اور ان کی تعظیم کرو، تعظیم میں مبالغہ کرو یعنی ان کی تعظیم وتوقیر میں بخل نہ کرو اور مبالغہ کرو ان کی تعظیم کرو اور نصرت واعانت کرو۔

فائدہ: حضورِ اکرم ﷺ کے سامنے بات آگے بڑھانے سے ممانعت فرمائی اور کلام میں سبقت کرنا، پہل کرنا، بے ادبی قرار دیا اور یہ واضح تر ہے کہ صحابہ کرام علیھم الرضوان حضورِ اکرم ﷺ کا ادب واحترام، تعظیم وتوقیر کیونکر بجالاتے تھے...... مغیرہ کی روایت میں ہے کہ کسی صحابی کو درِدولت پر دستک دینے کی ضرورت پیش آئی تو وہ اپنے ناخنوں کے ساتھ دروازے کو کھٹکھٹایا کرتا تھا۔ سبحان اللہ!

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

ادبِ رسول ﷺ کی چھٹی آیت

اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرَاتِ اَكْثَرُهُمْ لَایَعْقِلُوْنَ٥ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰی تَخْرُجَ اِلَیْهِمْ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ الرَّحِیْمٌ٥

(سورۃ الحجرات: ٤،٥)

”بے شک وہ جو حجروں سے باہر پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تم ان کے پاس خود تشریف لاتے تو یہ ان کے لئے بہتر تھا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے“۔

یہ آیت وفد بنی تمیم کے حق میں نازل ہوئی جو رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی خدمتِ اقدس میں دوپہر کے وقت پہنچے جبکہ حضور ﷺ آرام فرما رہے تھے۔ ان

لوگوں نے حجروں کے باہر سے حضورِ اقدس ﷺ کو پکارنا شروع کیا ان کا پکارنا سن کر حضور علیہ الصلوۃ والسلام ان میں تشریف لائے۔ ان لوگوں کے حق میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور شانِ رسول ﷺ کا بیان ہوا کہ بارگاہِ اقدس میں اس طرح پکارنا جہل و بے عقلی ہے ان لوگوں کو ادب کی تلقین کی گئی۔

قبیلہ بنی تمیم کا مفصل واقعہ

بارگاہِ رسالت میں حاضری کے بعد اقرع بن حابس نے گفتگو کا آغاز کیا اور کہا کہ ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم عرض کریں۔ فرمایا ”کہو“ اس نے فخریہ کہا، یا محمد ان لاحنازین دان شتمنا شین ونحن اکرم العرب یعنی اے محمد! ہم وہ لوگ ہیں جس کی ہم تعریف کریں اسے مزین کردیتے ہیں اور جس کی ہم مذمت کریں اس کو عیب دار کردیتے ہیں ہم تمام عربوں سے افضل واعلیٰ ہیں۔ نبی برحق ﷺ نے زبانِ حق ترجمان سے فرمایا، کذبتم مدح اللہ تعالی زین وشتمہ شین واکرم منکم یوسف بن یعقوب بن اسحق بن ابراھیم

یعنی اے بنی تمیم! تم نے غلط کہا بلکہ اللہ کی تعریف زینت کا باعث ہے اور اس کی مذمت حقارت کا باعث ہے اور تم میں اشراف واعلیٰ حضرت یوسف بن یعقوب ہیں۔

پھر انہوں نے کہا، ہم مفاخرت کی غرض سے آئے ہیں۔ حضور سیّد عالم ﷺ نے فرمایا، میں شعر گوئی پر معبوث نہیں اور نہ مجھے مفاخرت کا حکم دیا گیا لیکن تمہارا اصرار ہے تو لاؤ، کیا لیاقت رکھتے ہو۔ چنانچہ ان کا خطیب عطارد بن حاجب کھڑا ہوا اور قبیلہ بنی تمیم کی تعریف کے پل باندھے اور اپنی فصاحت وبلاغت کا مظاہرہ کیا۔ نبی پاک ﷺ

نے ثابت بن قیس کو جواب دینے کا حکم دیا۔ درسِ نبوّت کے تعلیم یافتہ ثابت بن قیس ؓ نے خطبہ دیا جو کہ انتہائی فصیح و بلیغ تھا اور وہ خطبہ ان کی حیرت وعبرت کا موجب بنا۔ اس کے بعد اس کا شاعر ابن بدر اٹھا اور اپنی قوم کی مدح میں ایک قصیدہ پڑھا۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت حسّان کو اشارہ فرمایا حضرت حسّان ؓ نے فی البدیہہ اس کے اشعار کا جواب دیا۔

پھر بنی تمیم کی جانب سے اقرع بن حابس اٹھا اس نے بھی تکبر وغرور سے بھرپور اشعار پڑھے۔ اس کے جواب میں عاشقِ رسول ﷺ نے پھر ایسا قصیدہ پڑھا جو اس سے ابلغ تھا جس کے اندر اللہ ﷻ کی حمد وثناء، رسول اللہ ﷺ کی عظمت واسلام کی حقانیت اور صداقت اس انداز سے بیان فرمائی کہ ان کا غرور خاک میں مل گیا۔ اس پر اقرع بن حابس کو تسلیم کرنا پڑا اور کہہ اٹھا کہ قسم بخدا! محمد مصطفےٰ ﷺ کو عالمِ غیب سے تائید ونصرت دی جاتی ہے اور فضل وکرم میں کوئی آپ سے بڑھ کر نہیں۔ آپ کے خطیب ہمارے خطیب سے فصیح تر اور آپ کے شاعر ہمارے شاعروں سے بلیغ تر۔ آپ کی ہر شئی ہماری ہر چیز سے بہتر واعلیٰ ہے۔

بزرگو اور دوستو! عظمتِ مصطفےٰ ﷺ کے اقرار کے صلہ میں اللہ ﷻ نے ان پر خاص کرم فرمایا اور ان کے دلوں کو اسلام کے لئے کشادہ فرمایا۔ فیضانِ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل سے سب کے سب مشرف باایمان ہوئے۔ رحمتِ دوجہاں ﷺ نے انہیں انعام واکرام سے مالا مال فرمایا اور ان کے قیدیوں کو بھی چھوڑ دیا۔ ان لوگوں کے حق میں یہ آیات اتریں۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ○ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَیْهِمْ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○

"بے شک وہ لوگ جو تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر بے عقل ہیں اگر وہ انتظار کرتے کہ اے محبوب! تم خود ان میں تشریف لاتے تو ان کے لئے یقیناً بہتر ہوتا اور اللہ ﷻ بخشنے والا مہربان ہے۔

گو اس آیت شریفہ میں اللہ ﷻ کی بے پایاں رحمت ومغفرت اور عفو و درگزر کی طرف بھی اشارہ ہے۔ لیکن کلام کے سیاق وسباق کی طرف غور کیا جائے اور ان لوگوں کی بے ادبی کی طرف غور کیا جائے تو اس میں ایک قسم کی تہدید وتوبیخ جھڑک اور انتقام بھی نظر آتا ہے۔ مطلب یہ کہ اگر غفاریت اور رحمانیت کی صفت نہ ہوتی اور مصطفےٰ ﷺ کی نظرِ شفقت نہ اٹھتی تو جو ان سے بے ادبی ہوتی اس بنا پر وہ مستحقِ عذاب ٹھہرتے۔ یہ (۷) آیات بطورِ نمونہ پیش کی گئیں۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا   عَلٰى حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

مسلمانو! یہ وہ دربارِ عالیشان ہے کہ جس کے آداب وسلام وکلام کرنے کے طریقے، بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہونے کے قاعدے، خود رب العالمین نے بیان فرمائے اور اپنی خلقت کو بتایا اگر تم نے ان آداب کے خلاف کیا تو تمہیں سزا دی جائے گی اور اگر آداب بجالاؤ گے تو تم کو انعام واکرام ملے گا پھر لطف یہ ہے اس دربار والے شہنشاہ بظاہر ہماری نگاہوں سے پردہ فرما چکے ہیں اور اس دربار کی چہل پہل بظاہر غائب مگر اس کے آداب اب تک باقی انسان تو کیا چرند پرند، حیوان، جنات اور فرشتے سب پر آداب کے قانون، قاعدے تا قیامت جاری وساری۔

اس دربار یعنی روضۂ رسول ﷺ پر آج بھی فرشتے صبح وشام حاضر ہو کر درود و سلام کا نذرانہ پیش کرتے ہیں۔ ۷۰ ہزار صبح، ۷۰ ہزار شام اور دیگر مخلوقات بھی نہایت

ادب سے حاضری دیتی ہے۔ اللہ جل جلالہ ہم گنہگاروں، سیہ کاروں کو بھی حاضری کی توفیق بخشے۔ آمین۔

کیوں نہ گنبدِ خضریٰ اور سنہری جالی شریف کا تصور آنکھوں میں لا کے، دل میں سما کے یہ کہا جائے۔

تیرے روزے دیاں ٹھنڈیاں چھاواں
جتھوں آون مست ہواواں
کملی والیا شاہا مدینے والیا

تیرے در تے شام سویرے نوری آوندے نے
اتے پھل دروداں والے نت چڑھاوندے نے
جے میں عاجز وی کدی آواں، رب جانے بخشش پاواں
کملی والیا شاہا مدینے والیا

او ساوا گنبد روضے پیارے دا
جنت وی مُل تھوڑا اک نظارے دا
کی میں اسدی صفت سناواں کتھوں ایسے لفظ لیاواں
کملی والیا شاہا مدینے والیا

رب لائے بھاگ پیارے شہر مدینے نوں
پیندی جس دے ڈِٹھیاں ٹھنڈک سینے نوں
میں استوں صدقے جاواں میں تن من گھول گھماواں
کملی والیا شاہا مدینے والیا

کدی آس پہنچا دے شاہا ابر کمینے دی
اک بار کرادے زیارت شہر مدینے دی
تیرا لکھ لکھ شکر بجاواں مڑول پنجاب نہ آواں
کملی والیا شاہا مدینے والیا

یاد رکھیے! یہ ادب واحترام کے قاعدے تبھی ادا ہوسکیں گے جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت ہو۔ محبت ہی اطاعت وفرمانبرداری پر آمادہ کرتی ہے۔ تعظیم وہی تعظیم ہے، جس کا مقصود محبت ہو محبت نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ محبت نہیں تو ادب بھی شرک نظر آئے گا تعظیم وتوقیر کے تمام قاعدے شرک نظر آئیں گے۔

محبتِ رسول ﷺ اعمالِ صالحہ کی روح ہے۔ محبت کے بغیر اعمال بے جان، بے کار اور بے قدر ہیں۔ محبت کے بغیر اعمال کا قالب تو تیار ہوتا ہے مگر روح نہیں پڑتی۔ محبت سے ہی محبوب کی ہر ادا پر، ہر رضا پر مر مٹ جانے کو جی چاہتا ہے۔ محبت ہی ادب، تعظیم وتوقیر سکھاتی ہے۔

اربابِ سیر بیان کرتے ہیں کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر قریشِ مکہ نے عروہ بن مسعود کو صلح سے پیشتر اپنا سفیر بنا کر حضورِ اقدس ﷺ کی خدمتِ عالیہ میں روانہ کیا اور اسے سمجھایا کہ مسلمانوں کے حالات کو ذرا غور سے دیکھے اور قوم کو آکر بتائے چنانچہ عروہ بن مسعود گوشۂ چشم سے حضور ﷺ کی مجلس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھ رہا تھا اور ان کے آداب وتعظیم اور حضور ﷺ کے احترام وعظمت کا مشاہدہ کر رہا تھا اور حیران تھا کہ جس قدر عقیدت ان لوگوں میں ہے اور کہیں بھی نہیں۔ مشرکین میں واپس جا کر بیان دیا اے قریشِ مکہ میں نے عجیب وغریب منظر دیکھا ہے کہ جب محمد (ﷺ) وضو کرتے ہیں تو

ان کے مستعمل پانی پر صحابہ یوں گرتے ہیں گویا ابھی گر پڑیں گے۔ جب دہن مبارک سے لعب شریف نکالتے ہیں تو صحابہ اسے اپنے ہاتھوں میں لے کر اپنے رخساروں پر ملتے ہیں۔ حضور کوئی حکم فرماتے ہیں تو تعمیل کے لئے سب دوڑ پڑتے ہیں۔ حضور گفتگو فرماتے ہیں تو انتہائی ادب واحترام سے سنتے ہیں کلام پر سبقت نہیں کرتے نگاہیں ملا کر بات نہیں کرتے۔ جب حضور (ﷺ) داڑھی شریف اور سر میں کنگھی کرتے ہیں اور کوئی موئے مبارک ٹوٹتا ہے تو عزت واحترام کے ساتھ تبرک جان کر لیتے ہیں اپنی جان سے زیادہ ان کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہ وہ حالات ہیں جن کا میں نے مشاہدہ کیا ہے۔

اے گروہِ قریش! میں نے بڑے بڑے متکبر ومغرور سلاطین کی مجلسوں میں شرکت کی ہے اور ان کی صحبتیں اٹھائی ہیں، قیصر وکسریٰ اور نجاشی کے دربار میں پہنچا ہوں لیکن ان میں سے کسی بادشاہ کے کسی خدمتگار کا ایسا ادب نہیں دیکھا جیسا ادب اصحابِ محمد کو محمد (ﷺ) سے ہے۔

حضراتِ گرامی قدر! یہ ایک واقعہ نہیں بلکہ ایسے ہزاروں واقعات ہیں جن سے تاریخ حدیث اور تفسیر کی کتب بھری پڑی ہیں۔ ان کے بیان کی یہاں گنجائش نہیں۔ ان کے لئے دفتروں کے دفتر درکار ہیں۔

چہار یار کبار، بلال حبشی، صہیب رومی، سلمان فارسی، انس بن نظر، ابوہریرہ، حضرت خبیب، حضرت یاسر عمار ودیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وصحابیات رضی اللہ عنھن کے واقعات پڑھیے اور اندازہ کیجئے! کہ محبت رسول ﷺ نے کیا کرشمے دکھائے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا   عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

قبر میں حضورِ اقدس ﷺ کی زیارت کرائی جاتی ہے

میں یہ دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ دنیا کی تمام محبتیں فانی ہیں مگر خدا اور رسول ﷺ کی محبت باقی۔ رسول اللہ ﷺ کی محبت تمام دنیا میں عالمِ برزخ میں کام آئے گی اور آخرت میں بھی محبت رسول ﷺ سے ہی ہمارا بیڑا پار ہوگا۔

ارے دنیا کو چھوڑیئے! قبر کی تنہائی ذرا تصور میں لائیے۔ جہاں دنیا ساتھ چھوڑ دیتی ہے بتایئے! کیا یہ ماں، باپ، بہن، بھائی، رشتہ دار، دوست یار، اولاد یہ سارے تمہارے ساتھ پیار کرنے والے کیا قبر میں تمہارے ساتھ رہیں گے؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ ہم زندہ ہیں تو والد بھی نظر آرہا ہے، والدہ بھی شفقت ومحبت سے مل رہی ہے، دوست یار بھی مل رہے ہیں، مذہب کو سیاست کی چوکھٹ پر گروی بھی رکھ رہے ہیں۔ لیکن جب تمہاری روح قفسِ عنصری سے پرواز کر جائے گی اور جب ملک الموت (حضرت عزرائیل علیہ السلام) کا مقدس ہاتھ تمہاری موت، تمہاری روح پر قابض ہوجاتا ہے اور پھر قبر میں تمہیں دفن کردیا جاتا ہے کیا اس وقت ماں کی مامتا ساتھ گئی۔ باپ کی شفقت ساتھ گئی، یار کی یاری ساتھ گئی، دوست کی دوستی ساتھ گئی، رشتہ دار کی رشتہ داری ساتھ گئی، حکومت وسلطنت گئی، فوج وسپاہ گئی۔ نہیں نہیں۔ وہاں ماں نظر نہیں آتی، باپ دکھائی نہیں پڑتا، جاہ وجلال کام نہیں آتا، مال، اولاد کام نہیں آتے، حکومت وسلطنت، زمین وجائیداد کام نہیں آتی وہاں پر رشتہ دار، دوست واحباب نظر نہیں پڑتے۔ پورے وثوق سے کہونگا قبر کی وہ بند کوٹھڑی جہاں سب ساتھ چھوڑ دیتے ہیں وہاں پر رسول اللہ ﷺ ہی دکھائی پڑتے ہیں۔

قبر میں زیارت النبی ﷺ کی احادیث

آیئے! قبر میں حضور ﷺ کی زیارت کے متعلق چند احادیث ملاحظہ فرمایئے۔

حدیث نمبرا: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وسلم قَالَ الْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِی الْقَبْرِ یَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

(متفق علیه و مشکوٰۃ:۱)

ترجمہ: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا، مسلمان سے قبر میں پوچھ کچھ ہوتی ہے تو وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں (ﷺ)

حدیث نمبر۲: عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰی عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اَنَّهٗ یَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ فَیُقْعِدَانِهٖ فَیَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب بندے کو قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی لوٹ جاتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آہٹ کو سنتا ہے۔ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اس کو بٹھاتے ہیں، پھر کہتے ہیں کہ تو ان صاحب کے متعلق یعنی محمد ﷺ کے متعلق کیا کہتا تھا تو مومن کہتا ہے اشهد انه عبدالله ورسوله (المختصر)

فائدہ: ھٰذا اسم اشارہ برائے قریب ہے اس سے معلوم ہوا کہ ہر مردہ کو قبر میں قریب ہی سے حضور ﷺ دکھائے جاتے ہیں اور الرجل سے معلوم ہوا کہ قبر میں فرشتے حضور کی ہی

زیارت کراتے ہیں، فوٹو کی نہیں۔ کیونکہ فوٹو نہ رجل ہے، نہ فوٹو کا نام محمد، نہ فوٹو نبی۔ پتھر کو خدا کہنا کفر، فوٹو کو نبی کہنا کفر۔ احادیثِ پاک سے ثابت ہوتا ہے کہ قبر میں حضور ﷺ کو نہ پہچاننا دوزخ کی مار ہے اور حضور ﷺ کی پہچان پر نجات کا دارومدار ہے سو ہر قبر میں حضور ﷺ تشریف لاتے ہیں۔ عشاق اس دیدارِ قبر پر موت کی تمنا کرتے ہیں۔

اس لئے یہ کہنا پڑے گا ہم نے وہ رسول پایا ہے جو ہمیں نہ یہاں چھوڑتا ہے نہ قبر میں، نہ میدان محشر میں چھوڑتا ہے اور نہ جنت میں۔ دنیا کے تمام رشتے ناطے اور تمام تعلقات جہاں ٹوٹ جاتے ہیں وہاں سرکار ﷺ کی محبت کام آتی ہے حضور ﷺ کا تعلق کام آتا ہے۔ خداوندِ کریم اس تعلق کو، محبت کے اس رشتہ کو قائم دائم رکھے۔

دونوں عالم میں تجھے مقصود گر آرام ہے ۔ انکا دامن تھام لے جن کا محمد ﷺ نام ہے

خوب یاد رہے کہ محبت النبی ﷺ اہلِ ایمان کے دِلوں میں زندگی اور ارواح کی غذا ہے۔ احوال محبت میں مقامات رضا۔ یہ مقام سب سے بلند تر اور افضل تر ہے جو وقت بغیر محبت کے گزرتا ہے وہ گویا بے روح ہے۔ محبت والوں کے احوال، محبت کے احوال کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں۔ حضور محبوب عالی سے جس قدر محبت زیادہ ہوگی اسی قدر درجہ بھی بلند و بالا اور جس قدر محبت کم ہوگی اسی قدر درجہ بھی کم۔ آیئے! محبانِ رسول سے محبت کرنا سیکھیں اور اللہ کے پیارے محبوب سے محبت کریں۔ محبت ایک لازوال دولت ہے۔ ساری طاقتوں کا، عنایات کا سرچشمہ خدا کی ذات ہے۔ یہ دولت دیتا ہے اور تقسیم فرماتے ہیں محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اور اس کی چابی درود وسلام۔ جس قدر درود پاک میں اضافہ ہوگا اسی قدر حضور ﷺ کی توجہ زیادہ ہوگی اور محبت رسول میں اضافہ ہوگا۔

لہٰذا آیئے! ہم بارگاہِ رسالت مآب میں درود شریف کا نذرانہ پیش کر کے حضور ﷺ سے حضور ﷺ کی محبت مانگیں۔ مانگنے والا بھی کیسا دیوانہ ہوتا ہے، مطلوب بھی کیسا پیارا اور عطا فرمانے والا بھی کیسا شاندار معطی شہنشاہ ہے۔

تجھ سے تجھی کو مانگ کر مانگ لی ساری کائنات
مجھ سا کوئی گدا نہیں اور تجھ سا کوئی سخی نہیں

بارگاہِ رسالت پناہ میں یہ استدعا ہے

محبت غیر کی مجھ سے چھڑا دو یارسول اللہ ﷺ
مجھے اپنا ہی دیوانہ بنا لو یارسول اللہ ﷺ
اندھیری قبر میں مجھ کو اکیلا چھوڑ جائیں گے
وہاں پر ہو فضل تیرے سے اجالا یارسول اللہ ﷺ
علی رضی اللہ عنہ ہو کے آگاہ جس سے بابِ علم کہلائے
وہ رازِ عشق ہم کو بھی بتا دو یارسول اللہ ﷺ
بڑی قسمت ہماری ہے کہ امت ہم تمہاری ہیں
بھروسہ ہے دین دنیا میں تمہارا یارسول اللہ ﷺ
لگا تکیہ گناہوں کا پڑا دن رات سوتا ہوں
مجھے اس خوابِ غفلت سے چھڑا دو یارسول اللہ ﷺ

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

سوتے ہوئے ۳۰۰ دفعہ درود شریف پڑھنے کی فضیلت

محمد بن سعد مطرب کا معمول تھا کہ سوتے وقت تین سو دفعہ درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ جنابِ رسولِ معظم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا، اے محمد بن سعد! جس منہ سے تو درود شریف پڑھا کرتا تھا میرے پاس لا، میں اس کا بوسہ لونگا۔ ان کو شرم آئی کہ ایسے پاک منہ کے آگے ایسا گندہ منہ کیسے کروں لیکن قاعدہ ہے۔ الامر فوق الادب۔ حکم کی بجا آوری کے لئے ناچار نے منہ آگے کر دیا۔ حضور اکرم ﷺ نے کمالِ محبت سے بوسہ سے مشرف فرمایا جس وقت خواب سے بیدار ہوئے تو سارا مکان خوشبو سے معطر تھا اور آٹھ روز تک رخسار و مکان اس خوشبو سے مہکتے رہے۔

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

مصنف کتاب کی بارگاہِ مصطفےٰ ﷺ میں التجا

حقیر پُر از تقصیر امیدوارِ رحمتِ قدیر (محمد زمان) اپنے قصوروں کو خیال میں لاتے ہوئے، آنسو بہاتے ہوئے، شرم سے سر جھکائے ہوئے، اپنے آقا و مولا سرورِ کائنات فخرِ موجودات حبیبِ کردگار محمد النبی والمختار ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں نہایت ادب تعظیم سے عرض کرتا ہے۔

اے بے کسوں کے کس، بے بسوں کے بس، اے بے سہاروں کے سہارا، بے آسروں کے آسرا، اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک، اے میری روحِ بے قرار کو قرار دینے والے۔ اِدھر بھی نگاہِ کرم یا محمد ﷺ زمانے کی جھولی بھری جا رہی ہے۔ اے میرے دل

کے شہنشاہ آپ کا ذکر بے چین دلوں کا چین ہے، بے قرار دلوں کا قرار ہے، اے نبیوں
کے سردار، امتِ عاصی کے غمخوار، شافعِ روزِ شمار، اے قاسم العطایا، اے دافع البلایا، آپ
کے تو نامِ نامی اسمِ گرامی میں یہ تاثیر ہے کہ

مشکل جو مجھ پہ آپڑی تیرے ہی نام سے ٹلی
مشکل کشا ہے تیرا نام تجھ پہ درود اور سلام

اے وہ مالک ومولا جو میرے اَن گنت گناہوں کے باوجود اپنی رحمت کے
صدقے لطف وکرم کی بارش برسانے والے اور مجھے اپنے در کا سوالی بنانے والے آپ
ﷺ کے مجھ ناکارہ پر بے شمار احسانات ہیں۔ حیران ہوں کن الفاظ سے اور کس زبان
سے آپ کے احسانات کو شمار میں لاؤں۔ بندۂ گنہگار، خطا کار، سیہ کار و روسیہ ہوں۔ آپ
ﷺ کو منہ دکھانے کے قابل نہیں ہوں جب اپنے گناہوں کو دیکھتا ہوں تو شرم آتی ہے
اور جب آپ ﷺ کی رحمتِ بے پایاں کو دیکھتا ہوں تو سہارا مل جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے
مجھے بارہا مرتبہ مخالفین کے دامِ فریب سے بچایا ہے۔ میری عزت دونوں جہانوں میں
آپ ﷺ کے ہاتھ ہے۔

یارحمۃ للعالمین علیک الصلوۃ والتسلیم فداک امی وابی ونفسی میرے دل میں
تڑپ ہے کہ آپ ﷺ کا دین پھلے پھولے یہ تڑپ بھی آپ ﷺ کی عطا ہے۔ یہ
جدوجہد اور مسجد کی تعمیر و ترقی، درس وتدریس کی رونق بحال یہ صرف اور صرف اللہ جل جلالہ
کا فضل وکرم اور آپ ﷺ کی نظرِ کرم کا صدقہ ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

میرے آقا، میرے مولا، بندۂ عاصی آپ کے دین کا ادنیٰ سے ادنیٰ سے

ادنیٰ خادم ہے۔ کثیر تعداد میں بندۂ مسکین کے پاس طلباء وطالبات کا علمِ دین حاصل کرنا
یہ آپ ﷺ کی نگاہِ عنایت کا صدقہ ہے۔ حضور عالی وقار ﷺ میں جب تک زندہ ہوں
آپ ﷺ کے احکامات لوگوں تک پہنچاتا رہوں گا۔ اور انشاء اللہ! زندگی کے آخری
سانس تک آپ کے دین کی تبلیغ کرتا رہوں گا۔ مرتے دم تک آپ ﷺ کی محبت دلوں
میں بسائے رکھونگا۔ انشاء اللہ! زندگی بھر تک آپ ﷺ کی شان بیان کرونگا۔

حشر تک ڈالیں گے پیدائشِ مولا کی دھوم
مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے
خاک ہوجائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا
دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

یارسول اللّٰہ یاحبیب اللّٰہ یا نبی اللّٰہ یا سید الانبیاء والمرسلین
یاخاتم النبین والمرسلین یا امام الانبیاء والمرسلین یامحمد رسول اللّٰہ
ﷺ الف الف مرۃ

حضور والا شان! آپ ﷺ کے در کا گدا، آپ ﷺ کے در کا سوالی، آپ
ﷺ کی خدمتِ اقدس میں نہایت ادب سے درخواست کرتا ہے۔

کرم کی ہو نگاہ مجھ پر خدا را یا رسول اللہ ﷺ
نہ چھوڑوں میں کبھی دامن تمہارا یا رسول اللہ ﷺ
جبیں میری ہو سنگِ در تمہارا یا رسول اللہ ﷺ
یہی بس اک ہے جینے کا سہارا یا رسول اللہ ﷺ
لئے آنکھوں میں آنسو چپ بیٹھا ہوں منہ سے کیا بولوں
سہارا دو سہارا دو سہارا یارسول اللہ ﷺ
سنا ہے آپ ہر عاشق کے گھر تشریف لاتے ہیں

میرے گھر میں بھی ہو جائے چراغاں یارسول اللہ ﷺ

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا　　عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

حضرات! جاننا چاہئے کہ فخرِ موجودات، منبع البرکات علیہ افضل الصلوات واکمل التسلیمات کے اپنی امت پر بے شمار احسانات ہیں۔ من جملہ یہ کہ لطف وکرم، رحمت وشفقت، تعلیم، کتاب وحکمت، نارجہنم سے رستگاری، صراطِ مستقیم کی ہدایت ان میں سے ہرایک انعام واحسان، قدر ومنزلت میں کتنا اجل واعظم ہے اور سرورِ کائنات ﷺ کی طرف سے جتنے انعامات، اکرامات، احسانات تمام مسلمانوں پر ہیں کون ہے جو افضال واکرام میں ازروئے منفعت افادات کے اندھا ہو، بہرا ہو اور اس صاحبِ فضلِ عظیم کی جانب سے کتنا بڑا انعام مسلمانوں پر ہے کہ ہدایت کی طرف آپ ﷺ اپنی امت کے ذریعہ ووسیلہ ہیں اور فلاح ونجات کے داعی ہیں۔

مشکوۃ باب الاعتصام بالکتاب السنہ صفحہ ۲۸ میں ہے۔

مَثَلِیْ كَمَثَلِ نِ اسْتَوْقَدَنَارًا فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَاحَوْلَهَا جَعَلَ الْفِرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَّابُّ الَّتِیْ تَقَعُ فِی النَّارِ یَقَعْنَ فِیْهَا وَجَعَلَ یُحْجِزُنَ وَیَغْلِبْنَهٗ فَیَتَقَحَّمْنَ فِیْهَا فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِیْهَا هٰذِهٖ۔

فرمایا رسولِ کریم رؤف الرحیم ﷺ نے میری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ روشن کی پھر جب آگ نے اس کے آس پاس کو روشن کردیا تو پتنگے اور یہ جانور جو آگ میں گرا کرتے ہیں گرنے لگے اور وہ انہیں روکنے لگا اور جانور اس پر غالب آئے جاتے ہیں آگ میں گرے جاتے ہیں چنانچہ میں بھی تمہیں کمر سے پکڑ کے آگ سے بچاتا ہوں اور تم اس میں گرے جاتے ہو۔ (یعنی کام ایسے کرتے ہو کہ دوزخ کے مستحق بنتے ہو)

مختصر تشریح یوں ہے کہ نبی کریم رؤف الرحیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا اپنی امتِ عاصی کو سمجھنا گویا ان کی کمر پکڑ کر دوزخ کی آگ سے بچانا ہے اور یہ بچانا تا قیامت رہے گا۔ علمائے حق اور مشائخِ عظام کی تبلیغیں اور غازیوں کے جہاد حضور ﷺ ہی کی تبلیغ ہیں۔ دنیا میں بھی اپنی امت کے خیر خواہ اور بروزِ قیامت اللہ رب العزت کے حضور امت کے شفیع وگواہ۔ کونسا ایسا انعام ہے جو حضور ﷺ کے صدقہ سے نہ ملا ہو۔ میں کہونگا کہ عرفان ملا تو حضور کے صدقہ سے، ایقان ملا تو حضور کے صدقہ سے، ماہ رمضان ملا تو حضور کے صدقہ سے۔ صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم

فلہٰذا ایسے منعم، ایسے معطی، ایسے قاسم، ایسے محسن پر، ایسے مہربان آقا پر، دن رات، غمی خوشی، تکلیف راحت میں، مسجد میں، مدرسہ میں، سکول وکالج میں، آتے جاتے، سوتے جاگتے میں کیوں نہ درود وسلام کا نذرانہ پیش کیا جائے اور ان کے مبارک نام کو وظیفۂ جان بنایا جائے۔

میں سو جاؤں یا مصطفےٰ کہتے کہتے　　کھلے آنکھ صل علیٰ کہتے کہتے

سچ پوچھو تو ہم درِ مصطفےٰ ﷺ کے بھکاری ہیں۔ ہم بارگاہِ مصطفےٰ ﷺ میں درود بھیجتے ہیں تو اللہ ﷻ ہمارے درودوں کو سن کر خوش ہوتا ہے اور جانتا ہے کہ یہ میرے محبوب کے در کے سوالی ہیں اور خیر طلب کرتے ہیں۔ لہٰذا اللہ ﷻ ہم پر رحمت وکرم کی بارش نازل فرماتا ہے اور ہماری خالی جھولیوں کو بھر دیتا ہے۔ اللہ ﷻ اپنے محبوب کے دامنِ اقدس سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آہ! کتنے بدنصیب ہیں وہ لوگ کہ جن کی عادت وخصلت بارگاہِ رسالت میں درود نہ بھیجنے پر پڑگئی ہے اور اس کے خوگر بن گئے ہیں۔ خوب یاد رکھیے! درود شریف

سرچشمۂ خیر و برکت ہے، روحانی مسرّتوں اور خوشیوں کا گہوارہ ہے، ضمانت فلاحِ دارین ہے، موجب خیر و برکت ہے۔ جو اس سے محروم ہے وہ ہر سعادت سے محروم ہے اور جو ہر سعادت سے محروم ہے وہ شقاوت کے گڑھے میں جا گرا۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا   عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمِ

- اس زمینِ پاک کو سلام   جسے آپ کی پیدائش کا شرف ہوا۔
- ان خاک کے ذروں کو سلام   جنہیں آپکے مبارک قدموں نے پائمال کیا
- اس ماں کو لاکھوں سلام   جس کی گود آپکے وجودِ مسعود سے منوّر ہوئی۔
- اُس دائی کو لاکھوں سلام   کہ جسکو حضور کی خدمت کا شرف حاصل ہوا۔

یہ حلیمہ بھیت کھلا نہیں یہ مقامِ چون و چرا نہیں
تو خدا سے پوچھ وہ کون تھے تیری بکریاں جو چرا گئے

- ان کانوں کو سلام   جن کو حضور ﷺ کی آواز مبارک سننے کا شرف حاصل ہوا
- ان مبارک آنکھوں کو سلام   جو دیدارِ محبوب سے مشرف ہوئیں۔
- جس قدر ریت کے ذرّات ہیں، جس قدر درختوں، فصلوں، جڑی بوٹیوں اور سبزہ زاروں کے پتے ہیں ان سے کروڑ گنا آپ پر درود و سلام۔
- ندی، نالوں، دریاؤں، سمندروں میں پانی کے جتنے قطرے ہیں ان سے کروڑ گنا آپ سرکار ﷺ کو سلام عرض ہو۔
- ملائکہ کی تعداد سے لاکھوں گنا زیادہ آپ سرکار ﷺ کو سلام۔
- جن، اِنس، چرند، پرند، دریائی اور خشکی کے جانور جو ہوئے ہیں اور ہوں گے ان کی سانسوں کے سے کروڑ گنا سلام ہو۔

- جانِ کائنات پر اس وقت تک سلام ہو جب تک کائناتِ ہستی میں اللہ جل جلالہ کی حمد و ثنا جاری ہے۔ جب تک چشموں کا ترنم، ندیوں کی سبک خرامی موجود ہے، جب تک پھولوں کی خوشبو باقی ہے، جب تک چاند و سورج کی اور ستاروں کی جگمگاہٹ باقی ہے بلکہ آپ سرکار ﷺ پر اس وقت تک درود و سلام جاری ہے جب تک موت و حیات کا سلسلہ دنیا میں قائم ہے اس وقت تک یہ صدائے درود و سلام خدا کرے ہر طرف ہر سو گونجتی رہے۔

سلام اے آمنہ کے لال اے محبوبِ سبحانی
سلام اے فخرِ موجودات فخرِ نوعِ انسانی
سلام اے ظلِّ رحمانی سلام اے نورِ یزدانی
تیرا نقشِ قدم زندگی کی لوحِ پیشانی
تیرے آنے سے رونق آگئی گلزارِ ہستی میں
شریک حالِ قسمت ہوگیا، پھر فضلِ ربانی
تیری صورت تیری سیرت تیرا نقشہ تیرا جلوہ
تبسّم گفتگو بندہ نوازی خندہ پیشانی
اگر چہ فقر و فخری رتبہ ہے تیری قناعت کا
مگر قدموں تلے ہے فرِ کسرائی و خاقانی
زمانہ منتظر ہے اب نئی شیرازہ بندی کا
بہت کچھ ہو چکی اجزائے ہستی کی پریشانی
زمین کا گوشہ گوشہ نور سے معمور ہو جائے

تیرے پرتو سے مل جائے ہر ذرّے کو تابانی

حفیظِ بے نوا بھی ہے گدائے کوچۂ الفت

عقیدت کی جبیں تیری مروت سے نورانی

تیرا در ہو میرا سر ہو میرا دل ہو تیرا گھر ہو

تمنا مختصر سی ہے مگر تمہیدِ طولانی

سلام اے آمنہ کے لال اے محبوب سبحانی

سلام اے فخرِ موجودات فخرِ نوعِ انسانی

- غارِ ثور اور غارِ حرا کو سلام، مکہ ومدینہ کے کوچہ وبازار کو سلام۔
- ان مقدس راستوں کو سلام جہاں جہاں سے اللہ جل جلالہ کے پیارے رسول ﷺ کا گزر رہا۔
- مدینۃ المنورہ کی مبارک گلیوں کو سلام

سارے جگ توں نرالیاں دِسدیاں نے مدنی سرکار دیاں گلیاں

کوہِ طور تائیں شرمندہ کرن خالق دے یار دیاں گلیاں

پُچھ جبرائیل امین کولوں پچھ مَالِكِ يَوْمِ الدِّين کولوں

چنگیاں نے عرشِ بریں کولوں سوہنی سرکار دیاں گلیاں

اوہدے جلوے خاک نوں نور کرن ذرے ذرے نوں بھر پور کرن

بھلا جنت کد منظور کرن جنہاں ڈٹھیاں نے یار دیاں گلیاں

- سلامِ عقیدت ہو آپ کی ازواجِ مطہرات کو۔ رضی اللہ عنہن
- سلامِ عقیدت ہو آپ کی صاحبزادیوں، فرزندوں، نواسوں، نواسیوں کو۔

- حضور ﷺ کے قرابتداروں کو سلام۔
- حضور ﷺ کے صحابہ کو صحابیات کو اور چہار یار کبار کو لاکھوں سلام۔
- حضور ﷺ کے ان جانثاروں، ساتھیوں، دوستوں کو لاکھوں سلام جنہوں نے حقِ رفاقت بہر صورت ادا کیا اور حقِ دوستی نبھایا۔
- ان دیوانوں، مستانوں، عاشقوں، پروانوں کو ان گنت سلام جن کی زندگی کا ایک ایک لمحہ یادِ مصطفےٰ ﷺ میں گزرا کرتا ہے۔
- ان پتھروں کو سلام جنہوں نے میرے آقا کو سلام عرض کیا۔
- ان درختوں کے پتوں کو سلام جنہوں نے بزبانِ فصیح حضور ﷺ کو سلام عرض کیا
- گنبدِ خضریٰ کی فضاؤں کو سلام۔
- مدینہ پاک کی ہواؤں کو سلام۔
- اللہ کے پیارے محبوب طالب ومطلوب ﷺ کو آسمان کے ستاروں سے کروڑ گنا زیادہ درود وسلام عرض ہو۔

تتمّہ۔ فضائلِ درود وبرکاتِ درود

(۱) بارگاہِ رسالت میں درود پیش کرنے والے پر اللہ جل جلالہ اور اس کے فرشتے اور خود نبی کریم ﷺ درود بھیجتے ہیں۔

(۲) خطائیں مٹ جاتی ہیں۔

(۳) تزکیہ اعمال ہوتا ہے۔

(۴) گناہوں کی مغفرت ملتی ہے۔

(٥) درود خوان کو جبلِ احد کے برابر اجر دیا جاتا ہے۔

(٦) درود شریف کی برکت سے پورا اجر دیا جاتا ہے۔

(٧) درود شریف کفایت کرتا ہے۔

(٨) درود خوان کو ایک درود کے بدلے کئی غلام آزاد کرنے کا ثواب عنایت فرمایا جاتا ہے۔

(٩) بہ برکت درود شریف غم والم سے نجات ملتی ہے۔

(١٠) رسول اللہ ﷺ کی گواہی نصیب ہوتی ہے۔

(١١) درود خوان کے لئے حضور ﷺ کی شفاعت واجب ہوتی ہے۔

(١٢) اللہ کی رضامندی اور اس کی رحمت حاصل ہوتی ہے۔

(١٣) اس کی ناراضگی سے درود خوان محفوظ رہتا ہے۔

(١٤) عرشِ الٰہی کے سایہ تلے داخلہ نصیب ہوتا ہے۔

(١٥) میزان میں نیکیوں والا پلّہ بھاری ہوتا ہے۔

(١٦) حوضِ کوثر پر درود ہوتا ہے۔

(١٧) بروز قیامت پیاس سے امان ملتی ہے۔

(١٨) پل صراط پر درود خوان آسانی سے گزر جائے گا۔

(١٩) دوزخ سے آزادی ملتی ہے۔

(٢٠) درود خوان کے نامۂ اعمال میں بیس غزووں سے زیادہ شرکت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

(٢١) ہر درود پر صدقہ دینے کا ثواب لکھا جاتا ہے واسطے تنگدست کے۔

(٢٢) بے شک وہ زکوٰۃ ہے۔

(٢٣) اور طہارت قلوب ہے۔

(٢٤) درود شریف کی برکت سے مال بڑھتا ہے۔

(٢٥) سو بلکہ سو سے زیادہ حاجتیں پوری ہوتیں ہیں۔

(٢٦) اور بے شک وہ عبادت ہے۔

(٢٧) اللہ کے نزدیک احب الاعمال ہے یعنی تمام اعمال سے بڑھ کر محبوب تر درود شریف ہے۔

(٢٨) درود شریف محفلوں مجلسوں کو زینت بخشتا ہے۔

(٢٩) غریبی فقیری کو ختم کرتا ہے۔

(٣٠) اور معیشت کی تنگی کو ختم کرتا ہے۔

(٣١) جنت میں حوریں کثیر تعداد میں ملیں گی۔

(٣٢) درود خوان معلوم کر لیتا ہے درود کی برکت سے بھلائی کا ٹھکانا۔

(٣٣) بلندی درجات ہوتی ہے۔

(٣٤) اور بے شک درود خوان لوگوں میں سے زیادہ اولوالعزم ہے۔

(٣٥) درود پاک کی فضیلت، اس کی برکت، اس کا نفع، درود خوان کو اس کی اولاد کو، اولاد کی اولاد کو بھی دیا جاتا ہے۔ یعنی درود خوان کے درود کا ثواب اس کی چار پشتوں کو دیا جاتا ہے۔ سبحان اللہ۔

(٣٦) اور وہ جو دیا گیا اس کے نامۂ اعمال میں اس کا ثواب یعنی درود خوان نے درود کا ثواب اور کسی کی مِلک کیا یا کسی کو بخش دیا اب جس کو دیا اس کو بھی ثواب

مل گیا اور یہ بھی محروم نہ رہا۔

(۳۷) درود خوان کو اللہ جل جلالہ اور اس کے رسولِ مقبول ﷺ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

(۳۸) اور بے شک وہ ایک نور ہے۔

(۳۹) درود دشمنوں پر مدد کرتا ہے۔

(۴۰) دل کو نفاق اور کھوٹ سے پاک کرتا ہے۔

(۴۱) درود واجب کرتا ہے لوگوں کی محبت یعنی درود خوان لوگوں کو محبوب ہو جاتا ہے۔

(۴۲) درود خوان کو خواب میں حضور سرورِ عالم ﷺ کی زیارت ہوتی ہے۔ اللہ نصیب کرے۔

(۴۳) درود خوان کو درود لوگوں کی غیبت سے بچالیتا ہے۔

(۴۴) درود ابرک الاعمال ہے یعنی اعمال میں زیادہ برکت والا۔

(۴۵) اور افضل تر۔

(۴۶) دین و دنیا میں زیادہ نفع بخش۔

(۴۷) ان کے علاوہ ثواب اس شخص کو جو ترغیب دینے والا ہے اور اس شخص کو جو حریص ہو اعمال کے ذخیرہ کرنے پر۔ یعنی درود شریف کی برکت سے درود خوان کے دل میں یہ جذبہ پیدا ہو جاتا ہے کہ میں اور نیکیاں کروں اور نیکیاں کروں اور اس کا یہ شوق بڑھتا جاتا ہے۔

(۴۸) درود شریف کی برکت سے دعا قبول ہوتی ہے۔

(۴۹) حضور ﷺ بروزِ قیامت درود خواں کے تمام کاموں کے متولی ہوں گے۔

(۵۰) درود خوان کو دوسرے لوگوں سے پہلے حضور اقدس ﷺ ملیں گے۔

(۵۱) درود شریف مرضوں کی شفا ہے۔

(۵۲) حضور ﷺ کی محبت اور اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

(۵۳) ایک قول کے مطابق فرائض قضا شدہ کی جانب سے درود شریف کفارہ ہوگا۔

(۵۴) قیامت کے خوفناک، ہولناک مناظر سے نجات ملتی ہے۔

(۵۵) بہ برکت درود سکرات الموت میں آسانی۔

(۵۶) بھولی ہوئی چیزیں یاد آجاتی ہیں۔

(۵۷) درود خوان کے دل میں حضور ﷺ کی خوبیاں جمع ہو جاتی ہیں۔

(۵۸) حضور عالی وقار ﷺ کا نقشہ آنکھوں میں کھینچ جاتا ہے یہ خاصہ ہے کثرتِ۔

(۵۹) بروزِ قیامت سرکارِ عالی مقام ﷺ درود خوان سے مصافحہ فرمائیں گے۔

(۶۰) درود خوان سے ملائکہ کا محبت کرنا۔

(۶۱) مرحبا کہنا بھی ثابت ہے۔

(۶۲) درود شریف سونے کی قلموں سے چاندی کے ورقوں پر لکھا جاتا ہے۔

(۶۳) ایک بار درود پڑھنے سے دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

(۶۴) دس گناہ معاف ہوتے ہیں۔

(۶۵) دس درجے بلند ہوتے ہیں۔

(۶۶) ایک حدیث میں آیا ہے کہ ستر ۷۰ رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

(۶۷) ملائکہ کی ایک جماعت اس ڈیوٹی پر مامور ہے وہ گشت میں رہتے ہیں ان کا کام ہے دربارِ رسالت میں درود کا پہنچانا۔ اس طریقہ پر کہ فلاں بن فلاں نے

آپ کو درود بھیجا۔ مثلاً کمترین بندگان محمد زمان بن محمد عظیم سلام کرتا ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جواب ارشاد فرماتے ہیں۔ سب سے بڑا فائدہ درود خوان کو آپ کے جواب سے مشرف ہونا ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ دائمی ہے اس سے بڑھ کر اور کیا سعادت ہوگی کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائے خیر درود خوان کے شامل حال ہو۔

(٦٨) خالقِ کائنات اور ارض وسمٰوات نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی بھیجی کہ جو شخص آپ پر درود بھیجے اس کا ثواب چار سو جہاد کے برابر ہوگا۔

(٦٩) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا ذکرِ الٰہی اور شکر باری کو بھی شامل ہے۔

(٧٠) رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام بھیجنے کے فوائد میں سے ایک اعظم فائدہ یہ بھی ہے کہ تین روز تک صلوٰۃ وسلام بھیجنے کے گناہ لکھنے سے باز رہتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاۤءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ رَحْمَۃٍ لِّلْعَالَمِیْنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ رَاحَۃِ الْعَاشِقِیْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِیْنَ اَکْرَمِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَمَلْجَاْنَا وَمَاْوٰنَا وَحَبِیْبِنَا وَطَبِیْبِنَا وَشَفِیْعِنَا وَکَرِیْمِنَا وَرَحِیْمِنَا وَنَبِیِّنَا وَرَسُوْلِنَا وَقُرَّۃِ صُدُوْرِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَوْلِیَاۤءِ اُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَمَنْ تَبِعَہٗ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ۝

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝ بِجَاہِ طٰہٰ وَ یٰسٓ عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالتَّسْلِیْمُ ۝

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

یا محمدؐ دو جہاں کے آپ ہی سردار ہیں — شاہِ جن و انس بھی اور مہتر عرب و عجم

نَبِیُّنَا الْاٰمِرُ النَّاہِیْ فَلَا اَحَدٌ
اَبَرَّ فِیْ قَوْلِ لَا مِنْہُ وَلَا نَعَمِ

آمر و ناہی پیمبر ہیں نہیں ان کا جواب — ہیں نہایت صاف گو وہ قول لا ہو یا نعم

ھُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُہٗ
لِکُلِّ ھَوْلٍ مِّنَ الْاَھْوَالِ مُقْتَحِمِ

وہ حبیب ایسے ہیں جن سے شفاعت کی امید — وقتِ ہول و خوف میں پیش آئینگے جب رنج و غم

دَعَا اِلَی اللّٰہِ فَالْمُسْتَمْسِکُوْنَ بِہٖ
مُسْتَمْسِکُوْنَ بِحَبْلٍ غَیْرِ مُنْفَصِمِ

دعوت حق آپ نے دی اور کیا جس نے قبول — ایسی رسی اس نے پکڑی جو ہو گی نہ منفصم

فَاقَ النَّبِیِّیْنَ فِیْ خَلْقٍ وَّ فِیْ خُلُقٍ
وَلَمْ یُدَانُوْہُ فِیْ عِلْمٍ وَّلَا کَرَمِ

سب سے اعلیٰ مرتبہ ہے خلق ہیں اور خُلق میں — انبیاء میں سب سے اکمل آپ کا علم و کرم

وَکُلُّھُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ مُلْتَمِسٌ
غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّیَمِ

انبیاء سب ملتمس ہیں تا کہ مل جائے انہیں — اک چلّو بحر سے یا قطرہ از ابر کرم

وَوَاقِفُوْنَ لَدَیْہِ عِنْدَ حَدِّھِمِ
مِنْ نُّقْطَۃِ الْعِلْمِ اَوْ مِنْ شَکْلَۃِ الْحِکَمِ

اپنے حدِ مرتبہ پر سب کھڑے ہیں رُوبرُو — جیسے نقطہ حرف میں اعراب لفظوں میں بہم

فَھُوَ الَّذِیْ تَمَّ مَعْنَاہُ وَصُوْرَتُہٗ
ثُمَّ اصْطَفَاہُ حَبِیْبًا بَارِئُ النَّسَمِ

صورت و سیرت میں ہیں سرکار عالی مرتبت — اِسلئے اُن کو حق نے کیا حبیب محترم

مُنَزَّہٌ عَنْ شَرِیْکٍ فِیْ مَحَاسِنِہٖ
فَجَوْھَرُ الْحُسْنِ فِیْہِ غَیْرُ مُنْقَسِمِ

کوئی عالم میں نہیں اُن کا محاسن میں شریک — حُسن میں جوہر ہے اُس کا فردِ کل لاینقسم

دَعْ مَا ادَّعَتْہُ النَّصَارٰی فِیْ نَبِیِّھِمِ
وَاحْکُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِیْہِ وَاحْتَکِمِ

جو نصاریٰ نے کہا عیسیٰ کے حق میں تو نہ کہہ — اور جو ممکن ہو کر مدحِ نبیِ محترم

وَانْسُبْ اِلٰی ذَاتِہٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ
وَانْسُبْ اِلٰی قَدْرِہٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمِ

جو شرف ہو ذاتِ اقدس کی طرف منسوب کر — جتنی عظمت چاہئے کر شانِ والا میں رقم

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لَیْسَ لَہٗ
حَدٌّ فَیُعْرِبَ عَنْہُ نَاطِقٌ بِفَمِ

حد نہیں ہے کوئی حضرت کے کمال و فضل کی — ہو بیاں کس منہ سے توصیف شہِ خیر الامم

وَکُلُّ اٰیٍ اَتَی الرُّسُلُ الْکِرَامُ بِھَا
فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُّوْرِہٖ بِھِمِ

جو رسولانِ جلیل القدر کے تھے معجزے — آپ ہی کے نور سے پایا تھا سب نے یہ کرم

فَاِنَّہٗ شَمْسُ فَضْلٍ ھُمْ کَوَاکِبُھَا
یُظْھِرْنَ اَنْوَارَھَا لِلنَّاسِ فِی الظُّلَمِ

آفتاب فضل ہیں وہ اور ستارے سب رسل — کرتے ہیں ظلمت میں ظاہر سب یہ انوارِ کرم

أَكْرِمْ بِخَلْقِ نَبِيٍّ زَانَهُ خُلُقٌ
بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ

کیا عظیم الخلق ہے صورت مزین خلق سے — حسنِ صورت مشتمل ہے خندہ رُوئی سے بہم

كَالزَّهْرِ فِي تَرَفٍ وَالْبَدْرِ فِي شَرَفٍ
وَالْبَحْرِ فِي كَرَمٍ وَالدَّهْرِ فِي هِمَمِ

تازگی میں ہیں وہ غنچہ اور شرف میں مثلِ بدر — دہر ہیں ہمت میں اور بخشش میں دریائے کرم

كَأَنَّهُ وَهُوَ فَرْدٌ فِي جَلَالَتِهِ
فِي عَسْكَرٍ حِينَ تَلْقَاهُ وَفِي حَشَمِ

ہیں جلال و رعب میں سرکار عالی بے نظیر — جیسے گرد و پیش رکھتا ہے کوئی فوج وحشم

كَأَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُونُ فِي صَدَفٍ
مِنْ مَعْدِنَيْ مَنْطِقٍ مِنْهُ وَمُبْتَسَمِ

ہیں وہ دندانِ مبارک مثلِ موتی سیپ میں — معدنِ نطق و تبسم ہے وہ دہن محترم

أَبَانَ مَوْلِدُهُ عَنْ طِيبِ عُنْصُرِهِ
يَا طِيبَ مُبْتَدَإٍ مِنْهُ وَمُخْتَتَمِ

ہو گئیں ظاہر ولادت سے سب انکی خوبیاں — پاک ان کی ابتدا بھی پاک ان کا مختتم

يَوْمٌ تَفَرَّسَ فِيهِ الْفُرْسُ أَنَّهُمْ
قَدْ أُنْذِرُوا بِحُلُولِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمِ

اہل فارس نے سنی جونہی ولادت کی خبر — ہو گئے وحشت زدہ اور چھا گیا کرب و الم

وَبَاتَ إِيوَانُ كِسْرَى وَهْوَ مُنْصَدِعٌ
كَشَمْلِ أَصْحَابِ كِسْرَى غَيْرَ مُلْتَئِمِ

محل کسریٰ گر پڑا اور پارہ پارہ ہو گیا — منتشر سب ہو گئے کسریٰ کے ساتھی ایک دم

سلام بحضور سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام — شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
مہر چرخِ نبوت پہ روشن درود — گلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام
شبِ اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود — نوشۂ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام
جس کے زیرِ لوا آدم ومن سوا — اس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے بیکس کی دولت پہ لاکھوں درود — مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام
جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلیں — اس گلِ پاک منبت پہ لاکھوں سلام
جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں — اُس سرتاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام
دور ونزدیک کے سننے والے وہ کان — کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام
جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا — اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام
جس کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی — اُن بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام
پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں — ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا — چشمۂ علم وحکمت پہ لاکھوں سلام
جس سے کھاری کنوئیں شیرۂ جاں بنے — اُس زلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام
وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں — اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
اس کی پیاری فصاحت پہ بیحد درود — اُس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام
اس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں درود — اُس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام
کھائی قرآن نے خاکِ گزر کی قسم — اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ — مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام   شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
جس کی عظمت پہ صدقے وقارِ حرم   جس کی زلفوں پہ قرباں بہارِ حرم
نوشۂ بزم پروردگارِ حرم   شہریارِ اِرم تاجدارِ حرم
نوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

اس کے قدموں پہ سجدہ کریں جانور   منہ سے بولیں شجر دیں گواہی حجر
وہ ہیں محبوبِ رب مالکِ بحروبر   صاحبِ رجعتِ شمس وشق القمر
نائبِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

جس کے چہرے پہ جلووں کا پہرہ رہا   نجم وطٰہٰ کی جھرمٹ میں چہرہ رہا
حسن جس کا ہر اک چھب میں گہرا رہا   جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

لامکاں کی جبیں بہرہ سجدہ جھکی   رفعتِ منزلِ عرشِ اعلیٰ جھکی
عظمتِ قبلۂ دین و دنیا جھکی   جس کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی
ان بھنوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

پڑگئی جس پہ محشر میں بخشا گیا   دیکھا جس سمت ابرِ کرم چھا گیا
رخ جدھر ہوگیا زندگی پاگیا   جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

جسکے جلوے زمانے میں چھانے لگے   جسکی ضو سے اندھیرے ٹھکانے لگے
جس سے ظلمت کدے نور پانے لگے   جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

یا نبی سلام علیک   یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک   صلوٰۃ اللہ علیک
کملی دوش پر دھری ہے   خوشبو زلف میں بھری ہے
ہر ادا میں دلبری ہے   شان بندہ پروری ہے
یا نبی سلام علیک

واہ واہ جمال تیرا   واہ واہ کمال تیرا
واہ واہ وصال تیرا   عاشق بلال تیرا
یا نبی سلام علیک

رحمتوں کے تاج والے   دوجہاں کے راج والے
عرش کی معراج والے   عاصیوں کی لاج والے
یا نبی سلام علیک

جان کنی کے وقت آنا   چہرۂ انوار دکھانا
کلمۂ طیب پڑھانا   اپنے دامن میں چھپانا
یا نبی سلام علیک

بخت کا چمکے ستارہ   حاضری کا ہو اشارہ
دیکھ کر روضہ وہ پیارا   پھر پڑھے خادم تمہارا
یا نبی سلام علیک

اک اور عرض کریں ہم   میرے مولا جب مریں ہم
کلمہ آپ کا پڑھیں ہم   بعد اس کے یوں کہیں ہم
یا نبی سلام علیک

فضائلِ صلوٰۃ وسلام کے مؤلف

حضرت علامہ مولانا پیر حافظ

محمد زمان نقشبندی قادری رحمۃ اللہ علیہ

کا

تعارف

تحریر

خواجہ محمد ارشد چوہان چشتی قادری

معظم آباد شریف ضلع سرگودھا

حال مقیم: مہتمم اعلیٰ اکرم العلوم زمانیہ، کوٹ نتھو شریف ضلع گجرات

دینی گھرانے کے چشم و چراغ اور درویش صفت انسان اور
تسکین القلوب کے مصنف ممتاز عالم دین

حضرت علامہ پیر حافظ **محمد زمان** نقشبندی قادری رحمۃ اللہ علیہ کا

تعارف

از: خواجہ محمد ارشد چوہان چشتی قادری

محققِ اہلسنّت، محسنِ ملت حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ پیر محمد زمان نقشبندی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ذات والا صفات کسی تعارف کی محتاج نہیں مجھ سے قبل احباب نے اپنی مساعیٔ جمیلہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں کافی کچھ لکھا اور مختلف انداز میں نہایت خوبصورت آپ کی بارگاہ میں تعارفی نذرانے پیش کئے۔ مگر میرے پاس تو اس مساعی کیلئے بھی محرک انہی کا فیضان نظر ہے۔

اگلوں نے بھی دہرائے ہیں اقوال محبت
میں نے بھی وہی بات کی ذرا لہجہ بدل کے
انہی کے فیض سے جرأت تحریر ملی!
یہ کوئے ادب ہے ارشد ذرا سنبھل کے

یہ وہ ہستی ہے جس کے پیکر سے ایسی مستی جھلکتی ہے جو ہوش والوں کو دیوانہ کر دے، دیوانوں کو فرزانہ کردے۔ جہاں انہیں میرے کریم آقا ﷺ کی وراثتِ علمی سے حصہ وافر ملا وہاں اللہ رب العزت جل جلالہٗ نے انہیں ذاتِ مختارِ کائنات ﷺ میں فنائیت کا وہ مقام عطا فرمایا کہ انہیں دیکھنے والی آنکھیں جب بھی ان کے سراپا کو دیکھتی ہیں اور سننے والے کان انکی گفتگو کو سنتے ہیں تو انہیں ماہِ خوباں، مالک چینین و چناں ﷺ کے تذکارِ جمیلہ ہی سنائی دیتے ہیں اور دیکھنے والے بے اختیار سبحان اللہ کی صدا بلند کرتے ہیں۔

ایسا بھی ہوتا ہے کہ انتہائی علمی گفتگو ہو رہی ہے، اس زبانِ حق ترجمان سے حقانیت کی وضاحت کیلئے موتی جھڑ رہے ہیں یا ابطالِ باطل کیلئے بات ہو رہی ہے تو گفتگو کے ہر پیرے میں، پیرے کے ہر جملے میں اور جملے کے ہر لفظ میں یو یوں کہہ لیجئے لفظوں کے ہر ہر حرف میں محبتوں کا ایک جہان آباد دکھائی دیتا ہے، تقریر وتحریر میں آپکا میٹھا لہجہ گویا الفاظ کے جامے میں عشق رسول ﷺ کے جام لٹا رہے ہیں اور سماعت و بصارت کے پردوں سے ٹکرا کر دل کے نہاں خانوں میں اتر جاتے ہیں۔

ایسی عظیم ہستی کی شانِ اطہر میں رقم طرازی مجھ جیسے کم فہم طالب علم کے بس سے بعید ہے لیکن حضرت یوسف علیہ السلام کے خریداروں میں سوت کی اَٹی لانے والی مائی کی اتباع میں یہ اعزاز حاصل کرنے کی سعی کی ہے اس امید اور یقین کے ساتھ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے کامل واکمل ولی کی مدح سرائی میرے لیے توشۂ آخرت ہے۔

پیدائش اور دینی تعلیم

آپ رحمۃ اللہ علیہ گجرات کی تحصیل پھالیہ کے قریب ایک گاؤں ''پھرے'' میں 31 دسمبر 1945ء کو پیدا ہوئے آپ کے والد محترم حضرت میاں محمد عظیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اسم بامسمّٰی، عظمت وکردار سے مزین، نہایت درجہ ملنسار، عظیم روایتوں کے امین، پوری برادری اور عوام میں مقبول تھے۔

اس عظیم ہستی کو اللہ رب العزت نے اپنے کرم خاص سے جب اس عظیم فرزند سے نوازا تو قبلہ حضرت میاں محمد عظیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عظمتِ شان کو تا قیامِ قیامت دائم رکھنے کا بندوبست فرمادیا۔

قبلہ مفسر قرآن پیر حافظ محمد زمان نقشبندی قادری رحمۃ اللہ علیہ نے ملک کے مشہور و معروف دینی ادارہ دارالعلوم جامعہ محمدیہ رضویہ بھکھی شریف سے علوم دینیہ میں سندِ فراغت حاصل کی آپ رحمۃ اللہ علیہ حضور شیخ القرآن جلال الملت والدین حافظ الحدیث حضرت پیر سید محمد جلال الدین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ آستانہ عالیہ بھکھی شریف کے خاص تلامذہ میں سرفہرست ہیں۔

خدمات: علوم دینیہ سے فراغت کے بعد حضور سیدی وسندی رحمۃ اللہ علیہ تبلیغ دین اور ترویج حق کیلئے نکل پڑے۔ کچھ عرصہ گوجرانوالہ اور لاہور میں امامت وخطابت اور درس وتدریس کے اہم فرائض سرانجام دیتے رہے۔ 1949ء میں حضور قبلۂ عالم حافظ الحدیث حضرت پیر سید محمد جلال الدین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فرمانِ عالیشان پر منگلا تشریف لائے۔

آپکی تشریف آوری سے قبل منگلا درس وتدریسِ اسلام سے یکسر محروم تھا ایک چھوٹی سی مسجد تھی جو سول بازار والی ''مسجد'' کے نام سے جانی جاتی تھی۔ مسجد صرف ایک چھوٹے سے کمرے پر مشتمل تھی جس میں دو صفیں بمشکل ہو سکتی تھیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہاں دین حق کی تبلیغ کا سلسلہ جاری فرمایا اور صرف تین سال کے قلیل عرصہ میں 1972ء میں اس مسجد میں بفضلہٖ تعالیٰ اتنی رونق ہوگئی کہ وہ چھوٹی سی مسجد علاقے کی مرکزی جامع مسجد محمدیہ نوریہ کے نام سے موسوم ہو کر شہرتِ عام پا گئی۔ دوست احباب اور اہل علاقہ کے تعاون سے ایسی عظیم الشان مسجد تعمیر ہوئی کہ جس کی زیارت سے اہل ایمان کی آنکھوں کو تراوت اور دلوں کو فرحت نصیب ہو جاتی ہے۔ جس کی پر شکوہ عمارت بے دینوں کے دلوں پر بھی اسلام کی عظمت ورفعت اور ہیبت کا سکہ جماتی ہے۔

میاں محمد زبیر شاکر ساکن کوٹ رحم شاہ منڈی بہاؤالدین نے مسجد کے حق میں کیا خوب اشعار لکھے۔

مسجد دی زیارت مینوں اللہ پاک کرائی
شرفِ زیارت وچ نصیباں روزِ ازل توں پائی
ایدھے پاک محراب دے اگے جد کوئی آن کھلوندا
بندہ ہوئے جو مومن سنی کیوں نہیں خوش ہو جاندا
کی میں شان بیان کراں جی خود خدا فرماوے
جیہڑا مسجد پاک سجاوے گھر جنتاں وچ پاوے
حافظ محمد زمان نقشبندی صاحب مسجد خوب سجائی
نقش قدم نبی سرور ﷺ دے زندگی گھول گھمائی

نبی ﷺ دے فرمان مطابق زینت خوب بناون
مسجد دے نمازی جو بھی ہین سارے کرن تعاون

قبلہ مفسر قرآن پیر حافظ محمد زمان نقشبندی قادری رحمۃ اللہ علیہ نے جب مسجد کی توسیع فرمائی تو ساتھ ہی مسجد کے متصل دارالعلوم جلالیہ نقشبندیہ کے نام سے ایک مدرسہ کی بنیاد رکھی اور یوں علم وعرفان اور فیضان رسالت کے جو گنج گراں مایہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائے انکی تقسیم وترسیل کیلئے آپ نے دارالعلوم کا قیام فرمایا۔ جس میں کافی تعداد میں طلباء وطالبات ناظرہ قرآن پاک، حفظ القرآن، ترجمۃ القرآن اور تفسیر القرآن کی تعلیم سے بہرہ ور ہو چکے ہیں بعد ازاں دارالعلوم میں حضور قبلہ پیر صاحب دامت برکاتہم نے درس نظامی کی کلاسوں کا اجراء فرمایا جس میں آپ کے ہونہار تلامذہ نمایاں پوزیشنیں حاصل کرتے آرہے ہیں اور یہ سلسلہ روز افزوں ترقی سے ہم کنار ہو رہا ہے۔

مزید اشاعت دینِ متین کی تڑپ اور مختارِ کائنات ﷺ کی محبت نے جب بے قرار کیا تو آپ نے منگلا میں انجمن محبان مصطفیٰ کی بنیاد رکھی۔ جس کے زیرِ اہتمام ربیع النور شریف کے مبارک ماہ میں 12 ربیع الاوّل کو عظیم الشان جلوس کا اہتمام ہوتا ہے۔ پھر 13 ربیع الاوّل کو بعد نماز عشاء سالانہ جلسہ بسلسلہ میلاد پاک انعقاد پذیر ہوتا ہے جس میں ملک کے نامور علماء کرام، نعت خوانان عظام اور قراء کرام تشریف لاتے ہیں۔

جہاں دارالعلوم میں مقامی طلباء وطالبات کثیر تعداد میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں وہاں دور دراز سے آئے ہوئے بیرونی طلباء بھی کثیر تعداد میں زیورِ تعلیم سے آراستہ ہو رہے ہیں جن کے قیام وطعام، علاج معالجہ ودیگر اخراجات جناب قبلہ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے احباب ومعاونین برداشت کرتے ہیں۔

اس پرفتن دور میں جبکہ بدعقیدگی کی اندھیریاں اور طوفان زوروں پر ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ حقانیت کی ڈھال پرانہیں روکنے میں، ہمہ جہت جہاد میں مصروف ہیں۔ حقانیت حق اور ابطالِ باطل کیلئے آپ کی قلم کی تلوار برقِ صاعقہ کی طرح اعدءِ دینِ حق کا قلع قمع کرنے میں مصروفِ عمل ہے۔

تصانیف: آپ نے کثیر کتب تصنیف فرمائیں جو اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ امتِ مصطفیٰ ﷺ تک فیضانِ رسالت پہنچانے کی کتنی تڑپ آپ کے قلب مظہرہ میں جاگزیں ہے۔

آپکی یہ گنجِ گراں مایہ تصانیف جن کے ہر ہر حرف سے فیضانِ نبوت عیاں ہے درج ذیل ہیں:

۱۔فضائل صلوٰۃ و سلام

یہ کتاب جو آپ کے ہاتھ میں ہے عصر حاضر میں درود شریف کے مقدّس موضوع پر نہایت محققانہ انداز میں لکھی گئی ہے ایک ایسی جامع کتاب ہے جس کا ہر جملہ دلنشین اور ہر سطر دلگداز ہے روح کی غذا ایمان کی ضیاء ہے۔ فضیلت درود شریف اور الطاف نبی کریم ﷺ کے ذکر جمیل سے جبین سجدہ ریز ہو جاتی ہے۔

پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ موصوف کو حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ والہانہ محبت اور ان کے سینے میں دین کی تڑپ کا واضح ثبوت یہ ہے کہ انہوں نے اس کتاب (فضائل صلوٰۃ و سلام) کے تقریباً ۲۰۰ نسخے مشائخ عظام، علمائے کرام طلباء اور عوام وخواص میں مفت تقسیم کردیئے مشائخ عظام اور علمائے کرام نے اس کتاب کو بہت پسند کیا۔

۲۔ اربعین فی فضائل علم دین

اس کتاب میں 40 چالیس ان احادیث کی شاندار تشریح کی گئی ہے کہ جن میں فضیلتِ علمِ دین، فضیلتِ طالب علم اور فضیلتِ عالمِ دین بیان کی گئی ہے یہ سلیس اردو زبان میں ہے عام فہم کتاب ہے ایک ایک جملہ دل میں اتر جانے والا ہے اس کتاب کے پڑھنے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو دین کے ساتھ کتنا لگاؤ ہے اور دین کی ترقی کا کتنا احساس ہے اس کتاب کا پورا نام اربعین فی فضائلِ علمِ دین ہے اور اس کتاب کو علمی حلقوں میں خاصی مقبولیت حاصل ہے۔

۳۔ فضائل میلاد مصطفیٰ علیه التصیة والثناء

پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ قبلہ نے 1990ء، ۱۴۱۱ھ ربیع الاوّل شریف میں میلاد مصطفیٰ ﷺ کے عنوان پر کتاب النعمة الکبری علی العالم کی فصل فی بیان فضل مولد النبی ﷺ سے ۱۴ روایات کا ترجمہ بعنوان فضائل میلاد مصطفیٰ ﷺ چھپوا کر بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں نذرانہ عقیدت پیش کرنے کے لئے 1000 کی تعداد میں عوام وخواص میں مفت تقسیم کردی۔

۴۔ قانونچہ جلالیه

قبلہ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی محنت اور قابلیت کا اس کتاب سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں لغت پر قلم اٹھانی کوئی معمولی بات نہیں ہے۔

۵۔فضائل و مسائل اعتکاف

اس کتاب میں پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ قبلہ نے اعتکاف کی فضیلت اور اعتکاف کے مسائل بڑے اچھے اور عام فہم انداز میں بیان فرمائے اور حافظ صاحب کی طرف سے یہ کتاب پاکستان و آزاد کشمیر میں مفت تقسیم کی جاتی ہے۔

٦۔فضائل میلاد مصطفٰی (کامل) علیہ التحیۃ والثناء

مضمون کے اعتبار سے یہ کتاب اپنی مثال آپ ہے۔اس کتاب میں ۲۰ ابواب ہیں۔روح کی غذا ایمان کی ضیاء ہر طالب علم کے لیے قندیلِ رحمت۔اس کتاب کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس کتاب کے ۶۰ صفحات حرمین شریفین میں بیٹھ کر پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمائے۔۲۰ صفحات مسجد حرام مکہ شریف میں اور ۴۰ صفحات مسجد نبوی مدینہ شریف میں۔یہ کتاب خود پڑھیں اور دوسروں تک پہنچائیں۔

٧۔ 12مسائل ،12عقائد

٨۔ مرأت العوامل فی حل شرح مأة عامل

٩۔ نذرانۂ عقیدت بخدمتِ اقدس شیخ طریقت رحمۃ اللہ علیہ

١٠۔ سفر حرمین شریفین (حصہ اوّل و دوئم)

١١۔ تسکین القلوب (نماز کے فضائل و مسائل پر مشتمل لاجواب کتاب)

١٢۔ بیعت طریقت

١٣۔ نداء یا رسول اللہ ﷺ کا ثبوت

١٤۔ مسائل نماز (اردو)

١٥۔ The Rules of Prayer

١٦۔ Virtues and Rules of I'tikaf

١٧۔ تفسیر عرفانی (جلد اوّل)

دیگر تفاسیر کی نسبت حضور منبع علم و عرفان رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر عرفانی میں نئی جہتیں متعارف کروائی ہیں۔بالخصوص اسکی طرز کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے سوالاً جواباً تحریر فرمایا گویا یہ انداز بڑا جداگانہ ہے اور اس کے ساتھ نہایت درجہ محنت طلب اور عمیق مطالعہ کا متقاضی ہونے کے ساتھ ساتھ شانِ کریمی جل جلالہٗ سے کرم خاص کا رہینِ منت بھی ہے۔گویا تفسیر ھذا اس بات کی بین دلیل ہے کہ حضور محقق اہلسنّت پر اللہ کریم جل جلالہٗ کا خاص کرم تھا۔

تفسیر کیلئے آپ نے مجددِ دین وملت، امام اہلسنّت، حضور اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان صاحب فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے عشقِ مصطفیٰ کریم ﷺ کے نورانی بحر میں ڈوبے ہوئے نورِ ہدایت و معرفت سے بھرپور ترجمۃ القرآن مسمّٰی بہ کنز الایمان شریف سے استفادہ فرمایا ہے اور ہمارے کریم آقا ﷺ کی پیاری امت سے اپنی ہمدردی و پیار کا اظہار فرمایا۔

آپکی تفسیر کا ہر لفظ ہدایت و معرفت کے موتی ہیں۔آپ نے معرفت کے ان موتیوں کا نام بھی تفسیر عرفانی رکھا ہے۔اس نامِ مبارک سے ہی اللہ کی عطا کردہ صفت جو آپ میں بدرجہ اتم موجود ہے یعنی ”قسیمِ گنجِ عرفاں“ اظہر من الشمس مترشح ہے۔

دربیاں تصانیفِ محققِ اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ

ہستیِ پیر زماں ہے راحتِ قلبِ حزیں   محرومِ احسان ان سے کوئی گوشہ نہیں
شمع عشق مصطفیٰ ﷺ سے دل روشن کیے   زندگیاں زیور کر کے جڑے نگیں
ان پر کرم ہے میرے مصطفیٰ کریم ﷺ کا   مستفیضِ فیض ہیں از پیر جلال الدیں
غذائے روح اُنکی ہر تصنیفِ لطیف   ترجمانِ حق اور سرمایۂ دنیا و دیں
فضائلِ میلاد اور فضائلِ صلوٰۃ وسلام   نذرانہ ہیں بحضور رحمۃ اللعالمین
دین سمجھنے کو قانونچہ ومرآۃ العوامل   اور انکی اربعین فی فضائلِ علمِ دیں
بارہ مسائل و بارہ عقائد پر کیا تبصرہ   مقبولِ بارگاہ ہے بارہ ائمہ دیں
ندا یا رسول اللہ ﷺ کا ثبوت دیا   فضائلِ اعتکاف وبیعتِ طریقت دُرِ نگیں
قرۃ عینِ رسول ﷺ سے پیار کی برہان   تسکینُ القلوب بلا شبہ دلوں کی تسکیں
پیرومرشد کے حضور انکا نذرانۂ عقیدت   انکی ہر تصنیف پر ہزار ہا آفریں
خدا اُن کی عمر میں برکت عطا کرے   سایہ رہے تادیر ہم پہ ربُّ العالمیں
الٰہی صدقہ مصطفیٰ ان کے درجات بلند کر   لیتے رہنا ان سے ہمیشہ خدمتِ دیں

دعائے ارشد کو شرف قبولیت سے نواز
شامل فرما اس میں قدسیوں کی آمیں

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت گونا گوں صفات کی حامل ہے۔آپ کے بارے میں لکھنا مجھ جیسے کم فہم، کم علم اور تہی مطالعہ سے طالب علم کیلئے بہت بڑی آزمائش ہے۔سوچتا ہوں تو جواب یہی ملتا ہے کہ میری ناقص تحریر آپ کے کمالات کا احاطہ نہ کر سکتی ہے نہ کر

سکے گی۔میری ٹوٹی پھوٹی سطریں عظمتوں کے اس کوہِ گراں پیکر کی تصویر کشی کا حق ادا نہیں کر سکتیں، مجھ جیسے علم و ادب سے بے بہرہ حقیر بندے کی قلم میں یہ سکت کہاں کہ پیر صاحب جیسی ہمہ گیر اور ہمہ جہت ہستی پر کچھ لکھ سکے۔

تاہم یہ میرے لیے سرمایۂ افتخار ہے اور اسے اپنی سعادت سمجھتا ہوں اور اللہ رب العزت کی بارگاہ میں قوی یقین رکھتا ہوں کہ یہی ٹوٹے پھوٹے الفاظ میری آخرت میں نجات کا سبب بن جائیں گے (انشاءاللہ العزیز) اور یہ بھی یقیناً:

تیرے ہی فیضانِ نظر کا صدقہ، ملا مقامِ مدح سرائی
قبول ہو تو زہے نصیب متاعِ فقیر یہی تو ہے

احقر العباد
خواجہ محمد ارشد چوہان چشتی قادری
معظم آباد شریف ضلع سرگودھا
حال مقیم:
مہتمم اعلیٰ اکرم العلوم زمانیہ، کوٹ نھو شریف ضلع گجرات

خبرِ غم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی اشرف المرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔ اما بعد

حضرت والاشان محقق اہلسنّت مفسر قرآن پیرِ طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا پیر الحاج الحافظ محمد زمان نقشبندی قادری رحمۃ اللہ علیہ 12 مارچ 2012ء بمطابق یکم جمادی الاوّل ۱۴۳۳ھ ہم سب کو بشمول بے شمار مریدین اور سینکڑوں تلامذہ اور ہزاروں عقیدت مندوں کو داغِ مفارقت دیتے ہوئے دارِفانی سے دارِ بقاء کی طرف اپنے خالق حقیقی سے ملنے عازمِ سفر ہوئے۔

قبلہ والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی مبارک کسی بھی تعارف کی محتاج نہیں ہے یوں سمجھیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شب و روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دینِ متین کیلئے قربان تھے۔

المختصر ! اگر کوئی بھی اس کتاب سے استفادہ حاصل کرے تو وہ قبلہ والدِ گرامی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے بلندئ درجات کی دعا کرے۔

احقر العباد!

صاحبزادہ پیر مفتی محمد ناصر محمود نقشبندی قادری

محقق اہلسنت پیر حافظ محمد زمان نقشبندی قادری رحمۃ اللہ علیہ

کی مایہ ناز کتب

نذرانہ عقیدت

فضائل میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۲ مسائل
۱۲ عقائد

مرآت العوامل فی حل شرح ماۃ عامل

اربعین فی فضائل علم دین

بیعت طریقت

فضائل اعتکاف

اہل السنہ پبلی کیشنز دینہ ضلع جہلم